اشاعت کا ۴۱ واں سال

روزنامہ

# آفاق سرینگر

# Daily Afaaq Srinagar

بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

Visit us at: www.dailyafaaq.com

afaaqkashmir.yahoo.com | dailyafaaq

Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

RNI NO: 43732/85Friday 29 August 2025

ESTABLISHED IN 1985

29 اگست 2025، بمطابق 04 ربیع الاول 1447، جمعۃ المبارک، جلد نمبر 46، شمارہ نمبر 203، صفحات 8، قیمت 3 روپے


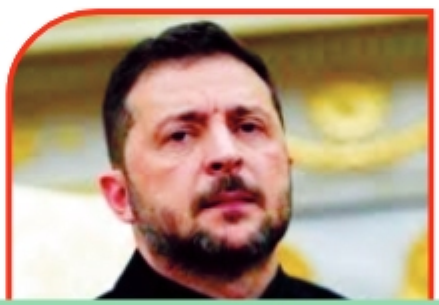


8 روس مذاکرات کی میز کے بجائے بیلسٹک میزائلوں کو چُنتا ہے

7 روس کے ٹینس اسٹار کو ریکٹ توڑنا مہنگا پڑ گیا، بھاری جرمانہ

3 کانگریس سڑکوں کی نہیں، گالیوں کی پارٹی بن گئی ہے


## گریز سیکٹر میں 2 نامعلوم درانداز ہلاک، تلاشی جاری

### اکھنور سیکٹر میں بی ایس ایف کا ایک جوان دوران ڈیوٹی جاں بحق

### کپوارہ میں دوران ڈیوٹی جاں بحق ہونے والے جوان کو فوج کا خراج

سری نگر/۲۸اگست/ (ایجنسیز) فوج نے جمعرات کو کہا کہ شمالی کشمیر کے ضلع بانڈی پورہ میں وادی گریز میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ دراندازی مخالف آپریشن میں 2 نامعلوم دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ دفاعی ترجمان نے جمعرات کو بتایا کہ فوج نے دراندازی کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے گریز سیکٹر میں نوشہرہ نارڈ کے قریب 2 دہشت گردوں کو ہلاک کیا گیا جبکہ اس علاقے میں تلاشی مہم جاری ہے۔ فوج کی سری نگر میں قائم چنار کور نے، جو کشمیر میں فوجی کارروائیوں کیلئے ذمہ دار ہے، نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ یہ آپریشن جموں وکشمیر پولیس کی فراہم کردہ انٹیلی جنس کی بنیاد پر شروع کیا گیا تھا۔ ممکنہ دراندازی کی کوشش کے بارے میں جموں وکشمیر پولیس کی طرف سے فراہم کردہ انٹیلی جنس کی بنیاد پر، بھارتی فوج اور پولیس نے او پی نوشہرہ نار چہارم، بانڈی پورہ گریز سیکٹر میں ایک مشترکہ آپریشن شروع کیا۔ فوج نے پوسٹ میں کہا کہ الرٹ فوجیوں نے مشکوک سرگرمی دیکھ کر چیلنج کیا جس کے نتیجے میں دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ فوجیوں نے موثر جوابی فائرنگ کرتے ہوئے 2 نامعلوم دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا جبکہ اس سرحدی علاقے میں فوج اور پولیس کا تلاشی آپریشن جاری ہے۔ ادھر حکام کا (بقیہ ۶ پر)

## وزیراعظم مودی کے دورہ چین سے دوطرفہ تعلقات کو دوبارہ پٹری پر لانے کی امید

### اہم زیر التوا مسائل کو حل کرنے میں پیش رفت کی بھی امید ہے

نئی دہلی/۲۸ اکتوبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی، جو سات سال سے زائد عرصے کے بعد چین کا دورہ کر رہے ہیں، گزشتہ ایک سال میں دوسری بار صدر شی جن پنگ سے ملاقات کریں گے اور دونوں ممالک کو امید ہے کہ وہ پانچ سال قبل وادی گلوان میں اپنے فوجیوں کے درمیان پرتشدد تصادم سے پیدا ہونے والی تلخی کو دور کرنے اور تجارت سمیت تمام شعبوں میں دو طرفہ تعلقات کو دوبارہ پٹری پر لانے کی طرف آگے بڑھیں گے۔ جاپان کے دو روزہ دورے کے بعد مودی 31 اگست کو براہ راست چین جائیں گے جہاں وہ یکم ستمبر کو تیانجن میں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے سربراہان مملکت کے سربراہی اجلاس میں شرکت کریں گے۔ مسٹر مودی چوٹی کانفرنس کے دوران چینی صدر سے بھی ملاقات کریں گے۔ ان کی روسی صدر ولادیمیر پوتن سمیت کئی عالمی رہنماؤں سے دوطرفہ ملاقاتوں کا بھی امکان ہے۔ وزیر اعظم کا دورہ چین اور صدر شی جن پنگ کے ساتھ ان کی بات چیت کو امریکہ کی طرف سے ہندوستان سمیت مختلف ممالک پر عائد بھاری درآمداتی محصولات کی وجہ سے دنیا بھر میں تجارتی محاذ پر ہنگامہ آرائی کے درمیان انتہائی اہم سمجھا جا رہا ہے۔ مسٹر مودی اور مسٹر جن پنگ کے درمیان بات چیت سے سرحد پر امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے (بقیہ ۶ پر)

## وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے عید میلاد النبیؐ کے سلسلے میں انتظامات کا جائزہ لیا

### عقیدت مندوں کو سہولیات بغیر کسی رُکاوٹ کے فراہم کرنے کی ہدایت

**عید میلاد کے پُر امن اور احسن انعقاد کیلئے مربوط انتظامات پر زور**

سری نگر/۲۸ اگست /(ڈی آئی پی آر) وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج حضرت بل درگاہ میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی جس میں ربیع الاوّل کے بابرکت مہینے میں منائے جانے والے عید میلاد النبیؐ کے سلسلے میں کئے جا رہے انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے اس موقعہ کو مسلمانوں کے مذہبی کیلنڈر کے اہم ترین مواقع قرار دیتے ہوئے اس بات کو یقینی بنانے کے ہر ممکن کوشش کرنے کی ضرورت پر زور دیا کہ تقریبات کو خوش اسلوبی سے انجام دیا جائے اور عقیدت مندوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وزیر اعلیٰ نے انتظامات کا جائزہ لیتے ہوئے ٹریفک مینجمنٹ اور عقیدت (بقیہ ۶ پر)

# دریاؤں اور ندی نالوں میں پانی کی سطح میں بتدریج کمی، سیلاب کا خطرہ فی الحال ٹل گیا

### مونسون کے پیش نظر آنے والے 10 سے 15 دن انتہائی اہم اور نازک، صوبائی کمشنر

28AUG1U.jpg

سری نگر/۲۸اگست/ جے کے این ایس/ یو این آئی /وادی کشمیر میں گذشتہ دنوں کی مسلسل بارشوں کے بعد بدھ سے سرینگر سمیت بیشتر اضلاع بالخصوص جنوبی کشمیر میں بارشیں رک گئیں، جسکے نتیجے میں دریائے جہلم میں پانی کی سطح میں مزید تیزی کیساتھ اضافہ نہیں ہوا جبکہ رام منشی باغ سری نگر میں بدھ کے روز پانی کی سطح 21 فٹ تک پہنچ جانے کے بعد محکمہ اری گیشن وفلڈ کنٹرول نے سیلاب سے متعلق الرٹ جاری کر دیا تھا، اور رات دیر تک سیلاب کا خطرہ منڈلاتا رہا۔ ادھر صوبائی کمشنر کشمیر انشول گرگ نے کہا کہ انتظامیہ پورے خطے میں پوری طرح متحرک ہے اور تمام محکمے تال میل سے کام کر رہے ہیں تاکہ جاری مانسون کی بارشوں کے دوران عوام کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ موسون پیٹرن کے پیش نظر آنے والے 10 سے 15 دن انتہائی اہم اور نازک ہیں جس دوران لوگوں کو ہوشیار رہنے اور متعلقہ محکموں کی طرف سے جاری کی جانے والی ایڈوائزریوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے سیلابی صورتحال سے نمٹنے کے لئے خاص طور پر جنوبی کشمیر کے لوگوں کے رول کی سراہنا کی۔ جے کے این ایس کے مطابق سری نگر شہر اور دیگر علاقے فی الوقت 2014 کے تباہ کن سیلاب سے بچ گئے، کیونکہ بدھ کے روز جنوبی کشمیر میں مزید بارشیں نہ ہونے کے باعث دوران شب دریائے جہلم میں (بقیہ ۶ پر)

**جموں وکشمیر میں دگرگوں موسمی صورتحال**

**اسمبلی کمیٹی کے اجلاس 5 ستمبر تک ملتوی**

سرینگر/ ۲۸اگست/ (کے این ایس) جموں وکشمیر میں سیلاب جیسی صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے، قانون ساز اسمبلی سیکریٹریٹ نے ہاؤس کمیٹیوں کے تمام طے شدہ اجلاسوں کو ملتوی، منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق جموں وکشمیر اسمبلی سیکریٹریٹ نے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں سیلاب کے پیش نظر ۵ ستمبر تک ہاؤس کمیٹیوں کی تمام میٹنگوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ جموں و کشمیر میں سیلاب جیسی صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے، قانون ساز اسمبلی سیکریٹریٹ نے ہاؤس کمیٹیوں کے تمام طے شدہ اجلاسوں کو ملتوی/منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے۔ "جموں وکشمیر کے مرکز کے زیر (بقیہ ۶ پر)

**جموں وکشمیر کے موسمی حالات میں بہتری،**

**سرخ وارننگ، پیلی وارننگ میں تبدیل: ڈاکٹر جیتندر سنگھ**

جموں/ ۲۸اگست (یو این آئی) محکمہ موسمیات انڈیا (آئی ایم ڈی) کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے مرکزی وزیر جیتندر سنگھ نے جمعرات کو کہا کہ جموں و کشمیر میں بدھ کے شدید موسمی حالات میں آج یعنی جمعرات کو بہتری آئی ہے جس کے نتیجے میں گذشتہ چند دنوں کے دوران بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے۔ انہوں نے 'ایکس' پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: 'یہاں آئی ایم ڈی (انڈیا میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے ایک یقین دہانی کی رپورٹ ہے، جموں وکشمیر میں کل کے شدید موسمی حالات میں آج بہتری آئی ہے۔ "ریڈ رنگ "وارننگ کو آج اور کل کے لیے "وسیلو رنگ' میں بدل دیا گیا ہے'۔ ان کا (بقیہ ۶ پر)

## جموں سرینگر قومی شاہراہ مسلسل تیسرے روز بند، قاضی گنڈ میں سینکڑوں گاڑیاں درماندہ

### چنانی ادھم پور شاہراہ سب سے زیادہ متاثر، آج شام تک بحالی کی امید، حکام

**مغل روڑ پر ٹریفک کی آمدورفت جاری رہی**

سری نگر/ ۲۸اگست (ایجنسیز) سری نگر جموں قومی شاہراہ جمعرات کو مسلسل تیسرے روز بھی ہر طرح کی ٹریفک آمدورفت کے لئے بند رہی، جس کے نتیجے میں قاضی گنڈ اور دیگر مقامات پر سینکڑوں گاڑیاں درماندہ ہو کر رہ گئی ہیں۔ مقامی ذرائع اور عینی شاہدین نے بتایا کہ قومی شاہراہ، جو وادی کشمیر کو ملک کے دیگر حصوں سے جوڑنے والی اہم شہ رگ سمجھی جاتی ہے، جمعرات کے روز گاڑیوں کی طویل قطاروں سے بھری ہوئی تھی۔ قاضی گنڈ اور بانہال کے درمیان سینکڑوں ٹرک، مسافر بسیں اور نجی گاڑیاں درماندہ ہیں، جن میں سوار مسافر شدید مشکلات سے دوچار ہیں۔ قاضی گنڈ میں پھنسے ہوئے کچھ ڈرائیوروں اور مسافروں نے بتایا کہ وہ گذشتہ تین دنوں سے شاہراہ کھلنے کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابھی تک بحالی کا کوئی واضح عندیہ نہیں ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں نہ تو مناسب (بقیہ ۶ پر)

## حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبندؒ کا سالانہ عرس، ہزاروں عقیدتمندوں کی خوجہ دگر میں شرکت

### نماز سے قبل خصوصی دعائیہ وعظ وتبلیغ کی مجلس کا انعقاد

سری نگر/ ۲۸اگست (یو این آئی) وادی کشمیر میں جمعرات کے روز بلند پایہ ولی کامل حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبند صاحب (رح) کا سالانہ عرس مبارک انتہائی تزک و احتشام اور عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر سری نگر کے تاریخی علاقے خواجہ بازار میں ہزاروں عقیدت مندوں نے عصر کی باجماعت نماز، جسے مقامی طور پر 'خوجہ دگر' کہا جاتا ہے، میں شرکت کی۔ آستانہ عالیہ نقشبند صاحب (رح) میں سہ پہر کے وقت جب خوجہ دگر کا آغاز ہوا تو ہر طرف ایک روح پرور منظر دیکھنے کو ملا۔ مرد، خواتین اور بچوں کی بڑی تعداد نے سڑکوں، گلی کوچوں اور آستانہ عالیہ کے احاطے میں صفیں باندھ کر نماز ادا کی۔ عقیدت مندوں کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ نوہٹہ سے خانیار تک جانے والی سڑک ٹریفک کے لیے بند کر دی گئیں تاکہ زائرین بلا خلل عبادت میں شریک ہو سکیں۔ عقیدت مندوں کے مطابق، خوجہ دگر کا یہ دن وادی بھر میں ایک منفرد سماجی اور مذہبی اہمیت رکھتا ہے۔ اس موقع پر لوگ نئے کپڑے زیب تن کرتے ہیں، مہمانوں (بقیہ ۶ پر)

## حالات میں بہتری آئی، پانی کم ہونے کے بعد سیلاب کا خطرہ فی الحال ٹل گیا، عمر عبداللہ

### دو دن کی مزید بارش پورے جموں وکشمیر کو مشکل صورتحال میں ڈال سکتی تھی

**ماضی کی غلطیوں کو دور کرنا ہوگا، ہم ہر سال مسلسل خطرے میں رہنے کے متحمل نہیں ہوسکتے**

سرینگر/ ۲۸اگست/ سی این آئی/ کشمیر میں سال 2014 کے سیلاب کے بعد اٹھائے گئے اقدامات کا ذاتی طور پر جائزہ لوں گا کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ دو دن کی مزید بارش پورے جموں وکشمیر کو مشکل صورتحال میں ڈال سکتی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے مزید کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حالات میں بہتری آئی ہے اور پانی کم ہو گیا ہے اور سیلاب کا خطرہ فی الحال ختم ہو گیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر میں میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حالات میں بہتری آئی ہے اور پانی کم ہو گیا ہے اور سیلاب کا خطرہ فی الحال ختم ہو گیا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ سال 2014 کے سیلاب کے بعد کیا تبدیلی آئی۔ انہوں نے کہا" میں کچھ دنوں کے بعد افسران کے ساتھ بیٹھ کر ایک دہائی قبل آنے والے سیلاب کے بعد کیے گئے اقدامات کا جائزہ لوں گا۔ ہم سیلابی راستوں اور دریائے جہلم کی لے جانے کی صلاحیت (بقیہ ۶ پر)

## جموں خطے میں سیلابی سے تباہ کاری: بچاؤ کارروائیاں جاری

### مزید چار لاشیں برآمد، متعدد دیہاتوں کا رابطہ اب منقطع

سرینگر/ ۲۸اگست/ (آفاق نیوز ڈیسک) جموں اور سانبہ میں گزشتہ دو دنوں میں ریکارڈ بارش ہوئی ہے جس کی وجہ سے 45 افراد ہلاک ہوئے ہیں، جن میں سے زیادہ تر وشنو دیوی یاترا کے راستے پر مٹی کے تودے گرنے سے ہوئے ہیں۔ جمعرات بارش میں کمی نے امدادی کارروائیوں کو تیز کرنے کا موقع دیا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ "لوگوں کو بچانے اور ان کی بحالی، دیہاتوں کو دوبارہ جوڑنے، اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لیے پورے خطے میں آپریشن جاری ہیں۔" حکام کے مطابق جموں میں سیلابی پانی کے نالے سے چار (بقیہ ۶ پر)

## قدرتی آبی ذخائر کی تباہی اور زرعی اراضی کا غلط استعمال ماحولیاتی توازن بگڑنے کی اہم وجوہات

### قانون ساز اسمبلی کی ماحولیاتی کمیٹی کے سامنے تلخ حقائق کی لمبی فہرست

**کمیٹی اپنی سفارشات پر مبنی تفصیلی جائزہ رپورٹ بہت جلد حکومت کو پیش کرے گی: ذرائع**

سری نگر/ ۲۸اگست/ جے کے این ایس/ سینئر سیاسی رہنما اور کئی بار کے منتخب عوامی نمائندے محمد یوسف تاریگامی کی سربراہی والی قانون ساز اسمبلی کی ماحولیاتی کمیٹی کے سامنے ماحولیاتی توازن بگڑنے اور آبی ذخائر کی تنزلی نیز روایتی فلڈ چینلوں اور کولہوں کی تباہی کے بارے میں کچھ تلخ حقائق آئے ہیں، جن کی روشنی میں مذکورہ اہم ترین کمیٹی اپنی سفارشات پر مبنی تفصیلی جائزہ رپورٹ حکومت کو پیش کرے گی۔ جے کے این ایس کو معلوم ہوا کہ ممبر اسمبلی کولگام محمد یوسف تاریگامی کی سربراہی والی قانون ساز اسمبلی کی ماحولیاتی کمیٹی، اسباب پر غور وخوض کر رہی ہے کہ کیسے جموں وکشمیر بالخصوص وادی میں ماحولیاتی توازن کو مزید بگڑنے سے بچایا جائے۔ کمیٹی میں شامل ایک ممبر نے کہا کہ مذکورہ کمیٹی کو مختلف حلقوں اور ماہرین ارضیات وماحولیات کی جانب سے ماحولیاتی تباہ کاریوں کی وجوہات سے متعلق کچھ اہم معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیاتی کمیٹی کی اولین میٹنگ میں تمام حقائق اور تجاویز پر غور کیا گیا، اور ممبران نے اسباب پر اتفاق کیا کہ جموں (بقیہ ۶ پر)

## ذائقہ دار پاؤڈر کا بے تحاشہ استعمال

### کشمیر کے کھانے پینے کی جگہوں پر صحت کے خدشات نمایاں

سرینگر/ ۲۸اگست/ ٹی ای این/ عالیشان ریستوراں سے لے کر سڑک کے کنارے کے معمولی اسٹالوں تک، کھانے کے ذائقے کو بڑھانے کے لیے مصنوعی چکھنے والے پاؤڈر کا استعمال کشمیر بھر میں ایک عام رواج بن گیا ہے۔ اس کے صحت پر اثرات کے بارے میں بار بار خدشات کے باوجود، کوئی بامعنی جانچ نہیں کی جا رہی ہے، جس سے صارفین غیر محفوظ کھانے کی عادات کا شکار ہو رہے ہیں۔ چکھنے والے پاؤڈر، خاص طور پر مونوسوڈیم گلوٹامیٹ (MSG)، عام طور پر سوپ، گریوی، تلے ہوئے ناشتے اور یہاں تک کہ مسالہ فروشوں کے ذریعہ بیچے جانے والے کلیوں کے پکوانوں کے ذائقے کو بڑھانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ عالمی فوڈ ریگولیٹرز کے ذریعہ ایم ایس جی کی تھوڑی مقدار کو محفوظ سمجھا جاتا ہے، ڈاکٹروں نے خبردار کیا ہے کہ ضرورت سے زیادہ یا معمول کا استعمال صحت کے مسائل کو جنم دے سکتا ہے، خاص طور پر ہائی بلڈ پریشر، گردے کے مسائل، یا دل سے متعلق بیماریوں میں مبتلا لوگوں میں۔ "سری نگر میں مقیم ایک معالج نے کہا کہ ریسٹورنٹ اور یہاں تک کہ چھوٹے دکاندار بھی صحت عامہ پر طویل مدتی اثرات پر غور کیے بغیر ان پاؤڈروں کو آزادانہ طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ یہ فوری طور پر نقصان نہیں پہنچا سکتا، لیکن مسلسل (بقیہ ۶ پر)

## کشتواڑ میں خوفناک آتشزدگی، چھ مکان تباہ، آٹھ افراد جھلس گئے

### چار کی حالت نازک بتائی جارہی ہے

جموں ۲۸اگست (یو این آئی) جموں و کشمیر کے ضلع کشتواڑ میں بدھ کی شب ایک رہائشی علاقے میں اچانک بھیانک آگ بھڑک اٹھی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے کئی مکانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ واقعے میں کم از کم چھ مکان خاکستر ہو گئے جبکہ آٹھ افراد زخمی ہوئے جن میں چار کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق، آگ اس قدر شدید تھی کہ فائر سروسز کو کئی گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد قابو پانے میں کامیابی ملی۔ زخمیوں کو فوری طور پر ضلع اسپتال کشتواڑ منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کے بعد چار کو گورنمنٹ میڈیکل کالج ڈوڈہ ریفر کر دیا۔ ادھر مقامی رکن اسمبلی شگن پریہار نے جائے حادثہ کا دورہ کرتے ہوئے متاثرین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ انتظامیہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے آگ کو مزید پھیلنے سے روکا۔ انہوں نے اس سانحے کو انتہائی المناک قرار دیتے ہوئے متاثرہ کنبوں کی بحالی کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کا کہنا ہے کہ آگ لگنے کی وجوہات فی الحال واضح نہیں ہیں اور پولیس نے اس سلسلے میں تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

## کشمیر میں سیلاب کے مسئلے کا مستقل حل تلاش کیا جائے گا: جاوید رانا

### سیلابوں سے بچنے کے لئے نئے میگیشن پلان کی ضرورت: ناصر اسلم

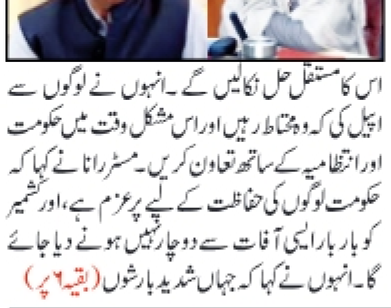

سری نگر/ ۲۸اگست (یو این آئی) وزیر برائے جل شکتی، جنگلات اور ماحولیاتی وقبائلی امور جاوید احمد رانا کا کہنا ہے کہ حکومت جموں وکشمیر میں سیلاب کی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اس مسئلے کا مستقل حل تلاش کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ موصوف وزیر نے ان باتوں کا اظہار جمعرات کو یہاں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: 'وزیر اعلیٰ نے ذاتی طور پر جموں کی صورتحال کا جائزہ لیا اور راحت اور بحالی کے لیے تفصیلی ہدایات دیں'۔ ان کا کہنا تھا کہ پورا محکمہ کل سے کشمیر کی صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے اور انشاء اللہ ہم اس کا مستقل حل نکالیں گے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ محتاط رہیں اور اس مشکل وقت میں حکومت اور انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔ مسٹر رانا نے کہا کہ حکومت لوگوں کی حفاظت کے لیے پرعزم ہے، اور کشمیر کو بار بار ایسی آفات سے دوچار نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں شدید بارشوں (بقیہ ۶ پر)

## ستیش شرما نے بی ایس ایف کانسٹیبل راجب نونیان کو خراجِ عقیدت پیش کیا

جموں/28/اگست/(ڈی آئی پی آر)وزیر برائے خوراک، شہری رسدات و اُمور صارفین، اِنفارمیشن ٹیکنالوجی، اُمورِ نوجوان وکھیل کود ستیش شرما نے آج بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے کانسٹیبل راجب نونیان کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا جنہوں نے 27/اگست کو جموں کے پرگوال (بقیہ۶ پر)

## جاوید رانا نے دو اُردو اِشاعتیں جاری کیں

سری نگر/28/اگست/(ڈی آئی پی آر)وزیر برائے جل شکتی، جنگلات و ماحولیات اور قبائلی امور جاوید احمد رانا نے آج سول سیکرٹریٹ میں دو اہم اردو کتابیں 'ہماری دُنیا' اور 'شاعری کرنے کا آسان طریقہ' جاری کیں۔'ہماری دُنیا' جو کہ مختصر کہانیوں کا مجموعہ ہے، ڈاکٹر عتیق الرحمان اور معروف ادیب ناظم پونچھی کی مشترکہ کاوش کا نتیجہ ہے۔دوسری کتاب 'شاعری کرنے کا آسان طریقہ' ناظم پونچھی کی تصنیف ہے جو نئے شعراء کے لئے ایک عملی رہنما کے طور پر ترتیب دی گئی ہے۔کتابوں کی رسم رونمائی کی تقریب میں ممتاز ادیبوں اور دانشوروں نے شرکت کی۔جاوید رانا نے دونوں مصنفین کو اردو ادب میں ان کی قیمتی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا اور یقین ظاہر کیا کہ یہ دونوں کتابیں اردو ادب کے فروغ اور وسعت میں اہم سنگ میل ثابت ہوں گی۔اُنہوں نے ادب کے فروغ کے لئے اُن کی کاوشوں کو سراہا اور اردو زبان کی پرورش و بقا کے لئے ایسی تخلیقات کی اہمیت پر زور دیا۔

## جاوید رانا نے جموں شہر کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں پانی سپلائی کی بحالی کا جائزہ لیا

### صورتحال کو معمول پر لانے کے لئے تیز اور مربوط کارروائی کی اہمیت پر زور

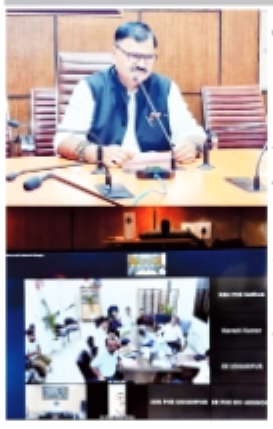

سری نگر/28/اگست/(ڈی آئی پی آر)وزیر برائے جل شکتی جاوید احمد رانا نے حالیہ شدید بارشوں اور جموں شہر و گردونواح میں پیدا ہونے والی سیلابی صورتحال کے پیش نظر آج ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی تا کہ پانی کی فراہمی کے جاری نظام کی بحالی کا جائزہ لیا جا سکے۔میٹنگ میں متاثرہ شہریوں کو پینے کے صاف پانی کی بلا تعطل فراہمی کے لئے فوری اِمدادی اقدامات اور طویل المدتی تخفیفی حکمت عملیوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔وزیر موصوف نے صورتحال کو معمول پر لانے کے لئے تیز اور مربوط کارروائی کی اہمیت پر زور دیا۔اُنہوں نے سیلاب اور مسلسل بارشوں کے باعث پانی کی فراہمی کے بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصانات کا جائزہ لیا اور مختلف متاثرہ علاقوں میں جاری مرمتی اور بحالی کے کاموں کی پیش رفت پر جانکاری حاصل کی۔(بقیہ۶ پر)

## پاریگام اونتی پورہ میں سیکورٹی فورسز کا مشترکہ تلاشی آپریشن

### اونتی پورہ گرینیڈ حملے میں مبینہ طور پر ملوث مشتبہ ملی ٹنٹ گرفتار، اسلحہ برآمد

سرینگر/۲۸اگست/(آفاق نیوز ڈیسک)سیکورٹی فورسز نے اونتی پورہ گرینیڈ حملے میں مبینہ طور پر ملوث ملی ٹنٹ کو گرفتار کر کے اسلحہ برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔سی این آئی کے مطابق سیکورٹی فورسز نے بدھ کی شام اونتی پورہ کے باری پاریگام علاقے میں محاصرے اور تلاشی کی کارروائی کے دوران ایک مشتبہ ملی ٹنٹ کو گرفتار کیا اور اس کے قبضے سے اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کیا۔حکام نے بتایا کہ 180 بٹالین سی آر پی ایف، 130 بٹالین سی آر پی ایف، 3 آر آر اور ایس او جی اونتی پورہ کی مشترکہ ٹیموں نے گاؤں کا محاصرہ کر کے وہاں تلاشی لی جس کے دوران ایک شخص کو گرفتار کیا گیا۔اس کی تلاشی کے دوران ایک پستول، ایک میگزین اور 9 ایم ایم کے سات زندہ راؤنڈ برآمد ہوئے۔انہوں نے کہا کہ گرفتار شہری کی شناخت ثاقب ریاض گنائی ولد ریاض احمد گنائی ساکن چچی چولن شوپیان کے بطور ہوئی انہوں نے کہا کہ وہ 20 مئی 2025 کو لاریار میں 180 بٹالین سی آر پی ایف کیمپس پر گرینیڈ حملے کا اہم ملزم تھا۔پولیس ذرائع نے مزید کہا کہ ثاقب 11 مئی سے لاپتہ تھا اور 11 جون سے عسکریت پسند کے طور پر سرگرم تھا۔اس سلسلے میں متعلقہ دفعات کے (بقیہ۶ پر)

## موبائل اور انٹرنیٹ سروس کا بار بار خلل سے صارفین پریشان

### طلباء، تاجروں اور بینکوں کو شدید مشکلات کا سامنا

سرینگر/۲۸اگست/شدید بارشوں اور سیلاب جیسی صورتحال کے بیچ موبائل اور انٹرنیٹ خدمات اب تک بہتر انداز میں کام نہیں کر رہے ہیں جبکہ بدھ کی شام سے سروس متاثر ہونے اور اس کے بعد بحالی کا سلسلہ جاری جاری ہے۔موبائل اور انٹرنیٹ میں آنکھ مچولی کی صورتحال کی وجہ سے لوگوں صارفین اور کاروباری افراد کو طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق جموں وکشمیر میں شدید بارشوں کے بعد ندی نالوں میں پانی کی سطح میں اضافہ اور سیلاب جیسی صورتحال کے باعث جہاں عام زندگی میں بڑے پیمانے پر خلل پڑا ہے وہی دوسری جانب مواصلاتی نظام بھی متاثر ہوا ہے۔لوگوں نے بتایا منگل کی شام موبائل اور انٹرنیٹ سروس اچانک بند ہونے کے قریب 20 گھنٹے کے بعد بحال کی گئی ہے تاہم اس کے ساتھ ہی سروس پھر ایک بار 5 سے 7 گھنٹوں تک متاثر رہی ہے۔صارفین نے بتایا جمعرات کو پھر ایک بار صبح 9 بجے سے 2.30 بجے تک سروس بحال ہوئی جو 4 بجے پھر ایک بار بند ہوئی ہے۔صارفین نے بتایا اس دوران صرف جیو کمپنی کی سروس بات کرنے کے لئے چل رہی تھی۔انہوں نے بتایا سروس کی آنکھ مچولی کی وجہ سے انہیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔انہوں نے بتایا انٹرنیٹ اور کال نہ ہونے کی وجہ سے انہیں اپنے رشتہ داروں اور باقی کام بھی متاثر ہوا ہے۔

## پونچھ میں خاتون کے قتل کا معمہ 48 گھنٹوں کے اندر حل

### قتل کے الزام میں مقتولہ کا شوہر گرفتار، مزید تحقیقات جاری

سرینگر/(آفاق نیوز)پولیس نے جمعرات کو کہا کہ اس نے پونچھ ضلع میں 48 گھنٹوں کے اندر ایک قتل کا معاملہ حل کرلیا اور مجرم کو ہتھیار کے ساتھ گرفتار کرلیا ایک بیان میں پولیس نے کہا کہ 25 اگست کو تھانہ لوران کو حاجرہ بی اہلیہ عبدالغنی او چکربین کے بارے میں گمشدگی کی رپورٹ موصول ہوئی، جو بکریاں چرانے گئی تھی لیکن گھر واپس نہیں آئی جائے وقوعہ پر ایک بکری بھی مشکوک حالت میں مردہ پائی گئی جس پر پولیس نے فوری کارروائی کی۔ایک وسیع سرچ آپریشن کے دوران، لاپتہ خاتون کی لاش چرنے کی جگہ کے قریب ایک قدرتی غار سے برآمد ہوئی، جہاں اسے جان بوجھ کر ملبے کے نیچے چھپایا گیا تھا۔ابتدائی طور پر، یہ قتل کا مقدمہ معلوم ہوتا ہے، اور ایف آئی آر نمبر 18/2025 U/S 103 BNS PS لوران میں درج کی گئی تھی۔قتل کا معمہ جاننے کے لیے ایس ایچ او لوران نویت انجم کی سربراہی میں اے ایس پی پونچھ نے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی تھی۔تکنیکی اور انسانی انٹیلی جنس کی مدد سے انتھک تحقیقات کے ساتھ، خصوصی ٹیم نے مقتول کے شوہر عبدالغنی ولد عبدالعزیز کو مرکزی ملزم کے طور پر شناخت کر کے گرفتار کرلیا۔مسلسل پوچھ گچھ کے دوران اس نے جرم کا اعتراف کیا اور طریقہ کار بھی بیان کیا۔تفتیش کاروں کو گمراہ کرنے کی کوشش (بقیہ۶ پر)

## جاوید رانا کی صوبہ جموں میں نہروں کی فوری بحالی کی ہدایت

### اہم آبی وسائل کے بنیادی ڈھانچے کے تحفظ کے لئے فوری اقدام کرنا ہوگا

سری نگر/28/اگست/(ڈی آئی پی آر)وزیر برائے جل شکتی، جنگلات و ماحولیات اور قبائلی امور جاوید احمد رانا نے آج سول سیکرٹریٹ سری نگر میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی جس میں صوبہ جموں میں نہروں کی بحالی کی حکمت عملی کا جائزہ لیا گیا۔میٹنگ میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری جل شکتی شالین کابرا، چیف انجینئر اری گیشن اینڈ فلڈ کنٹرول جموں، سپرانٹنڈنگ انجینئروں، ایگزیکٹو انجینئروں اور دیگر سینئر افسران نے بذریعہ ورچیول موڈ شرکت کی۔میٹنگ میں نہری ڈھانچے کی موجودہ حالت کا جائزہ لینے، شگافوں اور کمزور مقامات (بقیہ۶ پر)

## جموں صوبے میں 30 اگست تک تمام سرکاری

### وغیر سرکاری اسکول بند رہیں گے: ڈی ایس ای جے

جموں/۲۸اگست (یو این آئی) ڈائریکٹوریٹ آف اسکول ایجوکیشن جموں (ڈی ایس ای جے) نے جمعرات کو جموں صوبے کے تمام سرکاری اور نجی اسکولوں کو موجودہ خراب موسمی حالات اور سیلاب کے خطرے کے پیش نظر 30 اگست تک بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔ڈائریکٹر سکول ایجوکیشن جموں ڈاکٹر نسیم جاوید چودھری کی طرف سے جاری کردہ حکم نامے کے مطابق مسلسل موسلا دھار بارش کے باعث سکولوں کے احاطوں میں پانی جمع ہو گیا ہے، نشیبی علاقوں میں سیلاب آ گیا ہے، لینڈ سلائیڈنگ اور مٹی کے تودے گرنے کے خطرات اور سڑکوں کے بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا ہے جس نے اسکولوں میں طلبا کی حاضری کو ناممکن بنا دیا ہے'۔حکم نامے میں مزید کہا گیا ہے کہ والدین اور سول سوسائٹی کی جانب سے متعدد درخواستیں بھی موصول ہوئی ہیں، جن میں طلبا کی حفاظت کے لیے اسکول بند رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ لہذا جموں صوبے کے تمام سرکاری اور پرائیویٹ اسکول 30 اگست 2025 تک بند رہیں گے۔اداروں کے سربراہان کو کہا گیا ہے کہ وہ جہاں بھی ممکن ہو وہاں 9ویں سے 12ویں جماعت کے طلبا کے لیے آن لائن کلاسز کی فیزیبلٹی کا جائزہ لیں اور کلاسز دوبارہ شروع ہونے سے پہلے کلاس روموں کی مکمل صفائی وستھرائی اور حفاظتی معائنے کو یقینی بنائیں۔ڈائریکٹوریٹ نے زور دیا کہ چیف ایجوکیشن آفیسرز اور اسکولوں کے سربراہوں کو اسکولوں کو دوبارہ کھولنے کے لیے معیاری آپریٹنگ طریقہ کار پر سختی سے عمل کرنا چاہیے اور اسکولوں کو دوبارہ کھولنے (بقیہ۶ پر)

## حضرت خواجہ نقشبندؒ کے آستانے پر میرواعظ کا وعظ و تبلیغ

### بارشوں سے نجات کی دعا، متاثرین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار

سرینگر/ایک بیان کے مطابق آج میرواعظ ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق نے حضرت خواجہ نقشبند بخاریؒ کے آستانے پر ایک پُر اثر خطبہ دیا، جس میں عقیدت مندوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔روحانی فضا میں میرواعظ نے بارشوں سے نجات، قدرتی آفات سے حفاظت اور متاثرین کے لیے دعا کی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ امداد باہمی اور ہمدردی کے لیے اجتماعی کوششیں کریں۔حضرت خواجہ نقشبندؒ کی (بقیہ۶ پر)

## جموں وکشمیر میں پہلا پرنٹ میکنگ اسٹوڈیو قایم

### دو ستمبر سے پانچ ستمبر تک پرنٹ میکرز ورکشاپ کا اہتمام ہوگا

### بین الاقوامی شہرت یافتہ پرنٹ میکرز شرکت کریں گے

سرینگر/(نامہ نگار)اپنی نوعیت کا پہلا پرنٹ میکنگ کا اسٹوڈیو سرینگر کے ہارون علاقے میں قائم کیا گیا۔یہ اسٹوڈیو سرکردہ قلمکار اور دانشور و محقق فیاض دلبر اور ان کی اہلیہ نے قائم کیا ہے۔اس سلسلے میں دو ستمبر سے ۵ ستمبر تک پرنٹ میکرز ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں پانچ بین الاقوامی شہرت یافتہ ہندوستانی پرنٹ میکرز پدما ریڈی اور راجیشور راجو حیدر آباد سے، جینتی رابادیہ اور سوراشری رابادیہ وڈودرا سے اور جنیش شکلا راجکوٹ گجرات سے شرکت کریں گے۔یہ جموں وکشمیر کا پہلا پرنٹ میکنگ اسٹوڈیو ہے اسی طرح پرنٹ میکنگ ورکشاپ بھی ہے۔ورکشاپ کا مقصد نوجوان کشمیری آرٹ کے طلباء، فنکاروں اور آرٹ کے اساتذہ کو پانچ بین الاقوامی شہرت یافتہ ہندوستانی فنکاروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔اس سلسلے میں فیاض دلبر اور ان کی ٹیم نے پرنٹ میکنگ کی متنوع روایات کو دریافت کرنے اور تخلیقی طریقے اور پانچ ماسٹر پرنٹ میکرز سے براہ راست سیکھنے کیلئے طلباء، فنکاروں اور آرٹ کے اساتذہ کو شرکت کی دعوت دی ہے

## ابتر موسمی صورتحال ریل سروس میں بھی حائل

### جموں و کشمیر کیلئے کئی ٹرینیں منسوخ

### 5000سے زیادہ مسافروں کی ریزرویشن رَد

سری نگر/۲۸اگست/جے کے این ایس/جموں وکشمیر میں قدرتی آفت کی وجہ سے، شمالی ریلوے کے جموں ڈویژن کے تحت کٹھوعہ، مادھوپور اسٹیشنوں کے درمیان پل نمبر 17 کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے کئی ٹرینیں منسوخ کردی گئی ہیں۔کئی ٹرینیں متبادل روٹس پر چلائی جائیں گی اور کئی ٹرینوں کے اسٹیشن تبدیل کردیئے گئے ہیں۔یہ فیصلہ ریلوے نے کیا ہے۔اس کے ساتھ ہی، آگرہ میں جموں وکشمیر سے کئی ٹرینوں کی منسوخی یا رخ موڑنے کی وجہ سے 5000 سے زیادہ ریزرویشن منسوخ کر دیے گئے ہیں۔جے کے این ایس کے مطابق ایک میڈیا رپورٹ میں منسوخ کی گئی ٹرینوں کی تفصیل دی گئی ہے۔رپورٹ کے مطابق یہ ٹرینیں جمعرات کو منسوخ رہیں گی۔146121 شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا، غازی پور سٹی ایکسپریس جو 28 اگست کو شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا سے چل رہی ہے، منسوخ رہے گی۔ 28 اگست کو بھاگلپور سے چلنے والی 15097 بھاگلپور، جموں توی ایکسپریس منسوخ رہے گی۔ 051943 شہید کیپٹن تشار مہاجن (پٹھانکوٹ) 27 - اگست کو شہید کیپٹن تشار مہاجن (پٹھانکوٹ) سے چلنے والی چھپرا اسپیشل (بقیہ۶ پر)

## جموں وکشمیر میں سیلاب کے بحران کے درمیان 'جیو' لائف لائن ثابت ہوا

جموں،سری نگر/۲۸ اگست (یو این آئی) جموں وکشمیر میں حالیہ سیلاب نے نظام زندگی درہم برہم کردی ہے۔سڑکیں بہہ گئیں، بجلی کے تارے منقطع ہو گئے اور مواصلاتی نظام درہم برہم ہو گیا۔ایئرٹیل، ووڈافون۔آئیڈیا اور بی ایس این ایل جیسی زیادہ تر ٹیلی کوم خدمات گھنٹوں بند رہیں، جس کی وجہ سے لوگ اپنے اہل خانہ سے رابطہ نہیں کر سکے۔اس تباہی کے درمیان ریلائنس جیو کا نیٹ ورک فعال رہا، جس نے تباہی سے متاثرہ جموں وکشمیر اور باہر پھنسے ہوئے ہزاروں خاندانوں کو جڑے رہنے میں مدد فراہم کی۔اس سے لوگوں کو اپنے خاندانوں کے ساتھ رابطے میں رہنے اور انخلاء کے منصوبوں اور حفاظتی اقدامات پر تبادلہ خیال کرنے میں مدد ملی۔سری نگر کی ایک رہائشی عائشہ نے کہا کہ ریلائنس جیو نیٹ ورک کی وجہ سے میں بارش کے دوران اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی خیریت جان سکی۔مجھے نہیں معلوم کہ اس کے بغیر ہم کیسے چل سکتے تھے۔"ماہرین کے مطابق جیو کا بنیادی نیٹ ورک اسٹریٹجک ٹرانسمیشن کوریڈورز پر مبنی ہے، جو قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔جب کہ دوسرے آپریٹرز نے دریا کے کنارے اور سڑکوں کے قریب بچھائی گئی فائبر لائنوں پر زیادہ انحصار کیا۔جیو نے اسے مختلف راستوں سے جوڑ کر شہریوں کی مواصلاتی لائف لائن کو زیادہ محفوظ رکھا۔اس کی وجہ سے سیلاب سے بجلی اور سڑکیں متاثر ہونے کے باوجود جیو کا زیادہ تر نیٹ ورک چلتا رہا۔آفت کی اس گھڑی میں دوسرے آپریٹرز کے ہزاروں صارفین بھی (بقیہ۶ پر)

## بٹہ مالو میں آٹو نے موٹر سائیکل سوار کو ٹکر ماردی

### موٹر سائیکل سوار لقمہ اجل، آٹو ڈرائیور فرار

سرینگر/۲۸اگست/سی این آئی/بٹہ مالو سرینگر میں سڑک حادثے میں 40 سالہ شہری لقمہ اجل بن گیا۔سی این آئی کے مطابق بٹہ مالو سرینگر کے پرانے بس اسٹینڈ کے قریب سڑک حادثے میں ایک 40 سالہ شخص کی موت ہوگئی۔نمائندے نے عینی شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ایک موٹر سائیکل زیر نمبر JK01D-7021 کو آٹو نے زوردار ٹکر ماردی جس کے نتیجے میں موٹر سائیکل سوار فاروق احمد بٹ ولد شاہ اللہ بٹ ساکنہ خواجہ پورہ، نوگام شدید طور پر زخمی ہوگیا۔انہوں نے کہا کہ آٹو ڈرائیور موقعہ سے فرار ہوگیا جس کے بعد مقامی لوگوں نے زخمی شہری کو اٹھا کر علاج کیلئے اسپتال پہنچایا تاہم وہ اسپتال میں زندگی کی جنگ ہار گیا۔پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ اس معاملے میں کیس درج کر لی گئی ہے اور تحقیقات جاری ہے۔

## آرمی گڈ وِل اسکول حاجی ناڑ کا 26واں سالانہ دن

### بچوں نے رنگارنگ ثقافتی پروگرام پیش کیے، طلباء کو اسناد سے نوازہ گیا

ٹنگڈار/پیرزادہ سعید/آرمی گڈ ول اسکول حاجی ناڑ میں آج 26واں سالانہ دن بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا، جس میں رنگارنگ پروگرام پیش کیے گئے اور معزز مہمانان نے شرکت کی۔اس موقعے پر تقریب کی صدارت کمانڈر شکتی وجے بریگیڈ و چیئرمین AGS ایس کے پردھان نے کی، جبکہ ڈپٹی کمانڈر و وائس چیئرمین اے جی ایس سدپ بوس بھی موجود رہے۔اس کے علاوہ سول حکام، فوجی افسران، زیڈ ای او ٹنگڈار، محکمہ زراعت کے افسران، رینج آفیسران، مختلف ہائر سیکنڈری اسکولوں کے پرنسپل، اساتذہ اور (بقیہ۶ پر)

## جھیل ڈل کے کنارے شہری کی لاش برآمد

### بیروہ میں دل کا دورہ پڑنے سے پنجاب کا مزدور لقمہ اجل

سرینگر/۲۸اگست/سی این آئی/بیروہ بڈگام میں ایک غیر مقامی مزدور سینے میں درد کی شکایت کے بعد موت کی آغوش میں چلا گیا۔سی این آئی کے مطابق پنجاب سے تعلق رکھنے والے مزدور کی بڈگام کے بیرواہ علاقے میں سینے میں درد کی شکایت کے بعد موت ہو گئی۔حکام نے بتایا کہ 31 سالہ مجند رسنگھ ولد لطف سنگھ ساکنہ دیون پنجاب اینٹ کے بھٹ میں کام کر رہا تھا جس دوران انہوں نے اچانک سینے میں درد کی شکایت کی۔انہوں نے کہا کہ مزدور کو فوری طور پر علاج کیلئے سب ضلع اسپتال بیروہ بڈگام منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ واقعہ کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ طبی لوازمات کی ادائیگی کے بعد نعش کو آخری رسومات کی ادائیگی کیلئے لواحقین کے سپرد کیا گیا۔ادھر سرینگر میں ڈل جھیل کے گھاٹ نمبر 8 میں ایک شخص بے ہوش پایا گیا۔پولیس نے موقع پر پہنچ کر اسے اسپتال منتقل کیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔شہری کی شناخت شبیر رفیق موچی ساکن تجار محلہ نوہٹہ سری نگر کے طور پر کی گئی ہے۔پولیس نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے مزید کارروائی شروع کر دی ہے۔

## آج کشمیر وادی میں خشک موسم کا امکان

### جموں خطے میں 2 ستمبر تک

### وسیع مقامات پر ہلکی سے تیز بارش متوقع

سری نگر/۲۸اگست/جے کے این ایس/موسمیاتی مرکز سری نگر نے کشمیر وادی میں جمعہ کو بھی موسم خشک رہنے کا امکان ظاہر کرتے ہوئے خبردار کیا کہ 30 اگست کی صبح سے 2 ستمبر کی صبح تک جموں خطے کے چند اضلاع میں ہلکی سے اعتدال پسند بارش اور کافی وسیع مقامات پر ہلکی سے تیز بارش متوقع ہے۔اس لئے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ موسمی ایڈوائزری پر عمل کریں۔اس دوران موسمی تغیر وتبدل سے متعلق جانکاری دینے والے نجی گروپ کشمیر ویدر نے کہا کہ اس بار سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں ہے، کیونکہ آنے والی بارشوں کی شدت بہت کم ہوگی۔جے کے این ایس کے مطابق موسمیاتی مرکز سری نگر نے (بقیہ۶ پر)

## سری نگر کے نواحی علاقوں میں اندرونی سڑکیں زیر آب

### لوگوں کو عبور و مرور میں دشواریوں کا سامنا

سرینگر/۲۸اگست/سی این آئی/شہر سرینگر کے نواحی علاقوں میں موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے اندرونی سڑکیں زیر آب آچکی ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو عبور ومرور میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، شہر کے نواحی علاقوں میں حالات زیادہ ہی خراب ہے اور ان علاقوں میں ڈرینج کی عدم موجودگی کے باعث لوگوں کو زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔سی این آئی کے مطابق سرینگر کے جن علاقوں میں لوگوں کے لئے اندرونی لنک روڈ ناقابل عبور ومرور بن چکے ہیں۔سرینگر کے بٹوارہ پاندرٹھن علاقے میں سڑک کے اوپر سے پانی بہہ جانے کے بعد کچھ وقت تک ٹریفک بھی معطل کر دی گئی۔ادھر شہر کے دیگر نواحی علاقوں کے مکین سڑکیں زیر آب آنے کی وجہ سے لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔شہر کے دیگر علاقوں میں بھی سڑکیں زیر آب آچکی ہیں جن سے پانی کے نکاس کے لئے سرکاری طرف سے اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں لیکن متذکرہ نواحی علاقوں کی طرف ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے، ان علاقوں کے لوگوں نے اعلیٰ حکام سے مانگ کی ہے کہ ان علاقوں سے پانی کا نکاس کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں تاکہ آبادی کے ایک بڑے حصہ کی مشکلات کا ازالہ کیا جا سکے۔

## پٹن اور سنگھ پورہ میں چائلڈ لیبر کے خلاف بڑے پیمانے پر مہم شروع

### بچوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانااس مہم کا بنیادی مقصد

سرینگر/28اگست/ساحل نذیر/چائلڈ لیبر کے خاتمے کی سمت ایک اہم قدم میں، چائلڈ ویلفیئر کمیٹی (سی ڈبلیو سی) اور چائلڈ پروٹیکشن آفیسر بارہمولہ نے محکمہ لیبر بارہمولہ کے ساتھ مل کر بدھ کو پٹن اور سنگھ پورہ کے علاقوں میں چائلڈ لیبر کے خلاف ایک بڑے پیمانے پر مہم شروع کی۔کشمیر پریس سروس نمائندہ ساحل نذیر کے مطابق پٹن اور سنگھ پورہ کے علاقوں میں شروع کی گئی اس مہم کا مقصد چائلڈ لیبر کے خطرے کو روکنا، بچوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانا اور دکانداروں، ریسٹورنٹ مالکان اور عام لوگوں میں کم عمر بچوں کو مزدوری میں ملوث کرنے کے قانونی نتائج کے بارے میں آگاہی پھیلانا تھا۔اس مہم میں چائلڈ ویلفیئر کمیٹی بارہمولہ کی ممبر نازیہ، لیبر آفیسر بارہمولہ نندینا چڈتا، پٹن پولیس اسٹیشن کے سب انسپکٹر رئیس بھٹ اور ڈی او میر گنڈ راجہ منیر سمیت مختلف متعلقہ عہدیداروں کی فعال شرکت دیکھی گئی جنہوں نے مشترکہ طور پر مہم کے دوران متعدد کاموں کا معائنہ کیا۔معائنہ کے دوران، کئی دکانوں، چائے کے اسٹالوں اور ریسٹورانوں کی اچھی طرح سے جانچ پڑتال کی گئی تاکہ اس بات کی تصدیق کی جاسکے کہ نابالغوں کو خطرناک یا استحصالی حالات میں ملازمت نہیں دی جا رہی تھی۔حکام نے زور دیا کہ بچوں کو ملازمت دینا نہ صرف بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہے بلکہ قانون کے تحت قابل سزا جرم بھی ہے۔آپریشن کے دوران ایک نابالغ کو کام میں مصروف پایا گیا۔بچے کو فوری طور پر بچا لیا گیا اور بحالی اور ضروری مدد کے لیے چائلڈ ویلفیئر کمیٹی کے حوالے کر دیا گیا۔حکام نے یقین دلایا کہ چائلڈ لیبر قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی (بقیہ۶ پر)

## پولیس سٹیشن کرناہ میں تھانہ دیوس منعقد،

### عوامی مسائل کے حل کی یقین دہانی کرائی گئی

کرناہ/پیرزادہ سعید/پولیس اسٹیشن کرناہ میں تھانہ دیوس نہایت پُروقار انداز میں منایا گیا، جس کی صدارت ایس ایچ او کرناہ نے کی۔تقریب میں علاقے کے معزز شہریوں، مقامی نمائندوں، سماجی کارکنوں اور سیاسی و سماجی تنظیموں کے عہدیداران نے بھرپور شرکت کی۔اجلاس کا مقصد عوامی مسائل کو براہ راست سننا اور ان کے فوری حل کے لیے اقدامات کرنا تھا۔اس دوران شرکاء نے خاص طور پر منشیات کی بڑھتی ہوئی وبا پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پولیس سے مطالبہ کیا کہ معاشرے کو اس لعنت سے محفوظ رکھنے کے لیے سخت کارروائیاں عمل میں لائی جائیں۔شرکاء نے نوجوانوں کے لیے مثبت و بامقصد سرگرمیوں کی فراہمی پر بھی زور دیا تاکہ وہ معاشرے کا تعمیری حصہ بن سکیں۔اس موقع پر پولیس حکام نے یقین دلایا کہ عوامی مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے

## بھارت میں پہلی بار اساتذہ کی تعداد نے ایک کروڑ کا ہندسہ عبور کیا

### ڈراپ آؤٹ کی شرح میں کمی۔ وزارت تعلیم کی رپورٹ میں خلاصہ

نئی دہلی/ 28 اگست/ ایم این این/ وزارت تعلیم کی 2024-25 کے یونیفائیڈ ڈسٹرکٹ انفارمیشن سسٹم فار ایجوکیشن پلس (UDISE+) کی رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کے اسکول اساتذہ کی کل تعداد کسی بھی تعلیمی سال میں پہلی بار ایک کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے۔ اساتذہ کی کل تعداد 2024-25 میں بڑھ کر 1,01,22,420 ہوگئی ہے، جبکہ 2023-24 میں 98,07,600 اور 2022-23 میں 94,83,294 تھی۔ وزارت نے اسے ہندوستان میں اسکولی تعلیم کی تاریخ میں ایک اہم کامیابی" قرار دیتے ہوئے یہ اطلاع دی۔ وزارت نے کہا کہ توسیع طلبہ اور اساتذہ کے تناسب کو بہتر بنانے، معیاری تعلیم کو یقینی بنانے اور اساتذہ کی دستیابی میں علاقائی تفاوت کو دور کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ رپورٹ نے تمام سطحوں پر ڈراپ آؤٹ کی شرح میں مسلسل کمی کو اجاگر کیا۔ تیاری کے مرحلے پر، شرح 2024-25 میں 2.3 فیصد تک گر گئی جو پچھلے سال 3.7 فیصد تھی۔ درمیانی مرحلے پر، یہ 5.2% سے کم ہو کر 3.5% ہو گیا۔ UDISE+ اسکولی تعلیم کے بارے میں وزارت تعلیم کا فلیگ شپ ریئل ٹائم ڈیٹا اکٹھا کرنے کا نظام ہے، جسے 2018-19 میں شروع کیا گیا تھا۔ یہ تقریباً 15 لاکھ اسکولوں میں اندراج، اساتذہ، بنیادی ڈھانچے، اور سیکھنے کے اشارے کا احاطہ کرتا ہے، اور پالیسی سازوں کی جانب سے پیش رفت کو ٹریک کرنے اور مداخلتوں کی منصوبہ بندی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ سنگل ٹیچر اسکولوں کی تعداد 2024-25 میں 6 فیصد کم ہو کر 1,04,125 ہوگئی، جب کہ زیرو انرولمنٹ والے اسکولوں کی تعداد 38 فیصد کم ہو کر 7,993 ہوگئی۔ وزارت نے اسے مثبت نشان" کے طور پر بیان کیا جو اساتذہ اور وسائل کی بہتر معقولیت کی عکاسی کرتا ہے۔ رپورٹ میں ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا: 64.7% اسکولوں میں اب کمپیوٹر تک رسائی ہے (گزشتہ سال 57.2% سے زیادہ)، اور 63.5% کے پاس انٹرنیٹ کی سہولیات ہیں (53.9% سے زیادہ)۔ بنیادی سہولیات میں بھی بہتری آئی ہے۔

## جن دھن یوجنا کے 11 سال: اب تک کھلے 56.21 کروڑ بینک کھاتے

نئی دہلی، 28 اگست (یو این آئی) بینکنگ سے محروم لوگوں کو مالیاتی نظام سے جوڑنے کے لیے 11 سال قبل شروع کی گئی جن دھن یوجنا کے تحت گزشتہ 11 برسوں میں 56.21 کروڑ بینک کھاتے کھولے گئے ہیں، جن میں کل 2,65,503 کروڑ روپے جمع ہیں۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا 28 اگست 2014 کو شروع کی گئی تھی۔ ان جن دھن کھاتوں نے مختلف سرکاری اسکیموں کے لیے براہ راست فائدہ کی منتقلی، غریبوں کو قرض کی سہولیات اور سماجی تحفظ فراہم کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ جن دھن کھاتہ داروں کو 38 کروڑ سے زیادہ مفت روپے کارڈ جاری کیے گئے ہیں، جس نے ڈیجیٹل لین دین کو فروغ دیا ہے۔ وہیں، 13.55 لاکھ بینک مترلوگوں کو بینکنگ خدمات فراہم کر رہے ہیں، جس کے لیے پہلے بینک جانا پڑتا تھا۔ خاص بات یہ ہے کہ 67 فیصد جن دھن کھاتے دیہی یا نیم شہری علاقوں میں کھولے گئے ہیں اور ان میں 56 فیصد کھاتے خواتین کے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اسکیم کے ذریعے ملک کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے محروم لوگوں کو رسمی طور پر مالیاتی نظام سے جوڑا گیا ہے۔ جن دھن کھاتہ کھولتے وقت رقم جمع کرنا ضروری نہیں ہے اور اس میں کوئی کم از کم ماہانہ بیلنس رکھنا ضروری نہیں ہوتا۔ ہر کھاتہ ایک مفت روپے ڈیبٹ کارڈ کے ساتھ آتا ہے، جو 2 لاکھ روپے کا حادثہ بیمہ کور فراہم کرتا ہے، اس طرح ڈیجیٹل لین دین اور مالی تحفظ کو فروغ دیتا ہے۔ کھاتہ یافتگان 10,000 روپے تک کی اوورڈرافٹ سہولت کے بھی اہل ہیں، جو ہنگامی صورت حال میں سکیورٹی فراہم کرتی ہے۔

## سی پی آئی کے وفد کی الیکشن کمشنروں سے ملاقات

نئی دہلی، 28 اگست (یو این آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) کے جنرل سکریٹری ڈی راجہ کی قیادت میں ایک وفد نے جمعرات کو یہاں الیکشن کمیشن کے دفتر میں الیکشن کمیشن کمشنروں سے ملاقات کی اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ الیکشن کمیشن سے موصولہ اطلاع کے مطابق سی پی آئی جنرل سکریٹری کی قیادت میں وفد نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور الیکشن کمشنرز ڈاکٹر سکھبیر سنگھ سندھو اور ڈاکٹر وویک جوشی سے ملاقات کی اور مختلف مسائل پر اپنی تجاویز دیں۔ کمیشن کے ساتھ یہ ملاقات مختلف قومی اور ریاستی سطح کی سیاسی جماعتوں کے قائدین کے ساتھ جاری بات چیت کا تسلسل ہے۔ کمیشن نے تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ موجودہ قانونی فریم ورک کے مطابق انتخابی عمل کو مضبوط بنانے کے مقصد سے یہ اقدام اٹھایا ہے۔ کمیشن نے بتایا کہ گزشتہ 150 دنوں کے دوران کل 4719 آل پارٹی میٹنگز ہوئیں جن میں چیف الیکٹورل آفیسرز کی 40 میٹنگز، ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسرز کی 800 میٹنگز اور الیکشن آفیسرز کی 3879 میٹنگز شامل ہیں، جس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے 28 ہزار سے زائد نمائندوں نے شرکت کی۔ الیکشن کمیشن نے اس سال مئی سے اب تک پانچ تسلیم شدہ قومی جماعتوں اور 17 ریاستی سطح کی جماعتوں سے ملاقات کی ہے۔ کمیشن نے کہا کہ باقی جماعتوں سے بات چیت کا عمل جاری ہے۔

## کانگریس سڑکوں کی نہیں، گالیوں کی پارٹی بن گئی ہے: بی جے پی

نئی دہلی، 28 اگست (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے جمعرات کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی طرف سے بہار کے دربھنگہ میں ووٹر ادھیکار یاترا کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کے لیے استعمال کیے گئے الفاظ پر اعتراض درج کیا اور کانگریس کو گالی گلوچ کرنے والی پارٹی قرار دیا۔ پارٹی کے ترجمان سمبت پاترا نے بی جے پی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی آنجہانی والدہ کے لیے جو الفاظ استعمال کیے ہیں اس نے جمہوریت کو شرمندہ کیا ہے۔ بی جے پی ترجمان نے کہا کہ بہار میں ایک یاترا چل رہی ہے اور اس یاترا میں جس طرح کی زبان استعمال کی جا رہی ہے وہ بڑے دکھ اور غصے کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں ایک حد ہوتی ہے، سشما جی نے ایک بار ایوان میں کہا تھا کہ ہم دشمن نہیں، نظریات کی بنیاد پر مخالف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس زبان کے باپ راہل گاندھی ہیں، جنہوں نے دربھنگہ ریلی کے اسٹیج سے وزیر اعظم کی ماں اور وزیر اعظم کے لیے غلط الفاظ کا استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے تقریباً 7-5 دن پہلے سے راہل گاندھی وزیر اعظم کو تو کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں۔ پاترا نے کہا کہ جس پارٹی نے خود کو جدوجہد آزادی سے جوڑا وہ گاندھی جی کی پارٹی تھی۔ لیکن، جو پارٹی آج خود کو نام نہاد انداز میں جدوجہد آزادی سے جوڑتی ہے، وہ گالیاں دینے والی جماعت بن چکی ہے۔ یہ مہاتما گاندھی کی پارٹی نہیں ہے، بلکہ نام نہاد جعلی گاندھی خاندان کی پارٹی ہے۔ پاترا نے کہا کہ آج زبان کے وقار کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی جو خود کو ہندوستانی جدوجہد آزادی سے جوڑتی ہے، راہل گاندھی کی جانب سے وزیر اعظم اور ان کی آنجہانی والدہ کے لیے استعمال کی گئی تلخ اور فحش زبان پر شرم آنی چاہیے۔ پاترا نے راہل گاندھی کی زبان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ وہ تکبر سے بھرے ہوئے ہیں۔ انہیں لگتا ہے کہ ہندوستان ان کا ہے۔ ہندوستان میں انہیں کرسی نہیں ملتی تو وہ جمہوری طور پر منتخب شخص کو گالی بھی دیتے ہیں۔

## قومی کمیشن برائے خواتین کی چیئرپرسن نے سالانہ رپورٹ "ناری 2025" جاری کردی

### رانچی، سری نگر، کولکاتہ، دہلی، فرید آباد، پٹنہ اور جے پور ہندوستان میں خواتین کے لیے سب سے زیادہ غیر محفوظ شہر

نئی دہلی، 28 اگست (یو این آئی) خواتین کے قومی کمیشن (این ڈبلیو سی) کی چیئرپرسن وجے کشور رہاٹکر نے جمعرات کو یہاں خواتین کی حفاظت سے متعلق قومی سالانہ رپورٹ اور انڈیکس ناری 2025 کا اجرا کیا۔ یہ رپورٹ پی ویلیو اینالیٹکس کے ذریعہ منعقد کی گئی تھی اور اسے گروپ آف انٹلیکچوئل اینڈ اکیڈمیشین (جی آئی اے) نے شائع کیا تھا۔ اس موقع پر مسز رہاٹکر نے عوام سے خواتین کی حفاظت کے سلسلے میں حکومت کی جاری کوششوں کو تمام ضرورت مند خواتین تک پہنچانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک کی بیٹیاں گھر کے آنگن سے لے کر عالمی سطح پر اپنا نام روشن کر رہی ہیں۔ مسز رہاٹکر نے کہا کہ آپریشن سندور میں ملک کی بیٹیوں کی بہادری نے دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارے ملک میں دنیا کے کسی بھی ملک کے مقابلے خواتین پائلٹس کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ عوامی مقامات پر خواتین کی حفاظت کی پہل کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے پچھلی دہائی میں کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لیے فوری خدمات کو بڑھایا اور مضبوط کیا ہے۔ مسز رہاٹکر نے ناری شکتی سے کہا کہ ثقافت کے تحفظ کے ساتھ ساتھ چیلنجوں کا بھی خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ بدقسمتی سے آج بھی کئی مقامات پر خواتین کی حفاظت ایک سنگین مسئلہ ہے۔ ایسے میں حکومت اور عوام کو اس مسئلے کے حل کے لیے صرف اعداد و شمار کو کم کرنے سے نہیں بلکہ ایک جامع حکمت عملی کے ساتھ آگے آنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خاص طور پر تعلیم صحت اور خواتین کی حفاظت پر توجہ دینی ہوگی، تب ہی ہم ترقی یافتہ ہندوستان کی قرارداد کو پورا کر سکیں گے۔ اس کے لیے حکومت اور سماجی تنظیموں کو اکٹھا ہونا پڑے گا۔ انہوں نے نربھیا فنڈ، خواتین کی تربیت اور دیگر سرکاری اسکیموں کو ہر ضلع اور ہر عورت تک پہنچانے کی بھی اپیل کی۔ ناری "2025" رپورٹ میں پتا چلا ہے کہ رانچی، سری نگر، کولکاتہ، دہلی، فرید آباد، پٹنہ اور جے پور ہندوستان میں خواتین کے لیے سب سے زیادہ غیر محفوظ شہر ہیں۔ جب کہ کوہیما، وشاکھاپٹنم، بھوبنیشور، آئزول، گنگٹوک، ایٹانگر اور ممبئی کا شمار ہندوستان میں خواتین کے لیے محفوظ ترین شہروں میں ہوتا ہے۔ جب کہ شہری سکیورٹی کے لحاظ سے، 40 فیصد خواتین اپنے شہروں میں بہت محفوظ نہیں" یا غیر محفوظ" محسوس کرتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، 7 فیصد خواتین نے سال 2024 میں ہراساں کیے جانے کی اطلاع دی، جو کہ این سی آر بی کے جرائم کے اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ رپورٹ 31 شہروں اور خواتین کی آواز کو سامنے لاتی ہے۔ اس موقع پر پی ویلیو کے ڈائریکٹر پرہلاد راوت، پروفیسر منجولا بترا، مونیکا اروڑہ، سیما سنگھ اور دیگر مقررین نے خواتین کی حیثیت، قانون اور حالات کا ذکر کیا۔

## اسٹاک مارکیٹوں میں فروخت جاری،

## سینسیکس تقریباً 700 پوائنٹس گر گیا

ممبئی، 28 اگست (یو این آئی) ایشیائی بازاروں سے ملے جلے اشاروں کے درمیان جمعرات کو گھریلو شیئر مارکیٹس میں گراوٹ کا سلسلہ جاری رہا۔ 30 شیئرز پر مشتمل بی ایس ای کا حساس انڈیکس سینسیکس 39.88 پوائنٹس گر کر 80754.66 پر کھلا اور 693.02 پوائنٹس گر کر 80093.52 پر آ گیا۔ خبر لکھنے کے وقت یہ کچھ بہتری کے ساتھ 431.63 پوائنٹس (0.53 فیصد) گر کر 80354.91 پر تھا۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا نفٹی 50 انڈیکس بھی 16.25 پوائنٹس کی کمی کے ساتھ 24695.80 پر کھلا۔ تادم تحریر یہ بھی 119.60 پوائنٹس یعنی 0.48 فیصد گر کر 24,592.45 پر تھا۔ آئی ٹی، ہیلتھ، فارما، بینکنگ، ریئلٹی، میٹل اور آٹو سمیت تقریباً تمام شعبوں کی کمپنیوں کے حصص میں فروخت کا زور رہا۔ صرف پائیدار کنزیومر پروڈکٹ گروپ انڈیکس سبز نشان میں چل رہا تھا۔ امریکہ کی جانب سے ہندوستانی مصنوعات پر درآمدی ڈیوٹی میں بدھ سے 25 فیصد اضافہ کرنے کا اثر مقامی اسٹاک مارکیٹوں پر دیکھا جا رہا ہے۔ سینسیکس میں ایچ ڈی ایف سی بینک، انفوسس، آئی سی آئی سی آئی بینک، ٹی سی ایس، ایچ سی ایل ٹیکنالوجیز، سن فارما، مہندرا اینڈ مہندرا، ایئرٹیل اور ٹاٹا موٹرز سمیت 20 کمپنیوں کے حصص سرمایہ کار فروخت کر رہے ہیں۔ ایٹرنل، ایل اینڈ ٹی، اڈانی پورٹس اور ایشین پینٹس سمیت 10 کمپنیوں میں خریداری جاری ہے۔

## ہندوستان اور قطر کا تجارت اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو بڑھانے پر تبادلہ خیال

نئی دہلی، 28 اگست (یو این آئی) ہندوستان اور قطر نے وفود کی سطح کی میٹنگ میں اقتصادی تعاون کے ساتھ ساتھ کاروباری مواقع کو بڑھانے اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے پر گہرائی سے بات چیت کی۔ اس ملاقات میں ہندوستانی وفد کی قیادت پیچنج چودھری نے کی اور قطری وفد کی قیادت وزیر مملکت برائے خارجہ تجارت ڈاکٹر احمد بن محمد السید نے کی۔ ملاقات کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایک پر ایک پوسٹ میں چودھری نے کہا، "اس تاریخی دو طرفہ میٹنگ میں، ہندوستان اور قطر کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری اور اسٹریٹجک تعاون کی نئی راہیں کھولنے پر گہرائی سے بات چیت ہوئی۔" چودھری نے کہا کہ دونوں فریقوں نے خاص طور پر دو طرفہ اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے، کاروباری مواقع کو بڑھانے اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں سرمایہ کاری کے مواقع کو فروغ دینے پر بات چیت کی۔ ہندوستان اور قطر کے درمیان باہمی تجارت 2024-25 میں 14.14 بلین ڈالر کی تھی جس میں ہندوستان کی برآمدات 1.68 بلین ڈالر اور درآمدات 12.46 بلین ڈالر تھیں۔ تیل اور قدرتی گیس کے علاوہ، ہندوستان قطر سے یوریا، امونیا، ایتھیلین، پروپیلین اور پولی تھیلین جیسی مصنوعات کا ایک بڑا درآمد کنندہ ہے۔ قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد الثانی نے فروری میں ہندوستان کا دورہ کیا اور صدر دروپدی مرمو سے ملاقات کے علاوہ وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ دو طرفہ میٹنگ کی۔ اس دورے کے دوران، دونوں فریقوں نے اعلیٰ سطحی ملاقاتوں اور سرکاری سطح پر بات چیت کے طریقہ کار کو مضبوط بنانے پر اتفاق کیا تھا۔

## مہاراشٹر کے ویرار میں چار منزلہ عمارت گرنے سے 17 ہلاک،

### ریسکیو آپریشن جاری، زخمی مختلف اسپتالوں میں داخل

ممبئی، 28 اگست (یو این آئی) ممبئی سے تقریباً 30 کلومیٹر دور ویرار میں بدھ کی صبح چار منزلہ عمارت کا پچھلا حصہ گرنے کے واقعے میں کم از کم 17 افراد ہلاک ہو گئے جبکہ نو افراد کو کامیابی سے بچا لیا گیا۔ واقعہ تقریباً 12:05 بجے پیش آیا۔ وسائی ویرار میونسپل کارپوریشن نے بعد میں تصدیق کی کہ 2012 میں تعمیر کی گئی یہ عمارت غیر قانونی تھی اور اس میں تقریباً 50 فلیٹ تھے، جن میں سے 12 اس حصے میں واقع تھے جو منہدم ہو گیا۔ ہلاک ہونے والوں میں 24 سالہ آروہی اومکار جوول اور اس کی ایک سالہ بیٹی اتکرشا شامل ہیں۔ نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس اور مقامی میونسپل حکام کی ٹیمیں 30 گھنٹے سے زیادہ سے ریسکیو آپریشن میں مصروف ہیں اور بڑے پیمانے پر ملبہ ہٹانے کے لیے بھاری مشینری کا استعمال کر رہی ہیں۔ ابتدائی طور پر گنجان ماحول کی وجہ سے ملبہ ہٹانے میں تاخیر ہوئی، جس کے باعث ٹیمیں دستی طور پر کام کرنے پر مجبور ہوئیں۔ ضلع کلکٹر اندو رانی جاکھڑ نے تصدیق کی کہ بعض متاثرین اب بھی ملبے کے نیچے دبے ہو سکتے ہیں۔ اب تک متاثرین میں سے سات افراد کی شناخت کر لی گئی ہے، جن میں آروہی اور اس کی بیٹی کے ساتھ لکشمن کسکو سنگھ (26، دنیش پرکاش سپکل (43، سپریا نیوالکر (38، اس کے بیٹے ارنا و نوالکر (11 اور پاروتی سپکل شامل ہیں۔ بے گھر ہونے والے خاندانوں کو چندنسر سماجمندر منتقل کیا گیا ہے جہاں میونسپل اہلکار انہیں خوراک، پانی اور طبی امداد فراہم کر رہے ہیں۔ حادثے کے فوری بعد قانونی کارروائی بھی عمل میں آئی اور عمارت کے بلڈر نتیل گوپی ناتھ سائیں کو وی وی ایم سی کی شکایت پر گرفتار کر لیا گیا۔ زمین کے مالک کے خلاف مہاراشٹر ریجنل اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایکٹ کی دفعہ 52، 53، 54 اور بھارتیہ نیا سنہتا کی دفعہ 105 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ہر مرنے والے کے خاندان کے لیے پانچ لاکھ روپے کی امداد کا اعلان کرتے ہوئے متاثرین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔

## تین دہشت گرد نیپال کے راستے بہار میں داخل، پولیس کا ہائی الرٹ جاری

پٹنہ، 28 اگست (یو این آئی) نیپال کے راستے بہار میں تین دہشت گردوں کے داخل ہونے کے بعد پوری ریاست میں ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ پولیس ہیڈکوارٹرز ذرائع سے موصولہ اطلاع کے مطابق پاکستان کی دہشت گرد تنظیم جیش محمد کے تین دہشت گرد نیپال کے راستے بہار میں داخل ہوئے ہیں۔ ان میں حسنین علی (راولپنڈی)، عادل حسین (عمرکوٹ) اور محمد عثمان (بہاولپور) شامل ہیں۔ پولیس نے تینوں دہشت گردوں کے نام اور تصاویر پبلک کر دی ہیں۔ ان کے پاسپورٹ سے متعلق معلومات بھی شیئر کی گئی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ دہشت گرد اگست کے دوسرے ہفتے میں کھٹمنڈو پہنچے اور تیسرے ہفتے میں نیپال کی سرحد سے بہار میں داخل ہوئے۔ شبہ ہے کہ وہ کسی بڑی واردات کو انجام دینے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ پولیس ہیڈکوارٹرز نے تمام اضلاع کو الرٹ کر دیا ہے۔ پولیس نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی مشکوک سرگرمی یا کسی بھی جانکاری کی فوری طور پر مقامی تھانے یا پولیس ہیلپ لائن پر اطلاع دیں۔ اس وقت تمام سکیورٹی ادارے تینوں دہشت گردوں کی تلاش میں مصروف ہیں۔ انٹیلی جنس ایجنسیوں کا خیال ہے کہ یہ دہشت گرد ملک کے کسی بھی حصے میں کسی بڑی واردات کو انجام دے سکتے ہیں۔ یو این آئی۔ م ا ع

## کریالہ میں تیزاب پینے کی وجہ سے ایک ہی کنبہ کے تین افراد ہلاک

کاسرگوڈ، 28 اگست (یو این آئی) کیرالہ کے انبالہ تھارا کے قریب پرکلائی میں جمعرات کے روز تیزاب پینے سے ایک ہی کنبہ کے تین افراد کی موت ہوگئی اور دوسرے کی حالت نازک ہے۔ مرنے والوں کی شناخت کسان او گوپی (58، اس کی اہلیہ اندرا (55 اور بیٹے رانجیش (37 کے طور پر کی گئی ہے۔ متوفی جوڑے کے ایک اور بیٹے راکیش کو تشویشناک حالت میں کنور گورنمنٹ میڈیکل کالج پریارم میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق صبح ساڑھے تین بجے کنبہ کے ایک فرد نے پڑوسیوں کو اطلاع دی کہ گھر کے چار افراد نے تیزاب پی لیا ہے، جس کے بعد وہ گھر پہنچے اور انبالہ تھارا پولیس کو اطلاع دی۔ چاروں ارکان کو قریبی اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے تین افراد کو مردہ قرار دے دیا گیا۔ معاملے کی ابتدائی تفتیش میں مالی مجبوریوں کو بنیادی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ تاہم پولیس نے غیر فطری موت کا معاملہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

## کرناٹک کے یادگیر ضلع میں نویں جماعت کی طالبہ نے بچے کو جنم دیا

یادگیر، 28 اگست (یو این آئی) کرناٹک کے یادگیر ضلع کے شاہ پور میں ایک رہائشی اسکول کی نویں جماعت کی طالبہ نے بیت الخلا میں بچے کو جنم دیا، طالبہ اور نومولود دونوں کو شاہ پور کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے اور فی الحال زچہ و بچہ دونوں محفوظ ہیں۔ کرناٹک چائلڈ رائٹس پروٹیکشن کمیشن کے رکن ششیدھر کوسامبے نے کہا کہ مقامی حکام نے ابتدائی طور پر معاملے کو دبانے کی پوری کوشش کی تھی، لیکن معاملہ کمیشن کی نوٹس میں آیا، جس کے بعد کمیشن نے از خود نوٹس لیا، شکایت درج کرائی، اسکول کا دورہ کیا اور تفصیلی رپورٹ تیار کی۔ اسکول انتظامیہ نے لڑکی کے حاملہ ہونے پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ممکنہ طور پر بچپن کی شادی کا معاملہ ہو سکتا ہے۔ اسکول انتظامیہ کا یہ بھی کہنا تھا کہ انہوں نے اس حوالے سے بچی کے والدین کو بھی آگاہ کر دیا ہے۔ مسٹر کوسامبے نے اسکول انتظامیہ کی لاپروائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ نہ صرف لڑکی کی پرائیویسی کی خلاف ورزی ہے، بلکہ اس سے لڑکی کی صحت بھی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔

## کرناٹک کے بعد ہم لوک سبھا اور ہریانہ انتخابات میں

### بھی ووٹ چوری کا پردہ فاش کریں گے: راہل گاندھی

ریگا (سیتامڑھی)، 28 اگست (یو این آئی) اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کو کہا کہ کرناٹک میں ووٹ چوری کے ثبوت ملے ہیں، جس کی وجہ سے انڈیا اتحاد بہار میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور الیکشن کمیشن کی ملی بھگت کو بے نقاب کرنے میں کامیاب رہی ہے اور جلد ہی 2024 کے لوک سبھا اور ہریانہ اسمبلی انتخابات میں ووٹ چوری کو پورے ثبوت کے ساتھ بے نقاب کیا جائے گا۔ مسٹر گاندھی نے سیتامڑھی ضلع کے ریگا بلاک میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکز میں بی جے پی حکومت عوام کی منتخب حکومت نہیں ہے، یہ ووٹ چوری سے بنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرناٹک اور مہاراشٹر میں ووٹ چوری کے انکشاف کے بعد بہار میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر کانگریس نے اپنے اتحادیوں کے ساتھ ووٹر رائٹس یاترا نکالی ہے تاکہ ریاست میں رائے دہندگان کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جلد ہی ان کی پارٹی ثبوت کے ساتھ 2024 کے لوک سبھا اور ہریانہ اسمبلی انتخابات میں ووٹ چوری کا انکشاف کرے گی۔ کانگریس کے سینئر لیڈر نے کہا کہ بہار کی ووٹر لسٹ سے جن 65 لاکھ لوگوں کے نام حذف کیے گئے ہیں، ان میں کوئی امیر شخص نہیں ہے اور تمام متاثرہ نام غریب، محروم اور استحصال زدہ لوگوں کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن ملک میں جمہوریت کو ختم کر کے بادشاہت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امیروں کے پاس بہت کچھ ہے لیکن غریب کے پاس اپنی شناخت اور حقوق کے تحفظ کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے ان کا ووٹ کا حق جس کی وجہ سے مضبوط حکومتیں بھی گر جاتی ہیں۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ بہار کے لوگوں میں دیگر ریاستوں کے مقابلے سیاسی بیداری زیادہ ہے اور انہیں بے وقوف بنانا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں دورہ کرتے ہوئے مجھے بہاریوں کی سیاسی وابستگی کا یقین ہو گیا ہے اور بی جے پی چاہے کتنی ہی کوشش کر لے، ریاست میں ایک ووٹ بھی چوری نہیں ہونے دیا جائے گا۔

## ٹرمپ ٹیرف کا ہندوستان۔ اسرائیل تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اسرائیلی سفیر

نئی دہلی/ 28 اگست/ ایم این این/ ہندوستان میں اسرائیلی سفیر، ریوین آزر نے جمعرات کو تل ابیب کی جانب سے گندے پانی کے انتظام کے لیے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال پر روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ ٹیکنالوجیز ہندوستان کے ساتھ بھی شیئر کی جا رہی ہیں۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے ریوین آزر نے کہا کہ اسرائیل میں 95 فیصد سے زیادہ گندے پانی کو مختلف ٹیکنالوجیز کے ذریعے ٹریٹ کیا جا رہا ہے۔ پانی کی ضروری سطح کی فراہمی کے لیے، ہم آبپاشی کے نظام اور انتظامی تکنیکوں کے ذریعے پانی کی کارکردگی پر توجہ دے رہے ہیں جو پانی کو رسنے سے روکتے ہیں۔ مزید برآں، ہم گندے پانی کی صفائی میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ اسرائیل میں 95% سے زیادہ گندے پانی کو صاف کیا جا رہا ہے، اور ہم اسے زراعت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہماری فصلوں کا 70% ری سائیکلنگ ریگولیٹ ہو رہا ہے۔ وہ دہلی میں ساؤتھ ایشیا واٹر ایکسپو میں شرکت کر رہے تھے۔ ریوین آزر نے کہا کہ آبپاشی، صاف کرنے، صاف کرنے اور نیٹ ورکس کے انتظام کے امتزاج سے اسرائیل اپنی ضروریات پوری کرنے اور اپنے پڑوسیوں کی مدد کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ ہم اپنی شہری کھپت کو زیادہ پانی فراہم کرنے کے لیے ڈی سیلینیشن پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں کیونکہ اسرائیل میں آبادی میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ آبپاشی اور نیٹ ورکس کے انتظام، پیوریفیکیشن اور ڈی سیلینیشن کے اس طرح کے امتزاج سے، ہم نہ صرف اپنے لیے بلکہ اپنے پڑوسیوں کے لیے بھی پانی فراہم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں یہ ٹیکنالوجیز مشترک کہ ہیں۔ امریکہ کی طرف سے ہندوستانی درآمدات پر لگائے گئے 50 فیصد ٹیرف پر بات کرتے ہوئے سفیر نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ یہ ایک عارضی مسئلہ ہے جسے حل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا، "مجھے امید ہے کہ یہ ایک عارضی مسئلہ ہے جو حل ہو جائے گا کیونکہ میرے خیال میں تعاون جاری رکھنے کے لیے ممالک کا مشترکہ مفاد ہے۔

## کرناٹک میں دھرم استھل معاملے میں چنیا کی سرگرمیوں کا انکشاف

### لاشوں کو اجتماعی طور پر دفنانے کے معاملے میں ایک چونکا دینے والا انکشاف

منگلورو، 28 اگست (یو این آئی) کرناٹک کے منگلورو کے دھرم استھل میں لاشوں کو اجتماعی طور پر دفنانے کے معاملے میں ایک چونکا دینے والا انکشاف ہوا ہے کہ دھرم استھل سے کھوپڑیاں خریدنے دوران اس معاملے کا مرکزی ملزم چنیا، مہیش شیٹی تمرودی کے گھر پر ٹھہرا ہوا تھا۔ یہ انکشاف سماجی کارکن گریش متنور نے کیا ہے۔ متنور کے مطابق چنیا اس بات پر بضد تھا کہ اسے صرف تمرودی کے گھر ہی رہنا ہے اور پچھلے دو برسوں سے وہ بار بار پولیس کے پاس لے جانے کی درخواست کر رہا تھا۔ اس انکشاف نے ایک سنگین سوال پیدا کر دیا ہے کہ چنیا کو پناہ کس نے دی اور کیوں دی؟ جس سے تفتیش میں ایک نیا موڑ آ گیا ہے۔ چنیا، جسے عدالت میں پیش کیا گیا، اب اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) کی سخت تفتیش میں ہے، جس سے اس کی سرگرمیوں اور تعلقات کے ہر پہلو سے تفتیش کی امید پیدا ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں متنور نے ایس آئی ٹی پر زور دیا کہ وہ جامع اور منصفانہ تحقیقات کرے۔ سچائی کو سامنے لانے میں مدد کرنے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر ایس آئی ٹی ہمیں بلائے گی تو ہم ان کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے اور انہیں تمام معلومات فراہم کریں گے۔ متنور نے کہا کہ چنیا نے پہلے بھی تفتیش کاروں کو خوف کی وجہ سے غلط جگہ بتائی تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کئی لاشیں دفن کی گئی تھیں۔ چنیا کے رشتہ دار اکثر تمرودی کے گھر آتے تھے۔ چنیا کی جو بھی میٹنگیں ہوتی تھیں وہیں منعقد ہوتی تھیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس گھر نے ان کی سرگرمیوں میں اہم رول ادا کیا تھا۔ چنیا معاملے نے عوام میں غم و غصہ پیدا کر دیا ہے اور لوگ پوچھ رہے ہیں کہ چنیا کو کیوں پناہ دی گئی؟ وہ کس سے مل رہا تھا؟ کتنا بڑا اور وسیع نیٹ ورک اس کی حمایت کر رہا تھا؟ مبصرین کا خیال ہے کہ ایس آئی ٹی کی مکمل جانچ ہی دھرم استھل میں لاشوں کو دفنانے کے معاملے کی پوری سچائی کو سامنے لا سکتی ہے

## بھارت اور سنگاپور نے بھارت بین الاقوامی ثالثی مرکز

### کے زیر اہتمام اعلیٰ سطحی مذاکرات کے ذریعے ثالثی کے تعلقات کو مضبوط کیا

سنگاپور/ 28 اگست/ ایم این این/ انڈیا انٹرنیشنل آربیٹریشن سینٹر (آئی آئی اے سی) نے سنگاپور کنونشن ویک 2025 کے دوران 28 اگست 2025 کو ہندوستان سے متعلق تنازعہ میں ثالثوں کا انتخاب' کے موضوع پر ایک خصوصی اجلاس کا انعقاد کیا۔ اس مکالمے میں ہندوستان اور سنگاپور کے سینئر عہدیداروں نے عالمی تنازعات کے حل کے مستقبل کی تشکیل میں دونوں ممالک کے اہم کردار پر تبادلہ خیال کیا۔ کلیدی خطبہ دیتے ہوئے، قانون اور انصاف کے مرکزی وزیر (آزادانہ چارج) جناب ارجن رام میگھوال نے روایتی کمیونٹی ثالثی کے طریقوں سے لے کر ثالثی ایکٹ 1940 اور ثالثی اور مصالحتی ایکٹ 1996 تک ہندوستان میں ثالثی کی گہری تاریخی جڑیں تلاش کیں۔ عالمی ثالثی کا مرکز بننے کے ہندوستان کے عزائم کی تصدیق کرتے ہوئے، انہوں نے کرشنا کو پہلے ثالث کے طور پر حوالہ دیتے ہوئے ہندوستانی روایت سے بھی فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری اصلاحات کا مقصد ایک شفاف، موثر اور عالمی معیار کا ثالثی ماحولیاتی نظام بنانا ہے۔ اس سفر میں سنگاپور ایک قابل قدر شراکت دار ہے۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں، ڈریو اینڈ نیپیئر ایل ایل سی کے چیئرمین جناب جمی یم نے پورے ایشیا اور اس سے آگے ہندوستان کے تاریخی اور مسلسل اثر و رسوخ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ہندوستان کے ساتھ سنگاپور کے بڑھتے ہوئے اقتصادی اور قانونی تعلقات کو نوٹ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ 2020-2024 کے درمیان سنگاپور انٹرنیشنل آربیٹریشن سینٹر (ایس آئی اے سی) ایشیا کے معروف ثالثی مرکز اور عالمی سطح پر دوسرے نمبر پر ابھرا، جس میں ہندوستانی قانون کو اکثر تنازعات میں گورننگ قانون کے طور پر منتخب کیا جاتا ہے۔ جناب یم نے زور دے کر کہا کہ ثالث کی تقرری اس بڑھتے ہوئے تعاون کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے اور انہوں نے ثالثی میں ہندوستان-سنگاپور تعاون کو گہرا کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر بات چیت کا خیر مقدم کیا۔

## نکسلیوں نے تعلیمی سفیر لکشمن بارسے کا کیا قتل

سکما، 28 اگست (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے سکما ضلع کے جگرگنڈہ تھانہ علاقہ کے سلگیر میں بدھ کی شام نکسلیوں نے تعلیمی سفیر لکشمن بارسے پر تیز دھار ہتھیار سے حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ متوفی کی عمر تقریباً 30 برس بتائی جا رہی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق لکشمن بارسے اصل میں بیجاپور ضلع کے گاؤں پیکرا پلی کے رہنے والے تھے اور فی الحال سلگیر کے منڈی مرکا میں تعلیمی سفیر تھے۔ نکسلیوں نے انہیں پولیس کا مخبر ہونے کے الزام میں قتل کر دیا، حملے کے دوران لکشمن کے اہل خانہ انہیں بچانے کے لیے آگے بڑھے، جنہیں نکسلیوں نے بے رحمی سے مارا پیٹا۔ جگرگنڈہ پولیس نے بتایا کہ واقعے کی اطلاع ملتے ہی سکیورٹی فورس موقع واردات کے لیے روانہ ہوگئی اور جلد ہی سرکاری بیان جاری کیا جائے گا۔ پولیس اس حملے کو نکسلیوں کی بزدلانہ کارروائی قرار دے رہی ہے اور علاقے میں ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھ رہی ہے۔

## کمیشن نے بچوں سے زیادتی سے متعلق خبر کا از خود نوٹس لیا

نئی دہلی، 28 اگست (یو این آئی) (قومی انسانی حقوق کمیشن نے اتراکھنڈ کے رڑکی ضلع میں ایک مسجد کے امام کے ذریعہ سات سالہ بچے کے ساتھ مبینہ طور پر نازیبا فعل کے معاملے کا از خود نوٹس لیا ہے اور اس سلسلے میں ریاستی انتظامیہ سے رپورٹ طلب کی ہے۔ اتراکھنڈ کے ضلع رڑکی کے جھبریڑا علاقے میں 20 اگست کو مسجد کے امام کے ایک بچے کو جنسی زیادتی کا شکار بنانے کے حوالے سے 22 اگست کی میڈیا رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ متاثرہ بچہ مسجد میں پڑھنے گیا تھا۔ امام نے لڑکے کو زبردستی اپنے کمرے میں لے جا کر اس کے ساتھ گھناؤنا فعل کیا۔ امام نے متاثرہ کو دھمکی دی کہ اگر اس نے واقعے کے بارے میں کسی کو بتایا تو وہ جان سے مار دے گا، تاہم بچہ گھر پہنچا اور اپنے گھر والوں کو واقعے سے آگاہ کیا۔ کمیشن نے کہا ہے کہ اگر خبر سچ ہے تو یہ متاثرہ کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا سنگین معاملہ ہے۔

# عمرہ زائرین کے لیے خوشخبری، ایک بڑی سہولت بالکل مفت فراہم

ریاض، 28 اگست (یو این آئی) عمرہ زائرین کے لیے خوشخبری ہے کہ اب انہیں دوران عمرہ ایک بڑی سہولت بالکل مفت فراہم کی جائے گی۔ ماہ ربیع الاول میں پاکستان سمیت دنیا بھر سے زائرین کی بڑی تعداد عمرہ ادائیگی کے لیے مکہ مکرمہ پہنچ رہی ہے۔ ان کے لیے خوشخبری ہے کہ حرمین انتظامیہ کی جانب سے انہیں ایک عمرہ کے ایک اہم رکن کی سہولت مفت فراہم کی گئی ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق حرمین انتظامیہ کی جانب سے عمرہ ادائیگی کے بعد مرد زائرین کو حرم مکہ میں مفت بال کٹوانے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ یہ سہولت صفا اور مروہ کے قریب فراہم کی گئی ہے اور اس سے سینکڑوں عمرہ زائرین مستفید ہو رہے ہیں۔ حرمین انتظامیہ کی جانب سے صفا مروہ کے قریب زائرین کی آگہی کے لیے اس پیشکش مشتہر بورڈ بھی لگائے گئے ہیں۔ تاہم خواتین کا مذکورہ علاقے میں داخلہ منع ہے۔ واضح رہے کہ عمرہ ادائیگی کا سب سے آخری اور لازمی رکن حلق (سر منڈوانا) یا قصر (ایک چوتھائی سر کے بالوں کے برابر بال کٹوانا) یہ حکم مرد عمرہ زائرین کے لیے ہے۔ اس کے بغیر وہ احرام نہیں اتار سکتے اور نہ ہی اس کی پابندیوں سے باہر آسکتے ہیں۔

# جنوبی کوریا کے اسکولوں میں موبائل فونز اور ڈیجیٹل ڈیوائسز کے استعمال پر پابندی عائد

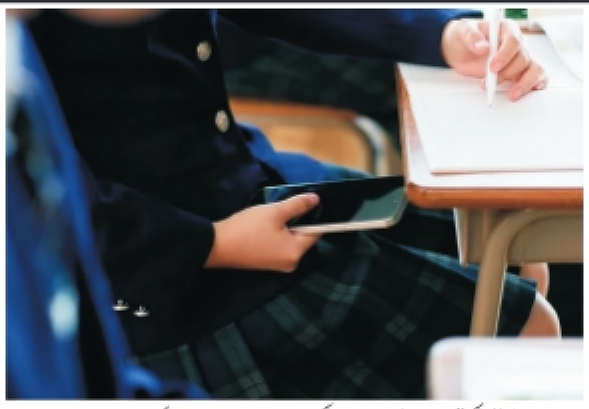

سیئول، 28 اگست (یو این آئی) جنوبی کوریا میں ایک بل منظور کر لیا گیا ہے، جس کے تحت ملک بھر کے اسکولوں میں کلاس رومز کے اندر موبائل فونز اور دیگر ڈیجیٹل ڈیوائسز کے استعمال پر پابندی عائد کردی گئی ہے، ملک میں نوجوانوں میں سوشل میڈیا کے زیادہ استعمال کے اثرات پر تشویش بڑھ رہی ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق یہ پابندی آئندہ سال مارچ سے نافذ العمل ہوگی، جس کے ساتھ ہی جنوبی کوریا ان ممالک میں شامل ہوگیا ہے، جو کم عمر افراد کے درمیان اسمارٹ فونز اور سوشل میڈیا کے استعمال کو محدود کر رہے ہیں۔ حالیہ دنوں میں آسٹریلیا نے نوعمر افراد کے لیے سوشل میڈیا پر اپنی پابندی کو مزید وسعت دی ہے، جولائی میں سامنے آنے والی ایک تحقیق کے مطابق نیدرلینڈ کے اسکولوں میں موبائل فون پر پابندی نے طلبہ کی توجہ میں بہتری پیدا کی ہے۔ سروے ظاہر کرتے ہیں کہ جنوبی کوریا دنیا کے سب سے زیادہ ڈیجیٹل طور پر جڑے ہوئے ممالک میں شامل ہے۔ امریکا کے پیو ریسرچ سینٹر کے مطابق 2022 اور 2023 میں کیے گئے ایک جائزے میں 99 فیصد جنوبی کوریائی عوام آن لائن ہیں، جب کہ 98 فیصد اسمارٹ فون رکھتے ہیں، جو زیر مطالعہ 27 ممالک میں سب سے زیادہ شرح ہے۔ بدھ کے روز پارلیمنٹ میں اس بل کو دونوں بڑی جماعتوں کی حمایت حاصل رہی۔ اپوزیشن پیپلز پاور پارٹی کے رکن اسمبلی اور بل کے معاون چو جنگ ہن نے کہا کہ ہمارے نوجوانوں کی سوشل میڈیا کی لت اب خطرناک سطح تک پہنچ چکی ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ ہمارے بچوں کی ہر صبح آنکھیں سرخ ہوتی ہیں، وہ رات 2 یا تین بجے تک انسٹاگرام پر لگے رہتے ہیں۔ تعلیم کی وزارت کے گزشتہ سال کیے گئے ایک سروے کے مطابق تقریباً 37 فیصد مڈل اور ہائی اسکول کے طلبہ نے کہا کہ سوشل میڈیا اُن کی روزمرہ زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے، جب کہ 22 فیصد نے اعتراف کیا کہ اگر وہ سوشل میڈیا تک رسائی حاصل نہ کرسکیں تو انہیں بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ جنوبی کوریا کے بہت سے اسکول پہلے ہی اسمارٹ فون کے استعمال پر اپنی حدود مقرر کرچکے ہیں، اور اب یہ بل ان پابندیوں کو باضابطہ بنا رہا ہے۔ ڈیجیٹل ڈیوائسز کا استعمال اب بھی معذور طلبہ یا تعلیمی مقاصد کے لیے کیا جاسکے گا۔ البتہ کچھ نوجوانوں کی فلاحی تنظیموں نے اس پابندی کی مخالفت کی ہے، اُن کا کہنا ہے کہ یہ بچوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوگی۔

# ترکیہ میں خوشیاں غم میں تبدیل، شادی پر ہوائی فائرنگ سے دولہے ہلاک

انقرہ، 28 اگست (یو این آئی) ترکی کے شمالی علاقے میں خوشیاں غم میں بدل گئیں، شادی کے موقع پر کی جانے والی ہوائی فائرنگ دولہے کی جان لے گئی۔ ترک میڈیا کے مطابق 23 سالہ دولہا علی اپنی شادی کے بعد دلہن کے ساتھ گھر جا رہا تھا کہ اسی دوران فائرنگ کا نشانہ بن گیا، فائرنگ مبینہ طور پر دلہن کی رشتہ دار خاتون نے کی تھی۔ واقعے کے بعد 47 سالہ خاتون کو حراست میں لے لیا گیا، جبکہ اس کے گھر کے باغ سے دو غیر قانونی پستول بھی برآمد ہوئیں، پراسیکیوٹرز نے واقعے کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔ گزشتہ ہفتے بھی ترکی کے شمال مشرقی صوبے طرابزون میں شادی سے قبل کی گئی ہوائی فائرنگ کے نتیجے میں ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہوگئے تھے۔

# یہودی نسخے کی نمائش کی آمدنی غزہ کیلیے وقف، بوسنیا کے میوزیم کا اظہار یکجہتی

سراجیوو، 28 اگست (یو این آئی) بوسنیا کے قومی میوزیم نے یہودی نسخے کی نمائش سے حاصل ہونے والی آمدنی غزہ کے عوام کے لیے وقف کر کے اظہار یکجہتی کردیا۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق بوسنیا کے قومی میوزیم نے اعلان کیا ہے کہ ایک تاریخی یہودی نسخے سرائیوو ہاگادا کی نمائش سے حاصل ہونے والی آمدنی غزہ کے عوام کو دی جائے گی، یہ نسخہ دنیا کے قیمتی مذہبی مسودات میں شمار ہوتا ہے اور درمیانی دور سے تعلق رکھتا ہے۔ میوزیم کے ڈائریکٹر مرساد سیاریچ نے کہا کہ یہ فیصلہ فلسطینی عوام کی حمایت کے لیے کیا گیا ہے جو اسرائیل کے ہاتھوں ظلم و جبر کا شکار ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے ایک طرف کا انتخاب ضرور کیا ہے کیونکہ غیر جانبدار رہنا بھی ظلم کا ساتھ دینے کے مترادف ہے۔ میوزیم کے اس فیصلے پر دنیا بھر کے یہودی اداروں نے سخت تنقید کی ہے، نیویارک کی اینٹی ڈیفیمیشن لیگ نے اسے ایک مذہبی ورثے کی سیاست میں مداخلت قرار دیا۔ تاہم، میوزیم ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ انہیں دنیا بھر کے کئی یہودی افراد سے حمایت کے پیغامات بھی موصول ہوئے ہیں۔ سرائیوو ہاگادا نایاب نسخہ سن 1350 میں اسپین کے شہر بارسلونا کے قریب لکھا گیا تھا، 1492 میں جب یہودیوں کو اسپین سے نکالا گیا تو یہ کتاب سراجیوو لائی گئی۔ یہ نسخہ نازی دور کے قبضے اور بوسنیا کی 1990 کی دہائی کی جنگ کے دوران بھی محفوظ رہا، اس کی تصاویر اور کہانیاں کائنات کی تخلیق اور بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کی داستان بیان کرتی ہیں۔ بوسنیا کی یہودی کمیونٹی کے صدر جیکب فنسی نے اس فیصلے کو غیر معمولی اور توہین آمیز قرار دیا اور کہا کہ اس سے سراجیوو اور اس کتاب کی کثیر الثقافتی پہچان کو نقصان پہنچے گا۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ انہوں نے اس فیصلے کے خلاف تو کئی آوازیں سنیں لیکن کسی نے تعریف نہیں کی۔ میوزیم میں آنے والے کچھ غیر ملکی سیاحوں نے اس فیصلے کو فلسطینی عوام کی حمایت کے طور پر سراہا، جب کہ کچھ نے کہا کہ دنیا میں دیگر جگہوں پر بھی لوگ مشکلات کا شکار ہیں۔ غزہ میں جاری جنگ کے نتیجے میں اسرائیل کے مطابق 1,163 اسرائیلی ہلاک ہوچکے ہیں جب کہ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اسرائیلی حملوں میں اب تک 62 ہزار 895 فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔

# پاکستانی نژاد ظفر اقبال برمنگھم کے 15 ویں لارڈ میئر

برمنگھم، 28 اگست (یو این آئی) پاکستانی مقبوضہ کشمیر کے علاقے چکسواری میں پیدا ہونے والے ظفر اقبال نے برمنگھم کے 15 ویں لارڈ میئر بننے کا اعزاز کیسے حاصل کیا اس جدوجہد کی ایک الگ ہی داستان ہے۔ ظفر اقبال نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے میں ہی حاصل کی اور محض 10 سال کی عمر میں اپنے بہتر مستقبل کیلیے والدین کے ہمراہ برطانیہ چلے گئے۔ انہوں نے اپنی تعلیم کا سلسلہ انگلینڈ کے ویسٹ مڈلینڈز کے علاقے برمنگھم میں جاری رکھا اور آج 55 سال بعد اسی شہر کے لارڈ میئر منتخب ہوگئے۔ اے آر وائی نیوز برمنگھم کے نمائندے عادل اعظم سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ کہ جب میں یہاں 1970 آیا تھا تو مجھے انگلش بالکل بھی نہیں آتی تھی، میرے لیے انگلش بولنا سمجھنا اور لکھنا ناممکن تھا۔ بہرحال 16 سال کی عمر میں اسکول چھوڑ دیا، ڈسلیکسیا کے مرض میں مبتلا ہونے کے سبب وہ تعلیم کا سلسلہ برقرار نہ رکھ سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ اسکول کو خیر باد کہنے کے بعد میں نے پہلی نوکری کی جس کے بعد یہ سلسلہ آج تک یونہی چل رہا ہے۔ اس دوران میں نے ایک دن میں دو ملازمتیں بھی کیں۔ ظفر اقبال نے بتایا کہ میں نے بہت سے سماجی کام بھی کیے جس کا سلسلہ آج بھی جاری ہے شروع کے 20 سال میں نے نابینا افراد کی فلاح و بہبود کیلیے کام کرنے والی بلائنڈ ایسوسی ایشن کیلیے خدمات انجام دیں۔ اس طرح کی ایک اور سماجی تنظیم جو اسپیشل بچوں کی دیکھ بھال کرتی تھی اس میں خدمات انجام دیں اور بعد ازاں اسی وجہ سے میں میدان سیاست میں آ گیا۔ ان خدمات کی بدولت میرا حلقہ احباب بھی وسیع ہوتا گیا اور پھر میں کونسل کا رکن منتخب ہوگیا اور آج یہ بات میرے لیے باعث فخر ہے کہ اس عظیم شہر برمنگھم کا لارڈ میئر ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری تعلیم تو بہت زیادہ نہیں لیکن میں نے محنت بہت کی نوجوان نسل کو میرا پیغام یہی ہے کہ دل کھول کر اور پورے جی جان کے ساتھ محنت کریں چاہے آپ کسی بھی شعبے میں ہوں۔

# شاہ سلمان بن عبدالعزیز کا اعضا عطیہ کرنے پر 200 شہریوں کو تمغہ دینے کا اعلان

ریاض، 28 اگست (یو این آئی) سعودی عرب میں خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے اعضا کا عطیہ کرنے پر دو سو شہریوں کو تیسرے درجے کا تمغہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق شاہ سلمان کی طرف سے اعضا کا عطیہ کرنے والوں کو تمغے کے علاوہ اسناد بھی دی جائیں گی۔ رپورٹس کے مطابق یہ اعزاز اس بات کا عملی اظہار ہے کہ سعودی قیادت انسانی اور قومی نوعیت کی ان پہل قدمیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو انسانی جانوں کو بچانے اور اعضا کے عطیہ کی ثقافت کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوں۔ واضح رہے کہ سعودی عرب میں ضرورت مند مریضوں کے لیے خون کا عطیہ دینے کی مہم بھی وقتاً فوقتاً چلائی جاتی ہے۔ اس سے قبل عرب وزرائے داخلہ کونسل کی جانب سے خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز کو اعلیٰ ترین درجے کا شہزادہ نایف ایوارڈ برائے عرب امن سے نوازا گیا۔ خادم حرمین شریفین کو یہ ایوارڈ عرب معاشرے کے لیے کی گئی بے مثال امن کوششوں کو سراہتے ہوئے دیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ شہزادہ عبدالعزیز بن سعود بن نایف نے خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کو نوازا جانے والا ایوارڈ وصول کیا، جنہوں نے تیونس میں منعقدہ عرب وزرائے داخلہ کونسل کے 41 ویں اجلاس میں شرکت کی۔

# جاپان میں ماؤنٹ فوجی کے ممکنہ آتش فشاں دھماکے کی تیاری، اے آئی ویڈیو جاری

ٹوکیو، 28 اگست (یو این آئی) (جاپان کی حکومت نے ایک اے آئی سے تیار کردہ ویڈیو جاری کی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ اگر ملک کا مشہور پہاڑ اور فعال آتش فشاں ماؤنٹ فوجی پھٹ جائے تو دارالحکومت ٹوکیو پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح اچانک دھوئیں کے بادل ماؤنٹ فوجی سے اٹھتے ہیں اور چند گھنٹوں میں راکھ ٹوکیو شہر تک پہنچ جاتی ہے۔ گاڑیاں، عمارتیں اور فضا سیاہ آتش فشانی ذرات سے بھر جاتی ہے، جس سے روزمرہ زندگی، صحت اور معیشت شدید متاثر ہوتی ہے۔ یہ ویڈیو ٹوکیو میٹروپولیٹن گورنمنٹ کے ڈیزاسٹر پریوینشن ڈویژن نے جاری کی ہے تاکہ شہریوں کو کسی بھی ممکنہ آفت کے لیے تیار کیا جا سکے۔ حکام کے مطابق آتش فشاں کی راکھ ٹوکیو تک صرف دو گھنٹوں میں پہنچ سکتی ہے، جس سے بجلی، ٹرانسپورٹ اور خوراک کی ترسیل میں بڑے پیمانے پر رکاوٹ آسکتی ہے۔ حکام نے بتایا کہ اگر ماؤنٹ فوجی دوبارہ پھٹتا ہے تو تقریباً 1.7 ارب مکعب میٹر آتش فشانی راکھ پیدا ہوسکتی ہے، جس میں سے کروڑوں مکعب میٹر سڑکوں، گھروں اور دیگر مقامات پر جمع ہوجائے گی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ راکھ لکڑی کے کمزور مکانات کو منہدم کرسکتی ہے جبکہ ریل اور سڑکوں پر ٹریفک کو مکمل طور پر معطل کرسکتی ہے۔ ویڈیو میں ایک منظر دکھایا گیا ہے جس میں ایک خاتون کو اچانک فون پر ایمرجنسی الرٹ موصول ہوتا ہے کہ ماؤنٹ فوجی پھٹ گیا ہے۔ ویڈیو کی نریشن میں کہا گیا ہے کہ یہ لمحہ بغیر کسی وارننگ کے بھی آسکتا ہے۔

# سعودی عرب میں پہلی بار گٹر کے ڈھکن چوری

ریاض، 28 اگست (یو این آئی) حجاز مقدس میں سخت قوانین کے باعث چوری کے واقعات نہیں ہوتے تاہم پہلی بار گٹر کے ڈھکن چوری کرلیے گئے ہیں۔ چوری کی یہ واردات سعودی عرب کے شہر جدہ کے علاقے الاجاوید میں رونما ہوئی ہے، جہاں 50 سے زائد گٹروں کے ڈھکن چوری کرلیے گئے ہیں۔ سبق ویب سائٹ کے مطابق گٹروں کے ڈھکن چوری ہونے کے واقعات کے اہل علاقہ تشویش میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ جب کہ واردات کی اطلاع ملنے کے بعد نیشنل واٹر کمپنی کی فیلڈ ٹیمیں موقع پر پہنچیں تو وہاں تمام گٹروں پر سے ڈھکن غائب تھے۔ ڈھکن چوری ہونے کے بعد علاقے میں کھلے گٹروں میں پانی بھرنے کی وجہ سے نہ صرف تعفن پھیل رہا ہے بلکہ مچھروں کی افزائش بھی ہورہی ہے، جس سے اہل علاقہ کی صحت کو خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح کے واقعات کا مختلف علاقوں میں ہونا اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسکریپ مارکیٹ کو فوری طور پر منظم اور موثر ضابطوں کے تحت لانا انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ سرگرمیاں انسانی جانوں اور املاک کے لیے بڑے خطرات پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ سنگین معاشی اور سلامتی کے اثرات بھی مرتب کرتے ہیں۔


## BEFORE THE HON'BLE PRINCIPAL DISTRICT JUDGE AT SRINAGAR

In the case of :

1. Mst Khatija W/o Abdul Khaliq Bhat
R/o Gulshan Nagar Chanapora Srinagar
2. Mst Raja W/o Ghulam Nabi Sofi
R/O Saida Kadal Srinagar Kashmir
3. Mst Roohi W/o Abdul Aziz Dhobi
R/o Gulshan Nagar Chanapora Srinagar.
4. Mst Zoona W/o Ghulam Nabi Bangroo
R/o Batamaloo Srinagar.
5. Mst Shakeela W/o Noor Mohammad Rather
R/o Munwarabad Barbarshah Srinagar.

Versus

Public At Large.

Site Fateh Kadel, Malek Angan

In the matter of: CAVEAT PETITION.

May it please your Honour:

The caveator humbly submits as under:

1. That the caveators are the resident of Jammu and Kashmir and citizen of India and have every right to invoke the jurisdiction of this Hon'ble court.
2. That the caveators are raising Construction at Malik Angan Fateh Kadal as such caveators apprehend that the non caveator will file any suit/plaint/case/petition/application I appeal I revision / any other proceedings against the interest of the Caveators and on the incorrect and false facts and seek some order from this Hon'ble court.
3. That the caveator apprehend that the non-caveator may approach this Hon'ble Court with a suit or any other proceedings against the caveator prejudicial to the rights of the caveator.
4. That in the event any case is filed by the non-caveators against th caveators, the caveators may kindly be given an opportunity of beir heard before any order is passed.
5. That in anticipation of filing of this caveat petition, a copy of the same been dispatched to the non-caveator by news Paper (Copy of the News paper is annexed herewith.
6. Thatt this application is supported by an affidavit.
7. In the premises, it is therefore prayed that in the event of filing of any proceedings by the non-caveator against the caveators in such eventuality the Caveators may kindly be put on notice before passing of any order. The same shouuld be in consonance with law and justice.

**Caveators through counsel.**
**Adv. Javaid Ahmad Bhat**
**PH NO.9858423017**


# آسٹریلوی حکومت 500 اضافی محصولات میں کمی کرے گی

کینبرا، 28 اگست (یو این آئی) آسٹریلیائی حکومت نے آج کہا کہ وہ پیداواری صلاحیت کو بڑھانے اور آزاد تجارت کو فروغ دینے کی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر مزید "500 اضافی" محصولات میں کمی کرے گی۔ ٹریژری چیف جم چلمرز، بزنس منسٹر ڈان فیرل اور انڈسٹری اینڈ انوویشن منسٹر ٹم آئرس نے آج یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ٹائرز، وائن گلاسز اور ٹیلی ویژن جیسی اشیاء پر چھوٹے لیویز کو اگلے مالی سال کے آغاز سے یکم جولائی 2026 سے ختم کردیا جائے گا تاکہ کاروبار پر منظوری کے بوجھ کو کم کیا جاسکے۔ مسٹر چلمرز نے کینبرا میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ ٹاروں پر موجودہ درآمداتی ڈیوٹی ہر سال 80,000 آسٹریلیائی ڈالر سے کم آمدنی پیدا کرتی ہے، لیکن انہیں ہٹانے سے کاروباروں کو سالانہ تعمیل کے اخراجات میں 32 ملین آسٹریلیائی ڈالر سے زیادہ کی بچت ہوگی۔ مسٹر فیرل نے کہا، "ہم اپنے موقف پر قائم ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ممالک تجارتی رکاوٹیں دور کریں۔ ہم باقی دنیا کو دکھا رہے ہیں کہ ہم اس معاملے پر کتنے سنجیدہ ہیں۔" یہ بات قابل غور ہے کہ حکومت نے 2024 میں کچھ سبزیوں، ریفریجریٹرز اور برش سمیت 457 اشیاء پر اضافی ڈیوٹی ختم کردی ہے۔ ان میں مزید کمی کی تجویز حکومت کی اقتصادی اصلاحات کی گول میز کے دوران دی گئی تھی۔ اگست کے شروع میں، کاروباری گروپوں، ٹریڈ یونینوں اور ماہرین اقتصادیات نے ملک کی اقتصادی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ مسٹر چلمرز نے کہا کہ وزارت خزانہ دسمبر تک مجوزہ کٹوتی چارجز پر غور کرے گی اور ایک حتمی متفقہ فہرست اگلے وفاقی بجٹ میں شائع کی جائے گی، جو مئی 2026 میں پیش کی جائے گی۔


Government Of the Union Territory of Jammu & Kashmir

## Office Of the Executive Engineer, Mechanical Irrigation Division, Khoja Bagh, Baramulla.

Email ID: amitabhman.721013@jk.gov.in

NOTICE INVITING TENDER

e-NIT No. MIDB/20 OF 2025-26 Dated: 25/08/2025

For and on behalf of Lieutenant Governor of J&K UT, Executive Engineer, Mechanical Irrigation Division, Baramulla, invites tenders on item rate basis by e-tendering mode for the following items of work from the reputed Original Equipment manufacturers or their Authorized contractors/fabricators/firms having relevant experience. The bidding process shall be completed online in two covers viz Cover '1st' –Tender fee and Earnest Money details. Deposit, fulfillment of prequalification criteria, technical specifications and acceptance to terms and conditions of the tender. Cover '2nd' - Financial Bid in the prescribed BOQ.

| S. No. | Particulars of the work | Name of Division | Advertised Cost (In Rs. Lacs) | Cost of document/ tender fee (In Rs.) | Earnest money (In Rs.) | Validity of Rates |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | Supply, installation, testing and commissioning of 60 HP, 1440 rpm, 03 phase horizontal induction motor for LIS Saifkhul of MISD Sopore. | MID Baramulla | Rs. 2.26 | Rs. 200.00 | 4520/- | 90 days |
| 2 | Supply, Installation, testing and commissioning of 75 HP, 980 rpm, 03 phase horizontal induction motor for LIS Vighbal 1st of MISD Sopore. | | Rs.4.10 | Rs.200.00 | 8200/- | |
| 3 | Supply, installation, testing and commissioning of 75 HP, 980 rpm, 03 phase horizontal induction motor for LIS Achabal 1st of MISD Sopore. | | Rs.4.00 | Rs.200.00 | 8000/- | |
| 4 | Supply, installation, testing and commissioning of 75 HP, 980 rpm, 03 phase horizontal induction motor for LIS Hibdangerpora of MISD Sopore. | | Rs.4.00 | Rs.200.00 | 8000/- | |
| 5 | Supply, Installation, testing and commissioning of 40 HP, three phase induction motor with allied accessories for lift irrigation Scheme Shahkhata. | | Rs.3.50 | Rs.200.00 | 7000/- | |
| 6 | Supply, Installation, testing and commissioning of 40HP, Three Phase induction motor with allied accessories for lift irrigation Scheme Novla. | | Rs.6.00 | Rs.500.00 | 12000/- | |
| 7 | Supply, installation, testing & commissioning of 40 HP, 03- Phase Induction motor with allied accessories for lift irrigation scheme Delina Main. | | Rs.5.50 | Rs.500 | 11000/- | |
| 8 | Supply, installation, testing and commissioning of 60 HP, 03- Phase Induction motor with allied accessories for lift irrigation scheme Nadihal Old. | | Rs.5.00 | Rs.500 | 10000/- | |
| 9 | Supply, installation, testing and commissioning of 50 HP, 980 rpm, 03 phase horizontal induction motor at Lift irrigation scheme Cheki Harwan of MISD Pattan. | | Rs.3.05 | Rs.200 | 6100/- | |
| 10 | Supply, installation, testing and commissioning of 50 HP, 980 rpm, 03 phase horizontal induction motor at Lift irrigation cum dewatering scheme Gadkach of MISD Pattan. | | Rs.3.05 | Rs.200 | 6100/- | |
| 11 | Supply, installation, testing and commissioning of 40 HP, 1440 rpm, 03 phase horizontal induction motor at Lift irrigation scheme Hamdara of MISD Pattan. | | Rs.1.90 | Rs.100 | 3800/- | |
| 12 | Supply, installation, testing and commissioning of 50 HP, 980 rpm, 03 phase horizontal induction motor at Dewatering scheme Rakhi Bowl of MISD Pattan. | | Rs.3.05 | Rs.200 | 6100/- | |
| 13 | Supply, installation, testing and commissioning of 60 HP, 980 rpm, 03 phase horizontal induction motor at Lift irrigation scheme Chainabal of MISD Pattan. | | Rs.3.05 | Rs.200 | 6100/- | |

Position of funds: Awaited Head of Account: District Capex Budget 4702. AAA: Order No: 68-DDC of 2025 Dated:11-08-2025 TS: Accorded

Key/critical Dates:

| | | | |
|---|---|---|---|
| Date of Hosting in Website/ Publish date | 25/08/2025 (1600Hrs) | Document download/sale start date | 25/08/2025 (1600 Hrs.). |
| Bid submission start date | 25/08/2025. (1600Hrs) | Bid submission end date | 15/09/2025 (1600 Hrs) |
| Bid opening date | 25/08/2025 (1600 Hrs.). | | |

1. Bid documents can be assessed at and downloaded from the websites www.ifckashmir.com / http://jktenders.gov.in
2. The Bids shall be deposited on the website http://jktenders.gov.in
3. The complete bidding process will be online http://jktenders.gov.in.
4. The bids received shall be opened in the office of the Executive Engineer, Mechanical Irrigation Division, Baramulla on the date given above; the bids shall be evaluated online thereafter.
5. Bids must be accompanied by bid security and cost of Tender Document as specified in column 5 & 6 of the table above payable at Baramulla.

a. Bid Security to be pledged in favour of Executive Engineer, Mechanical Irrigation Division, Baramulla Bid Security will have to be in form of CDR/FDR of any scheduled Bank and shall have to be valid for one year or more after last date of receipt of Bid.

b. The cost of downloaded tender documents should be in form of DD/Treasury challan (MH 2702)/GR in favor of Executive Engineer MID Baramulla payable at Baramulla.

6. The hard copies of cost of tender document in shape of DD, Earnest money in shape of CDR / FDR must be delivered to the office of the Executive Engineer, Mechanical Irrigation Division, Baramulla as and when demanded.
7. Only the OEM/ (firms authorized by OEM of Motors having sound experience can quote for the tender in similar type of job can participate in the tendering process).
8. The bid for the work shall remain open for acceptance for a period of 90 days from the date of opening of bids. If any bidder/tenderer withdraws his bid/tender before the said period or makes any modifications in the terms and conditions of the bid, the said earnest money shall stand forfeited.
9. Other details can be seen in the bidding documents from the website http://jktenders.gov.in.
10. Queries by email if any should be made at amitabhman.721013@jk.gov.in

**Sd/-**
**Executive Engineer**
**Mech. Irri. Division**
**Baramulla**

**No:MIDB/ 1740-46** **Date: 25/08/2025**
**DIPK No:-5584-25** **Dated 28-08-2025**

بیاد گارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب
روزنامہ آفاق سرینگر
Daily AFAAQ Srinagar
جمعۃ المبارک ۲۹ اگست ۲۰۲۵ء بمطابق ۴ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ

## (اقوال ذریں)

جاہلوں کا طریقہ یہ ہے کہ جب ان کی کوئی دلیل مقابل کے آگے نہیں چل سکتی تو جھگڑا شروع کر دیتے ہیں (شیخ سعدیؒ)

## مزید بارشوں اور سیلاب کے خدشات

جموں و کشمیر میں حالیہ دنوں میں بارشوں نے ایک بار پھر عوام کو شدید تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ اگرچہ فی الحال بڑے پیمانے پر سیلاب ٹل گیا ہے، لیکن محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق آئندہ پندرہ دن نہایت اہم ہیں۔ ڈویژنل کمشنر کشمیر نے بھی اعتراف کیا ہے کہ یہ دن حساس ہیں اور انتظامیہ نے ممکنہ ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے انتظامات مکمل کر رکھے ہیں۔ اس کے باوجود عوام میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے، خاص طور پر اس لیے کہ جموں میں بچاؤ کارروائیوں کے دوران مزید چار لاشیں برآمد ہوئی ہیں اور متاثرین کی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔

سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ جن علاقوں میں لوگ بے گھر اور متاثر ہوئے ہیں، وہاں فوری بحالی کا کام شروع کیا جائے۔ جموں اور اننت ناگ میں سینکڑوں خاندان ایسے ہیں جو نہ صرف اپنے گھروں سے محروم ہو چکے ہیں بلکہ پانی اور بجلی جیسی بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہیں۔ ان کی مشکلات کم کرنے کے لیے عارضی شیلٹرز، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، طبی امداد اور بجلی کی بحالی کو ترجیحی بنیادوں پر یقینی بنایا جانا چاہیے۔

تاہم یہ اقدامات وقتی نوعیت کے ہیں۔ اصل ضرورت ایک جامع اور دیرپا پالیسی کی ہے جو ماحولیاتی توازن اور ترقیاتی منصوبہ بندی کو یکجا کرے۔ یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ غیر منصوبہ بند تعمیرات، جنگلات کی کٹائی اور دریاؤں کے کناروں پر ناجائز تجاوزات نے قدرتی آفات کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ترقیاتی منصوبوں میں ماحول دوست پالیسیوں کو شامل کیا جائے، تاکہ آئندہ آنے والے برسوں میں ایسے خطرات کو کم سے کم کیا جا سکے۔

انتظامیہ کو چاہیے کہ فوری طور پر تمام زیر التواء منصوبے، خصوصاً دریائے جہلم کی ڈریجنگ، کو عملی جامہ پہنائے۔ جہلم اور دیگر ندی نالوں کی گہرائی اور صفائی نہایت ضروری ہے تاکہ بارشوں کے دوران پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ شہری علاقوں میں جدید ڈرینج سسٹم کی تنصیب، بستیوں کی محفوظ منصوبہ بندی اور ندی کناروں پر حفاظتی پشتے تعمیر کرنے جیسے اقدامات وقت کی اشد ضرورت ہیں۔

مزید برآں، قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے عوامی شمولیت بھی نہایت اہم ہے۔ مقامی سطح پر بیداری مہمات چلائی جائیں تاکہ لوگ ایمرجنسی کی صورتحال میں کس طرح ردعمل دیں، اس بارے میں باخبر ہوں۔ اسکولوں، کالجوں اور کمیونٹی مراکز میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹریننگ دی جائے تاکہ عوام خود بھی ابتدائی اقدامات کر سکیں۔

آخر میں یہ کہنا ضروری ہے کہ اگرچہ قدرتی آفات کو روکا نہیں جا سکتا، لیکن ان کے اثرات کو کم ضرور کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے بروقت منصوبہ بندی، ماحولیاتی توازن کا خیال اور عوامی شمولیت تین ایسے ستون ہیں جن پر ایک محفوظ مستقبل کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ حکومت اور عوام دونوں کو مل کر اس امتحان کا سامنا کرنا ہوگا

## ایسا کام نہ کریں جس سے حقوق العباد ضائع ہوں

حافظ افتخار احمد قادری برکاتی
کریم گنج، پورن پور، پیلی بھیت، مغربی اتر پردیش

ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے جو فضیلتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے۔ کیونکہ وہ ذات پاک جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا وہ عظمتوں والے نبی، خاتم النبیینؐ اسی مبارک مہینے میں دنیا میں تشریف لائے اور ہمیں وہ سب فضیلتیں اور سعادتیں نبی کریمؐ کی ولادت کے صدقے نصیب ہوئیں۔ حضرت سیدنا امام زکریا بن محمد بن محمود قزوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبیؐ کے وجودِ مسعود کے صدقے دنیا والوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں، اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو رسول اللہؐ کی ولادت ہوئی۔

ربیع موسم بہار یعنی سردی اور گرمی کے درمیان کے موسم کو کہتے ہیں۔ اہل عرب موسم بہار کے شروع کے زمانے کو ربیع الاول کہتے تھے، اس میں کھمبی اور پھول پیدا ہوتے تھے اور جس وقت پھلوں کی پیداوار ہوتی تو ان دنوں کو ربیع الآخر کہتے تھے۔ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو صفر کے بعد والے دو مہینوں کو انہی دو موسموں کے ناموں پر ربیع الاول اور ربیع الآخر کا نام دیا گیا۔ یقیناً نبی کریمؐ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو کوئی عید عید نہ ہوتی اور نہ کوئی شب شبِ برات ہوتی بلکہ کون و مکاں کی تمام تر رونق اور شان اس جانِ جہان محبوب رحمٰنؐ کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے۔

نبی کریمؐ کی ولادت کا دن پیر شریف ہونے کے ساتھ یہ دن اور بھی کئی وجوہات کی وجہ سے اہم ہے۔ علمائے کرام نے اس بات کو واضح الفاظ میں تحریر فرمایا کہ جس رات نبی کریمؐ کی ولادتِ باسعادت ہوئی وہ شب قدر سے بھی افضل ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بیشک سرور عالمؐ کی ولادت کی رات شب قدر سے بھی افضل ہے۔ نبی کریمؐ کی محبت ایمان کی بنیاد ہے اور محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ محبوب کا کثرت سے ذکر کیا جائے۔ روایت میں ہے جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے یوں تو سارا سال ہی ہمیں نبی کریمؐ کا ذکر خیر کرنا اور اپنے قول و فعل کے ذریعے آپؐ سے محبت کا اظہار کرنا چاہئے لیکن بالخصوص ربیع الاول میں اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کے شکرانے کے طور پر ذکر حبیبؐ کی کثرت کرنی چاہئے اور اس ذکر کے کئی طریقے ہیں مثلاً نبی کریمؐ پر درود پاک پڑھنا، نعت شریف پڑھنا، آپؐ کی شان و عظمت بیان کرنا، محفل میلاد کرنا اور اس میں شریک ہونا وغیرہ ذکر رسولؐ ہیں۔ لہٰذا ربیع الاول میں یہ تمام چیزیں ہمارے معمولات میں شامل ہونی چاہئیں۔

جشن ولادت کی خوشی میں بعض جگہ گانے باجے بجائے جاتے ہیں، ایسا کرنا شرعاً گناہ ہے۔ نعت پاک بیشک چلائیے مگر دھیمی آواز میں اور اس احتیاط کے ساتھ کہ کسی عبادت کرنے والے، سوتے ہوئے یا مریض وغیرہ کو تکلیف نہ ہو نیز اذان و اوقات نماز کی بھی رعایت کیجئے۔ گلی یا سڑک وغیرہ پر اس طرح سجاوٹ کرنا، پرچم گانا جس سے راستہ چلنے اور گاڑی چلانے والے مسلمانوں کو تکلیف ہونا جائز ہے۔ چراغاں دیکھنے کیلئے عورتوں کا اجنبی مردوں میں بے پردہ نکلنا حرام و شرمناک نیز باپردہ عورتوں کا بھی مروجہ انداز میں مردوں میں گھل مل جانا انتہائی افسوسناک ہے۔

نبی کریمؐ پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یادِ مصطفیٰؐ میں بارہ ربیع الاول شریف کو روزہ رکھ لیجئے، گیارہ ربیع الاول کی شام کو ورنہ بارہویں شریف کی رات کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیت سے ضرورت کی تمام چیزیں نئی خرید لیجئے۔ جشن ولادت کی خوشی میں کوئی بھی ایسا کام مت کیجئے جس سے حقوق العباد ضائع ہوں۔ جلوس میں حتیٰ الامکان باوضو رہیں اور نماز باجماعت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ اشتعال انگیز نعرے بازی پروقار جلوس میلاد کو منتشر کر سکتی ہے، پرامن رہنے میں آپ کی اپنی بھلائی ہے۔ اس کے علاوہ کھانے کی چیزیں پھل وغیرہ تقسیم کرنے میں پھینکنے کی بجائے لوگوں کے ہاتھوں میں دیجئے، زمین پر گرنے بکھرنے اور قدموں تلے کچلنے سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

*****************

رابطہ:8954728623

## افسانہ

# اندھیروں میں چاند

عابد حسین راتھر

صبح کی ٹھنڈی ہوائیں کھڑکی سے اندر آ رہی تھی مگر عمیر کے دل کا بوجھ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ کمرے کے ایک کونے میں رکھی ہوئی چھوٹی سی میز پر اس کے دستاویزات کی فائل رکھی تھی، جس میں ریاضی میں اول درجے کی پوسٹ گریجویشن اور بی ایڈ کی اسناد احتیاط سے کور کے اندر بند تھیں۔ کبھی کبھی وہ اس کور کو کھول کر اپنی ڈگریوں پر نظر ڈالتا اور پھر واپس بند کر دیتا جیسے کوئی انسان کسی گہرے زخم کی پٹی کو کھول کر اس سے کریدنا شروع کرتا ہے اور درد محسوس ہوتے ہی دوبارہ پٹی بند کر کے زخم کو چھپا دیتا ہے۔ بے روزگاری نے اس کی زندگی کو اجیرن بنا کے رکھا تھا۔ اس کی بہن بھی جوانی کی اُس دہلیز پر کھڑی تھی جہاں لڑکیوں کے ہاتھ پیلے ہو جایا کرتے ہیں، مگر اس کے ہاتھ اب تک سادہ تھے۔ اس کا باپ بھی بڑھتی عمر کے ساتھ نہایت کمزور ہو گیا تھا اور مزدوری کے قابل نہ رہا تھا۔ ماں کی زندگی اب بیماری اور دوائی کے بیچ جھولتی ایک کہانی بن چکی تھی۔ غربت نے اس گھر کو اپنا مستقل پتہ بنا رکھا تھا، جیسے اب اسے کہیں اور جانا ہی نہ ہو۔

عمیر کے والد صاحب اپنے کمرے کے ایک کونے میں تکیہ کے سہارے نیم دراز لیٹے کھانس رہے تھے۔ کھانسی کے دورے جیسے ان کے سینے میں بسی کسی پرانی کہانی کو باہر نکالنے کی ضد کر رہے تھے۔ کچن میں اس کی بہن چائے بنانے میں مصروف تھی۔ دودھ کے چھوٹے سے پیکٹ کو دیکھ کر وہ حساب لگاتی جا رہی تھی کہ یہ پیکٹ کتنے دن چلے گا۔ اس کی ماں قریب ہی بیٹھ کر کمزور ہاتھوں سے گھر کے کاموں میں اپنی بیٹی کا یوں ساتھ دے رہی تھی جیسے اپنی اداس اور ٹوٹتی سانسوں سے گھر کی بکھرتی دیواریں تھام رہی ہو اور عمیر اپنے کمرے میں اداس بیٹھا اس سوچ میں گم تھا کہ شاید اس کی ڈگری کا وزن اس کے خالی جیب سے زیادہ ہلکا ہے۔

"بیٹا، "ماں نے عمیر کے کمرے کے دروازے کے پاس آ کر دھیرے سے کہا، "کل تم شاید کسی اسکول میں گئے تھے نا کوئی بات بنی؟"

عمیر نے نظریں جھکا کر کہا، "امی، بہت سارے اسکولوں کے چکر لگائے۔ بس وہی بارہ پندرہ ہزار کی بات کرتے ہیں۔ اس میں گھر کیسے چلے گا؟"

ماں نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔ کچن کی طرف پلٹتے ہوئے ان کی سانس بھاری ہو گئی۔

گھر کی خاموشی میں غربت کی چاپ اتنی واضح تھی کہ عمیر کو محسوس ہو رہا تھا جیسے ہر دیوار یہ کہہ رہی ہے، کچھ کرو، ورنہ سب ٹوٹ جائے گا۔

اگلے دن وہ فائل بغل میں دبائے دوبارہ شہر کے مختلف پرائیوٹ اسکولوں کے چکر لگانے لگا۔ کچھ جگہ خوش اخلاقی سے انٹرویو لیا گیا، کچھ جگہ صرف ایک نظر دیکھ کر کہا گیا، "ہم آپ کو اطلاع دیں گے" لیکن وہ اطلاع پھر کبھی نہیں آتی۔ ہر بار جب تنخواہ کی بات ہوتی، وہی ایک جملہ سننے کو ملتا:

"بارہ ہزار"

"پندرہ ہزار"

اور عمیر سوچتا، یہ کیسا مذاق ہے؟ تعلیم کا یہ صلہ؟ آج بھی دن بھر کسی پرائیوٹ اسکول میں نوکری ڈھونڈنے میں ناکامیابی کے بعد وہ شام کو تھکا ہارا گھر کو واپس لوٹا۔ شام کا کھانا کھاتے وقت اس سے ایک نسبتاً بڑے اسکول سے کال آئی۔ "کل صبح دس بجے آ جائیں، انٹرویو ہے۔"

وہ رات بھر سو نہ سکا۔ دل میں امید کی چنگاری پھر سے روشن ہو گئی۔

اگلی صبح وہ پوری تیاری کے ساتھ اسکول پہنچا۔ استقبالیہ پر بیٹھی لڑکی نے مسکرا کر کہا:

"آپ عمیر صاحب ہیں نا؟ پرنسپل صاحب انتظار کر رہے ہیں۔"

عمیر پرنسپل کے کمرے میں داخل ہوا تو قالین کی خوشبو، میز پر تازہ پھول اور کمرے میں ہر چیز کی ترتیب نے اسے ایک لمحے کو مطمئن کر دیا۔ انٹرویو رسمی سوالات سے شروع ہوا۔ پرنسپل صاحب نے عمیر سے مختلف سوالات پوچھے اور عمیر نے اطمینان کے ساتھ ہر سوال کا صحیح جواب دیا۔ آخر میں پرنسپل صاحب نے پوچھا:

"تو عمیر صاحب، آپ کی توقعات کیا ہیں تنخواہ کے حوالے سے؟"

عمیر نے ہمت کر کے کہا:

"سر، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں پوری محنت اور ایمانداری کے ساتھ اپنا کام کروں گا۔ لیکن میرے کاندھوں پر گھر کی ساری ذمہ داریاں زیادہ ہیں کم از کم پچیس ہزار کی امید رکھتا ہوں تاکہ میرا بھی گزارہ ہو۔"

پرنسپل نے ہلکا سا قہقہہ لگایا، "پچیس تو ذرا زیادہ ہیں لیکن دیکھیں، بیس یا بائیس تک ہم کوشش کر سکتے ہیں۔ میں اسکول مینجمنٹ کمیٹی سے بات کر کے آپ کو فون پر اطلاع دوں گا۔"

عمیر نے دل میں اللہ کا شکر ادا کیا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ اس بار اسے لگا جیسے قسمت واقعی ساتھ دے رہی ہے۔ گھر پہنچتے ہی اس نے اپنے گھر والوں کو خوشخبری سنا دی اور وہ بھی مطمئن ہو گئے کہ اس بار شاید قسمت ان کا ساتھ دے گی۔

دس دن گزر گئے۔ پھر پندرہ۔ مگر کوئی فون نہ آیا۔ آخرکار اس نے خود پرنسپل کو فون کیا:

"سر، میں عمیر بول رہا ہوں، جس کا آپ نے ریاضی پڑھانے کے لیے انٹرویو لیا تھا اسکول جوائن کرنے کے بارے میں کچھ اطلاع ملی؟"

دوسری طرف چند لمحے خاموشی رہی، پھر پرنسپل کی سرد آواز آئی:

"جی یاد آیا، عمیر صاحب میں معافی چاہتا ہوں لیکن کمیٹی نے ایک خاتون امیدوار کو رکھ لیا ہے۔ وہ دس ہزار ماہانہ تنخواہ پر راضی ہو گئی۔"

عمیر کے ہونٹ خشک ہو گئے۔ "جی، ٹھیک ہے سر" کہہ کر فون بند کر دیا۔

کمرے میں واپس آ کر وہ دیر تک بیٹھا رہا۔ ماں نے قریب آ کر پوچھا، "کیا ہوا بیٹا؟"

اس نے نظر اٹھا کر دیکھا، پھر نظریں جھکا لیں، "کچھ نہیں امی وہ جگہ کسی اور کو مل گئی۔"

رات کو بستر پر لیٹے لیٹے وہ سوچتا رہا

کیا وہ خاتون مجھ سے زیادہ مجبور تھی؟ یا سمجھوتہ کرنے میں مجھ سے آگے؟ کیا ہماری ڈگریوں کی قیمت اب بس اتنی ہی رہ گئی ہے کہ مہینے میں دس ہزار کے عوض بک جائے؟ کیا یہ ادارے صرف ہمارے حالات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، یا ہم خود ہی اپنی قدر گھٹا بیٹھے ہیں؟ کھڑکی سے باہر چاند بادلوں کے پیچھے چھپ رہا تھا۔ عمیر کو لگا وہ خود بھی اسی چاند کی طرح ہے، روشنی دینے کی صلاحیت رکھنے کے باوجود اندھیروں میں گم۔

*****************

رابطہ:
سوپٹ دیوسر کولگام کشمیر
ای میل:
rather1294@gmail.com

## گریز سیکٹر میں

کہنا ہے کہ جموں کے اکھنور سیکٹر میں بین الاقوامی سرحد پر بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کا ایک جوان دوران ڈیوٹی جاں بحق ہوا۔ بی ایس ایف جموں نے 'ایکس' پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: ' ہم بی ایس ایف کے بہادر کانسٹیبل (جی ڈی) راجیب نونیا کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے 27 اگست 2025 کو ضلع جموں کے اکھنور علاقے میں بین الاقوامی سرحد کے ساتھ آپریشنل تعیناتی کے دوران قوم کی خدمت کرتے ہوئے دوران ڈیوٹی اعلیٰ ترین قربانی پیش کی'۔ پوسٹ میں کہا گیا: ' انہوں نے غیر متزلزل ہمت، عزم اور لگن کے ساتھ جام شہادت نوش کیا، ان کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا'۔ انہوں نے کہا: ' ڈی جی بی ایس ایف اور تمام رینک ان کے اہل خانہ کے تئیں اپنی گہری تعزیت کا اظہار کرتے ہیں'۔ ادھر فوج نے شمالی کشمیر کے ضلع کپوارہ میں دوران ڈیوٹی اپنی جان نچھاور کرنے والے جوان کو خراج عقیدت پیش کیا۔ فوج کی چنار کور نے 'ایکس' پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: ' چنار کور ضلع کپوارہ میں آپریشنل ڈیوٹی انجام دینے کے دوران بہادر حوالدار اقبال علی کی عظیم قربانی کو خراج تحسین پیش کرتی ہے'۔ انہوں نے کہا کہ ان کی ہمت اور لگن ہمیشہ ہمیں متاثر کرتی رہے گی۔ پوسٹ میں مزید کہا گیا: ' چنار واریرز اس بہادر جوان کی بہادری اور قربانی کو سلام پیش کرتے ہیں'۔ انہوں نے کہا: ' ہم سوگوار خاندان کے ساتھ یکجہتی میں کھڑے ہیں اور ان کی خیریت کے لیے پرعزم ہیں'۔

## وزیر اعظم مودی کے

اہم زیر التوا مسائل کو حل کرنے میں پیش رفت کی بھی امید ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان باہمی شراکت داری کو وقتاً فوقتاً نامساعد حالات کی وجہ سے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے اور مسلسل بدلتے ہوئے جغرافیائی سیاسی اور سماجی حالات میں دونوں کو ایک بار پھر گلوان واقعہ کے پانچ سال بعد اسی نقطہ سے آگے بڑھنے کا چیلنج درپیش ہے۔ 1950 میں شروع ہونے والے دونوں ممالک کے تعلقات کو 1962 کے سرحدی تنازع کے بعد پہلی بار چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد تعلقات مختلف اتار چڑھاو سے گزرے اور مودی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد ووہان اور چنئی میں مودی اور شی جن پنگ کے درمیان غیر رسمی سربراہی ملاقاتوں کی مدد سے دوبارہ پٹری پر آگئے۔ ایک غیر متوقع پیش رفت میں، اپریل۔ مئی 2020 میں گلوان میں پرتشدد فوجی جھڑپ نے ایک بار پھر دونوں ممالک کے تعلقات کو شدید دھچکا پہنچایا۔ گزشتہ سال روس کے شہر کازان میں برکس سربراہی اجلاس کے دوران وزیر اعظم مودی اور صدر شی جن پنگ کے درمیان ملاقات کے بعد سے مرحلہ وار طریقے سے تعلقات کو بہتر بنانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے حالیہ دورہ چین اور اس ماہ ہندوستان میں ڈاکٹر جے شنکر کے ساتھ چینی وزیر خارجہ وانگ یی کی دوطرفہ بات چیت اور قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈووال کے ساتھ خصوصی نمائندہ سطح کی 24ویں دور کی ملاقات میں دونوں ممالک کے تعلقات کو دوبارہ پٹری پر لانے کی سمت میں کئی اہم فیصلے لیے گئے۔ مسٹر وانگ نے وزیر اعظم نریندر مودی سے بھی ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں کے بعد چین نے ہندوستان کو کھادوں، نایاب زمینی معدنیات اور ٹنل بورنگ مشینوں کی برآمد پر پابندی ہٹانے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ اس کے علاوہ سرحد سے متعلق زیر التوا مسائل کو حل کرنے کے لیے انتظامات اور خصوصی میکانزم بنانے کے لیے ایک معاہدہ طے پایا اس سال کیلاش مانسروور یاترا کے دوبارہ شروع ہونے کے ساتھ ہی دونوں ممالک نے اپنے شہریوں کو ویزا جاری کرنے کے عمل کو دوبارہ شروع کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان اور چین کے درمیان براہ راست پروازوں کے لیے بات چیت جاری ہے۔

## وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے

مندوں کی سہولیت کو اولین ترجیح قرار دیا۔ انہوں نے پارکنگ کے مناسب انتظامات، متعین ٹریفک روٹس کی پابندی، شٹل خدمات کی فراہمی اور عقیدت مندوں سے زائد کرایہ وصول کرنے سے روکنے کے لئے کرایہ کے تحت ضابطے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "لوگوں کو درگاہ حضرت بل تک پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیے۔ ٹرانسپورٹ کا انتظام، آرام دہ، باقاعدہ اور آسانی سے دستیاب ہونا چاہیے۔" عمر عبداللہ نے حفاظتی انتظامات کے حوالے سے مرد و خواتین پولیس اہلکاروں کی نمایاں موجودگی کو یقینی بنانے پر زور دیا تاکہ لوگوں میں تحفظ کا احساس پیدا ہو اور کسی ناخوشگوار واقعے کو روکا جا سکے۔ انہوں نے حساس علاقوں میں خواتین پولیس کی معقول تعیناتی کی ہدایت بھی دی۔ انہوں نے محکمہ بجلی کو ہدایت دی کہ عید میلاد کے موقعہ پر بلا تعطل بجلی فراہم کی جائے اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے جنریٹروں کو تیار رکھا جانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے صفائی ستھرائی کے حوالے سے بھی زور دیتے ہوئے کہا کہ نئے موبائل ٹوائلٹ یونٹوں کا استعمال کیا جائے، صفائی عملے کی مستقل تعیناتی کو یقینی بنایا جائے اور درگاہ کے ارد گرد صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ انہوں نے کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ڈی واٹرنگ پمپوں، ایمبولینس، فائر ٹینڈرز، ہیلتھ کلینک اور سینڈ بائی ہسپتالوں کو ہمہ وقت تیار رکھنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے رضا کار تنظیموں اور این جی اوز کی سرگرمیوں کو منظم طریقے سے انجام دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور کہا کہ کھانے، پانی اور دیگر خدمات فراہم کرنے والے کیمپ متعین جگہوں پر لگائے جائیں تاکہ رش اور آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ عمر عبداللہ نے یہ بھی ہدایت دی کہ صرف حضرت بل ہی نہیں بلکہ شہر کے دیگر اہم زیارت گاہیں جیسے جناب صاحب صورہ، آثار شریف کلاشپورہ اور دیگر اہم مذہبی مقامات پر بھی یکساں انتظامات کئے جائیں تاکہ تمام عقیدت مندوں کو یکساں سہولیات اور حفاظتی اقدامات میسر ہوں۔ انہوں نے پینے کے صاف پانی کی وافر فراہمی کو یقینی بنانے اور پبلک ٹرانسپورٹ کی مناسب دستیابی پر بھی زور دیا۔ اس کے علاوہ فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کو کھانے پینے کی اشیا کے معیار اور حفظان صحت کو برقرار رکھنے کے لئے باقاعدہ چیکنگ کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اس سے قبل ضلع ترقیاتی کمشنر سری نگر، ایس ایس پی سری نگر اور محکموں کے سربراہان نے وزیر اعلیٰ کو بجلی، صحت، ادویات، پیرا میڈیکس، موبائل صفائی یونٹوں اور پارکنگ سہولیات سمیت کئے گئے انتظامات کے بارے میں جانکاری دی۔ میٹنگ میں مشیر وزیر اعلیٰ ناصر اسلم وانی، رکن قانون ساز اسمبلی حضرت بل سلمان علی ساگر، وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری دھیرج گپتا، ڈائریکٹر خوراک، شہری رسدات اور امور صارفین، کمشنر ایس ایم سی، ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کشمیر، سپرانٹنڈنگ انجینئر آر اینڈ بی، اسسٹنٹ کمشنر ریونیو، ایس ڈی ایم ایسٹ، سی ایم او سری نگر، تحصیل دار خانیار، نارتھ، اسسٹنٹ کمشنر فوڈ سیفٹی، ٹریفک، پی ایچ ای، پی

ڈی ڈی، فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز، دیگر لائن ڈیپارٹمنٹوں کے افسران، تحصیل دار جموں و کشمیر وقف بورڈ اور مختلف زیارت گاہوں کے منتظمین نے شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج دن کے آغاز میں حضرت بل درگاہ کا دورہ کیا اور عید میلاد النبی کی آئندہ تقریبات کے سلسلے میں کئے جا رہے انتظامات کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران عمر عبداللہ نے درگاہ انتظامیہ، وقف بورڈ کے حکام اور ضلعی انتظامیہ کے افسران سے ملاقات کی اور صفائی، بجلی، پانی، صحت سہولیات اور آگ سے تحفظ کے حوالے سے کئے گئے اقدامات پر جانکاری حاصل کی۔

## جموں وکشمیر میں

انتظام علاقے میں موجودہ خراب موسمی حالات کے پیش نظر، اور اس کے نتیجے میں مختلف علاقوں میں سیلاب جیسی صورتحال کی اطلاع دی گئی ہے، اس کے علاوہ انتظامیہ موسم کی خراب صورتحال سے پیدا ہونے والی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے میں پوری طرح مصروف ہے، یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہاؤس کمیٹیوں کے تمام طے شدہ اجلاس، مالیاتی کمیٹیوں، نیز اسٹینڈ/اسمبلی کی دیگر متعلقہ کمیٹیوں کے بعد اجلاس منعقد کیے جاسکتے ہیں۔ 5 ستمبر 2025 تک، قانون ساز اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن پڑھتا ہے۔

## دریاؤں اور ندی

پانی کی سطح خطرے کے نشانات سے نیچے آنے لگی۔ رام منشی باغ سری نگر جہاں بدھ کو رات کے 11 بجے تک جہلم میں پانی کی سطح 21.10 فٹ تھی، جمعرات کی صبح 8 بجے یہ 20.36 فٹ تک نیچے آ گئی اور موسم بہتر رہنے کے بعد جہلم میں پانی کی سطح میں مزید کمی آتی گئی اور جمعرات کی دوپہر تک رام منشی باغ سری نگر کے مقام پر جہلم میں پانی کی سطح میں کم از کم 3 فٹ تک کی آچکی تھی اور پانی کی سطح کم ہونے کا سلسلہ جاری تھا۔ تاہم گرسو راجباغ کی جہلم کے نزدیک واقع بستی کی گلیوں میں ابھی بھی سیلابی پانی موجود تھا۔ جمعرات کو کشمیر کی موسمی صورت حال میں کافی بہتری دیکھنے میں آئی۔ سرینگر اور وادی کے دیگر مقامات پر بھی اس وقت آسمان صاف رہا اور دھوپ کھلتی رہی۔ اگرچہ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کیمطابق آج موسم عام طور خشک رہے گا۔ تاہم ایڈوائزری میں کہیں کہیں پر مٹی کے تودے گر آنے اور پتھر کھسکنے کا خدشہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ ایڈوائزری میں لوگوں کو احتیاطاً دریاوں، نالوں اور دیگر آبی پناہ گاہوں کے نزدیک جانے سے منع کیا گیا ہے۔ ادھر جموں وکشمیر میں دوسرے روز یعنی جمعرات کو بھی تمام سرکاری اور نجی تعلیمی ادارے بشمول اسکول اور کالج بند رہے۔ خطے کے مختلف مقامات پر خراب موسم اور سیلاب جیسی صورت حال کے پیش نظر جموں وکشمیر بورڈ آف اسکول نے دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات جو بدھ کو منعقد ہونے تھے، ملتوی کرنے کا اعلان پہلا ہی کیا تھا۔ حکام نے بتایا کہ دریائے جہلم اور معاون ندی نالوں میں پانی کی سطح میں بتدریج کمی آنے کے باوجود فیلڈ ٹیمیں وادی کشمیر کے مختلف حصوں میں دریا کے رویے کی نگرانی اور کسی بھی تبدیلی کا جواب دینے کے لیے تعینات ہیں۔ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کے حکام کے مطابق سری نگر کے رام منشی باغ میں دریائے جہلم کی پانی کی سطح رات بھر خطرے کے نشان سے اوپر رہنے کے بعد کم ہونا شروع ہوگئی ہے۔ ریئل ٹائم ڈیٹا کے مطابق، رات کے ایک بجکر 9 منٹ پر دریا جہلم کی پیمائش 21.03 فٹ تھی لیکن صبح 7 بجکر 9 منٹ تک پانی کی سطح گر کر 20.53 فٹ رہ گئی۔ اگرچہ سطح اب خطرے کے نشان سے نیچے ہے، حکام نے کہا ہے کہ خاص طور پر سیلاب کے خطرے سے دوچار علاقوں میں قریبی مشاہدہ جاری رہے گا۔ حکام نے بتایا کہ فیلڈ ٹیمیں وادی کشمیر کے مختلف حصوں میں دریا کے رویے کی نگرانی اور کسی بھی تبدیلی کا جواب دینے کے لیے تعینات ہیں۔ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول نے پانی کی سطح اور آس پاس کے علاقوں کیلئے ممکنہ خطرات کو ٹریک کرنے کیلئے اہم مقامات پر گھنٹے کے حساب سے نگرانی رکھی ہے۔ ادھر ڈویژنل کمشنر نے جمعرات کو یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مقامی حکام بشمول فوج، پولیس، ایس ڈی آر ایف اور سول انتظامیہ کو پوری وادی میں تعینات کیا گیا ہے اور محکمہ فلڈ کنٹرول جہلم اور اس کے معاون ندیوں کی مسلسل نگرانی کر رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سنگم اور رام منشی باغ میں پانی کی سطح کم ہونا شروع ہوگئی ہے۔ مسٹر گرگ نے یقین دلایا کہ جہلم میں پانی کی سطح بلند ہونے کے باوجود پچھلے دو دنوں کے دوران کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا ہے۔ ان کا کہنا تھا: ' میں حالات کو پرسکون اور لچک کے ساتھ سنبھالنے کے لیے لوگوں کو مبارکباد دینا چاہوں گا تمام ٹیمیں باریک بینی سے صورتحال کی نگرانی کر رہی تھیں'۔ انہوں نے رہائشیوں کو یقین دلایا کہ صورتحال قابو میں ہے اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ مسلسل تعاون کشمیر کو مانسون کے موسم میں محفوظ رکھے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ستمبر کے وسط تک جاری رہنے والے مانسون سیزن کی وجہ سے اگلے دو ہفتے انتہائی نازک ہیں۔ انہوں نے عوام کو محکمہ موسمیات کی طرف سے جاری کی جانے والی ہدایات پر عمل کرنے کا مشورہ دیا اور اس بات پر زور دیا کہ انتظامیہ چوبیس گھنٹے اپنی کارروائیاں جاری رکھے گی اور ہنگامی رابطہ نمبر فعال ہیں۔ صوبائی کمشنر نے کہا کہ ایس ڈی آر ایف اور این ڈی آر ایف کی ٹیمیں اہم مقامات پر رکھی گئی ہیں، اور 150 سے زیادہ حساس علاقوں کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ موبائل نیٹ ورک کے مسائل کو حل کرنے کی کوششیں، خاص طور پر بی ایس این ایل، وزیر اعلیٰ اور لیفٹیننٹ گورنر کی رہنمائی میں جاری ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پانی کی سطح کم ہونے کے باوجود صورتحال قابو میں ہے اور گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انتظامیہ کسی بھی ممکنہ صورتحال سے نمٹنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔

## جموں کشمیر کے موسمی

کہنا ہے کہ جموں، ادھم پور اور ڈوڈہ اضلاع کے علاقوں میں آج اور کل کے لیے صرف الگ تھلگ جگہوں پر بھاری بارش (ایک یا دو جگہوں پر) متوقع ہے۔ انہوں نے پوسٹ میں مزید کہا کہ 29 اگست کو پورے جموں و کشمیر میں موسم کی صورتحال مزید بہتر ہوگی۔

## جموں سرینگر قومی شاہراہ

رہائش میسر ہے اور نہ ہی بنیادی سہولیات۔ انتظامیہ کو چاہئے کہ فوری طور پر ریسکیو اور امدادی انتظامات کرے۔ ٹریفک پولیس نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ مغل روڈ اور سونہ مرگ۔ گمری روڈ پر ٹریفک ایڈوائزری کے مطابق چل رہا ہے اور لوگوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ لین ڈسپلن کی پابندی کریں تاکہ غیر ضروری بھیڑ اور جام سے بچا جا سکے۔ تاہم، ٹریفک حکام نے واضح کیا کہ جموں۔ سرینگر قومی شاہراہ فی الحال ادھم پور کے جکھانی اور چنانی کے درمیان شدید نقصان کی وجہ سے ٹریفک کے لئے بند ہے اور کسی کو بھی شاہراہ پر سفر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ انتظامیہ کے مطابق شاہراہ پر ملبہ ہٹانے اور مرمت کا کام جاری ہے، تاہم بارشوں اور زمین کھسکنے کے نئے واقعات اس کام کو متاثر کر رہے ہیں۔ عوامی حلقوں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ ہنگامی بنیادوں پر بحالی کے کام کو تیز کیا جائے تاکہ درماندہ مسافروں اور ٹرک ڈرائیوروں کو ریلیف مل سکے اور وادی کی اشیائے خورد و نوش کی سپلائی بھی متاثر نہ ہو۔ ادھر جنوبی کشمیر کے ضلع شوپیاں کو صوبہ جموں کے راجوری اور پونچھ اضلاع کے ساتھ جوڑنے والے تاریخی مغل روڈ اور وادی کو لداخ یونین ٹریٹری کے ساتھ جوڑنے والی سری نگر [؟] لیہ شاہراہ پر ٹریفک کی نقل و حمل حسب ایڈوائزری جاری ہے۔ حکام نے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ بحالی کا کام مکمل ہونے تک قومی شاہراہ پر سفر کرنے سے گریز کریں۔ ادھر سنتھن روڈ بھی مسلسل بند ہے اہلیان وادی کا کہنا ہے کہ قومی شاہراہ کے بند ہونے سے وادی میں اشیائے ضروریہ بالخصوص خورد و نوش میں یکایک اضافہ ہوجاتا ہے جس سے عام لوگوں کے مشکلات میں مزید بڑھ جاتے ہیں۔

## حضرت خواجہ

کو مدعو کرتے ہیں اور اپنے آبا و اجداد کی روایتوں کو تازہ کرتے ہیں۔ ایک عمر رسیدہ عقیدت مند غلام قادر ڈار نے یو این آئی کو بتایا: 'ہمارے بزرگ کہا کرتے تھے کہ خوجہ دِگر صرف نماز کا موقع نہیں بلکہ اتحاد، میل جول اور محبت کا دن ہے، لوگ اس کو عید کی طرح مناتے ہیں'۔ عرس مبارک کی مناسبت سے گزشتہ رات آستانہ عالیہ میں درود و اذکار اور قرآن خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ آج نماز عصر کے بعد خانقاہ فیض پناہ نقشبند صاحب (رح) میں ختمات المعظمات اور خصوصی دعاؤں کا اہتمام بھی کیا گیا، جس دوران وادی میں امن و سلامتی، بھائی چارے اور خوشحالی کے لیے دعا کی گئی۔ انتظامیہ کی جانب سے بھی زائرین کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔ ٹریفک پولیس نے متبادل روٹس فراہم کیے جبکہ مقامی انجمنوں اور نوجوانوں نے جگہ جگہ زائرین کی راہنمائی کے لیے والنٹیئر خدمات انجام دیں۔ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند (رح)، جو سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم صوفی بزرگ مانے جاتے ہیں، کی تعلیمات وادی کشمیر میں روحانیت اور انسانی اقدار کی ترویج میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کے سالانہ عرس کے موقع پر ہر سال ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہو کر اپنے عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں اور روحانی فیض حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

## حالات میں بہتری آئی

میں کیا ہوا تھا اس کے علاوہ یہاں سیلاب کی صورتحال کو روکنے کے لیے دیگر اقدامات بھی کھنچیں گے۔'' انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں دو دن کی بارش کے بعد صورتحال کافی سنگین ہے۔ اگر مزید دو دن مزید بارش ہوتی تو ہمیں جموں اور کشمیر دونوں جگہوں پر مشکل صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا۔ عمر عبداللہ نے کہا'' سال 2014 میں، چھ دن کی بارش کے بعد سیلاب کی صورتحال پیدا ہوئی تھی لیکن آج صرف دو دن کی بارش سے سیلاب جیسی صورتحال پیدا ہوئی۔'' وزیر اعلیٰ نے مزید کہا ''ہمیں غلطیوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم ہر سال مسلسل خطرے میں رہنے کے متحمل نہیں ہو سکتے''۔ مناسب بات یہ ہے کہ وقفے وقفے سے ہونے والی شدید بارش اور بادل پھٹنے سے جموں وکشمیر میں سیلاب جیسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے کیونکہ تمام بڑے دریاؤں اور ندی نالوں میں پانی کی سطح خطرے کے نشان سے تجاوز کر گئی ہے۔

## جموں خطے میں سیلابی

لاشیں نکالی گئیں۔ بدھ کی شام نگروٹا میں دریائے توی سے ایک لاش نکالی گئی۔ مقتول چک رکوالا میں مبینہ طور پر ڈوب گیا تھا۔ مارہ میں نالے سے ایک اور معمر شخص کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ آر ایس پورہ کے کارکھولا علاقے میں سرحدی باڑ کے قریب پانی سے ایک لاش برآمد ہوئی، جبکہ دوسری لاش باری برہمنہ کے علاقے تیلی بستی سے ملی۔ مرد اور مشینری نچلی علاقوں میں ملبہ، کیچڑ اور پھنسی گاڑیوں کو صاف کرنے کے لیے سخت محنت کر رہے ہیں۔ لینڈ سلائیڈنگ کے باعث درجنوں سڑکیں بند ہیں۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ تقریباً 50 دیہاتوں سے رابطہ منقطع ہوگیا ہے۔ سیلاب زدہ علاقوں سے اب تک 12 ہزار سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا ہے۔ توی، چناب، بسنتر، راوی اور اُجھ جیسے بڑے دریاؤں میں پانی کی سطح کم ہوگئی ہے۔ عوامی انفراسٹرکچر، پلوں، مکانات اور تجارتی اداروں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ ریاسی ضلع میں ویشنو دیوی لینڈ سلائیڈنگ سے مرنے والوں کی تعداد 34 ہوگئی ہے جب ملبے سے مزید لاشیں نکالی گئی ہیں۔ حکام نے بتایا کہ 24 لاشوں کی شناخت کر لی گئی ہے، جن میں سے 14 خواتین ہیں۔ واقعے میں زخمی ہونے والے کم از کم 20 افراد مختلف اسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ منگل کی سہ پہر 3 بجے کے قریب۔ کٹرا سے مزار تک 12 کلومیٹر کے سفر کے آدھے راستے پر۔ ارد کواری میں اندرا پرستھ بھوجنالیہ کے قریب مٹی کا تودہ گرا۔ بارش سے متعلقہ دیگر واقعات میں منگل کو ڈوڈا ضلع میں چار افراد کی موت ہوگئی۔ پنجاب کی سرحد کے ساتھ لکھن پور میں محکمہ آبپاشی کے ملازم کی لاش برآمد ہوئی ہے۔

## قدرتی آبی ذخائر

وکشمیر کو آنے والے دنوں کی موسمیاتی تباہ کاریوں سے بچانے کیلئے ماحولیاتی تنزلی پر قابو پانا ہوگا۔ ماحولیاتی کمیٹی میں شامل ممبر نے انکشاف کیا کہ کمیٹی کے سامنے ایسے چونکا دینے والے حقائق لائے گئے ہیں، جہاں انتظامی ذمہ داروں کی لاپرواہی کیساتھ ساتھ عام شہریوں کی غیر ذمہ داری بھی ماحولیاتی توازن بگڑنے کی وجہ بن رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آبی ذخائر بشمول دریا، ندی نالوں اور چشموں کی حدود میں ناجائز تجاوزات سے لیکر روایتی فلڈ چینلوں اور کولہوں کے تئیں ہر سطح پر عدم توجہی رہی ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ 70 یا 80 کی دہائی میں اسوقت کے سپرانٹنڈنٹ انجینئر محکمہ اری گیشن وفلڈ کنٹرول کی جانب سے سری نگر سے بارہمولہ تک ایک فلڈ چینل کی تعمیر سے متعلق ایک مفصل اُسوقت کی حکومت کو پیش کی گئی تھی، جس کو حکومت نے اصولی طور پر منظور کیا تھا لیکن قبل اسکے کہ حکومت اس جانب کوئی عملی اقدامات روبہ عمل لائی، وہ حکومت ہی گر گئی۔ ماحولیاتی کمیٹی کے سامنے یہ بات بھی لائی گئی ہے کہ سرکاری اور نجی سطح کے تعمیراتی کاموں کیلئے زرعی اور دیگر پیداواری اراضی کی ہیت کو تبدیل کرنا بھی ماحولیاتی توازن بگڑنے میں معاون رہا ہے، اور بدقسمتی سے قوانین موجود ہونے کے باوجود آج تک زرعی اراضی کو کوئی تحفظ فراہم نہیں کیا گیا ہے

اور یہی وجہ ہے کہ گزشتہ چار دہائیوں کے دوران زرعی اور دوسری پیداواری اراضی کے رقبے میں 20 فیصد سے زیادہ کمی آئی ہے، 30 فیصد قدرتی آبی ذخائر بشمول تالاب اور چشمے سوکھ گئے، 20 سے 30 فیصد فلڈ چینلوں اور کھیتوں کو سیراب کرنے کیلئے مخصوص کولہوں کی حالت بد سے بدتر ہوئی ہے اور ان کی بحالی کیلئے آج تک کوئی کارگر اقدامات نہیں اٹھائے گئے ہیں۔ کمیٹی کے سامنے یہ تلخ حقیقت بھی لائی گئی ہے کہ جھیل ڈل، نگین جھیل، آنچار جھیل، ہوکرسر اور جھیل وولر کو ناجائز تجاوزات اور دیگر دخل اندازیوں سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اور یہ سب بھی ماحولیاتی خرابیوں میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں ماحولیاتی کمیٹی کے ممبران نے دودھ گنگا نالے کا دورہ کرنے کے دوران جگہ جگہ ناجائز تجاوزات کو پایا اور جموں وکشمیر ہائی کورٹ کی جانب سے قریب 10 سال پہلے محکمہ اری گیشن وفلڈ کنٹرول کو آبی ذخائر کو ناجائز تجاوزات سے نجات دلانے کیلئے دی گئی ہدایات کو بھی نظر انداز کیا گیا ہے۔

## ذائقہ دار

نمائش خطرناک ہوسکتی ہے۔ تاہم، صارفین بڑی حد تک اس بات سے بے خبر رہتے ہیں کہ ان کے کھانے میں کیا ملایا جا رہا ہے۔ بہت سے لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ کھانے والوں سے اجزاء کے بارے میں شاذ و نادر ہی سوال کرتے ہیں۔ ایک شہری نے کہا کہ ہم ذائقے سے لطف اندوز ہوتے ہیں، لیکن ہمیں کوئی نہیں بتاتا کہ کھانے میں کیا جا رہا ہے۔ یہ ناانصافی ہے کہ منافع کے لیے صحت سے سمجھوتہ کیا جا رہا ہے۔ فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کی خاموشی نے عوام کی ناراضگی میں اضافہ کر دیا ہے۔ وسیع پیمانے پر عمل کے باوجود، معائنہ نایاب ہیں، اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔ فوڈ سیفٹی کارکنوں کا کہنا ہے کہ محکمہ مناسب ضوابط کو نافذ کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ایک کارکن نے کہا کہ فوڈ سیفٹی کے قوانین موجود ہیں، لیکن ان پر عمل درآمد نہیں کیا جا رہا۔ ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ اگرچہ محدود مقدار میں MSG زہریلا نہیں ہوسکتا، لیکن اس کا غیر منظم اور ضرورت سے زیادہ استعمال ایک سنگین تشویش کا باعث ہے۔ وہ صارفین سے احتیاط برتنے کی تاکید کرتے ہیں، ایسے کھانے پینے کی چیزوں سے پرہیز کریں جو مصنوعی اضافہ کرنے والوں پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں، اور خوراک فراہم کرنے والوں سے شفافیت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس پریکٹس کے بغیر روک ٹوک پھیلنے کے ساتھ، ناقدین کو خدشہ ہے کہ کھانے کی نقصان دہ عادات خاموشی سے صحت عامہ کا مسئلہ بن سکتی ہیں جب تک کہ حکام اس طرح کے مادوں کے استعمال کو کنٹرول کرنے کے لیے قدم نہیں اٹھاتے۔

## کشمیر میں سیلاب

نے سیلاب کو جنم دیا ہے اور نقصان پہنچایا ہے وہاں انتظامیہ نے نقصانات کو کم کرنے کے لیے تیزی سے کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'ماضی میں بارشیں کئی دنوں تک جاری رہتی تھیں لیکن سیلاب نہیں آتے تھے، جو کچھ ہم اب دیکھ رہے ہیں وہ حالیہ برسوں کی غفلت اور تباہی کا نتیجہ ہے، یہاں تک کہ ہمارے دریائے جہلم کو بھی نقصان پہنچا ہے'۔ ادھر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کے مشیر ناصر اسلم کا کہنا ہے کہ حالیہ سیلاب نے ایک نئے 'میٹیگیشن پلان' کی فوری ضرورت کو اجاگر کیا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ لوگوں کو دوبارہ ایسی آفات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار جب ہم موجودہ صورتحال سے باہر آجائیں گے تو ہم ایک مناسب 'میٹیگیشن پلان' تیار کریں گے تاکہ اس طرح کے بحرانوں کا اعادہ نہ ہو۔ موصوف مشیر نے ان باتوں کا اظہار جمعرات کو یہاں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ علاقوں میں جہاں پانی قدرتی طور پر جذب ہو جاتا تھا، اب سیلاب نظر آ رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا: 'اس پورے معاملے کا دوبارہ جائزہ لیا جائے گا ایک بار جب ہم موجودہ صورتحال سے باہر آ جائیں گے، ہم ایک مناسب میٹیگیشن پلان تیار کریں گے تاکہ اس طرح کے بحرانوں کا اعادہ نہ ہو'۔ ناصر اسلم نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بذات خود اس صورتحال کی نگرانی کر رہے ہیں اور انہوں نے یہ معاملہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ کے ساتھ بھی اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'وزیر اعلیٰ پہلے ہی اعلیٰ سطح پر بات کر چکے ہیں، اور فالو اپ کیا جا رہا ہے، ریلیف اور بحالی ہماری فوری ترجیحات ہیں'۔ اپوزیشن کو ہدف تنقید بناتے ہوئے ان کا کہنا تھا: ' یہ لوگ سستی سیاست کر رہے ہیں'۔ انہوں نے کہا: ' ان کو تعمیری تنقید کرنی چاہئے اور تنقید برائے تنقید سے اجتناب کرنا چاہئے، ان کی منفی سیاست کی وجہ سے لوگوں نے ان کو مسترد کیا ہے'۔ قیدیوں کے معاملے پر مسٹر وانی نے کہا کہ کچھ لیڈر اسے صرف سیاسی فائدے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر اپوزیشن سنجیدہ تھی تو انہیں بی جے پی کے ساتھ اتحاد کرتے وقت آواز اٹھانی چاہئے تھی اور کم از کم انہیں یہ مطالبہ کرنا چاہئے تھا کہ قیدیوں کو جموں وکشمیر جیلوں میں منتقل کیا جائے تاکہ وہ ان کے خاندانوں کے قریب ہوں۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ فیصلہ بالآخر حکومت ہند کے پاس ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جن لوگوں نے طویل عرصہ جیلوں میں گذارا ہے، وہ غور کے مستحق ہیں۔

## ستیش شرما نے

سیکٹر میں بین الاقوامی سرحد کے ساتھ سیلابی حالات کے دوران اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ وزیر موصوف نے شہید سمارک بی ایس ایف فرنٹیئر ہیڈ کوارٹر پلوڑہ کیمپ جموں میں منعقدہ پر وقار تقریب میں شہید کی یاد میں پھولوں کی چادر چڑھائی اور بہادر سپاہی کے نقصان پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر ستیش شرما نے خطاب کرتے ہوئے کہا ''کانسٹیبل راجیب نونین نے مشکل حالات کا سامنا کرتے ہوئے مثالی ہمت اور فرض کے تئیں لگن کا مظاہرہ کیا۔ سرحد کی حفاظت اور قوم کی خدمت میں ان کی عظیم قربانی ہمیشہ ہمارے اجتماعی یادوں میں نقش رہے گی۔ انہوں نے فورس کی اعلیٰ روایات کو برقرار رکھا اور قوم ان کی بہادری کی ہمیشہ مقروض رہے گی۔'' انہوں نے سوگوار کنبے سے دلی اظہار تعزیت کی اور حکومت کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی یقین دلایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کانسٹیبل راجیب نونیان کی قربانی جموں وکشمیر اور پورے ملک کے نوجوانوں کو فرض، جرأت اور حب الوطنی کے اقدار پر قائم رہنے کے لئے ہمیشہ تحریک دیتی رہے گی۔ بی ایس ایف، سول انتظامیہ کے سینئر افسران اور سول سوسائٹی کے اراکین نے بھی شہید کو خراج عقیدت پیش کیا۔

## جاوید رانا نے

جن علاقوں میں پائپ لائن کے ذریعے پانی کی فراہمی معطل ہے وہاں وزیر جل شکتی نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ وہ پانی کے ٹینکروں کی بروقت تعیناتی کو یقینی بنائیں تاکہ مکینوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جا سکے۔ جاوید رانا نے اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی متاثرہ علاقے میں کوئی بھی گھر اس نازک وقت میں صاف اور محفوظ پانی تک رسائی سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ انہوں نے مرمتی کاموں کو تیز کرنے اور ٹینکروں یا متبادل ذرائع سے فراہم کئے جانے والے پانی کے معیار کی نگرانی کے لئے بھی خصوصی ہدایات جاری کیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت عوام کے ساتھ اس مشکل وقت میں شانہ بہ شانہ کھڑی ہے اور تمام بنیادی سہولیات کی جلد از جلد بحالی کے لئے پرعزم ہے۔ جائزہ میٹنگ میں کمشنر میونسپل کارپوریشن جموں، چیف انجینئر جل شکتی (پی ایچ ای) جموں، سپرانٹنڈنگ انجینئر جل شکتی (پی ایچ ای) جموں، سپرانٹنڈنگ انجینئر جل شکتی (مکینیکل) جموں، جل شکتی (پی ایچ ای) جموں ضلع کے تمام ایگزیکٹیو انجینئروں اور ایگزیکیٹو انجینئر گراؤنڈ واٹر جموں ڈویژن نے شرکت کی۔ محکمانہ افسران نے وزیر جاوید احمد رانا کو خدمات کی بحالی میں درپیش چیلنجوں، مختلف ڈویژنوں میں ہونے والے نقصانات کے تخمینے اور موجودہ بحران سے نمٹنے کے لئے کئے گئے ہنگامی اقدامات سے آگاہ کیا۔ کمشنر میونسپل کارپوریشن جموں نے بھی وزیر موصوف کو شہری سطح پر کی گئی کوششوں اور مختلف اداروں کے درمیان رابطہ کاری کے بارے میں بریف کیا۔ وزیر جاوید رانا نے فیلڈ عملے کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے افسران پر زور دیا کہ وہ مشن موڈ میں کام کریں، مقامی انتظامیہ کے ساتھ قریبی تال میل برقرار رکھیں اور عوام کو باقاعدہ اپ ڈیٹس کے ذریعے آگاہ رکھیں۔

## پارپگام اونتی پورہ

تحت ایف آئی آر نمبر 131/2025 پہلے ہی پولیس اسٹیشن شوپیان میں درج ہے۔

## پونچھ میں خاتون

میں، اس نے جنگلی ریچھ کے حملے کا تاثر پیدا کرنے کی امید میں اپنی بکری کو بھی موقع پر ہی مار ڈالا۔ اس کے انکشاف پر جرائم کا اسلحہ برآمد ہوا۔ ملزم اس وقت پولیس کی حراست میں ہے، مزید تفتیش جاری ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ضلع پولیس پونچھ نے فوری انصاف اور شہریوں کے تحفظ کے لیے اپنے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کیا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ کسی بھی جرم کا سراغ نہیں لگایا جائے گا اور کوئی بھی مجرم قانون سے بچ نہیں پائے گا۔

## جاوید رانا کی

کی نشاندہی کرنے اور فوری بحالی و طویل مدتی مضبوطی کے لئے ایک مرحلہ وار ایکشن پلان بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ وزیر موصوف نے افسران سے خطاب کرتے ہوئے حالیہ سیلاب کے بعد نہری نظام کو فوری طور پر بحال کرنے کے لئے تیز اور مربوط کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ تمام شگافوں اور کمزور مقامات کو ترجیحی بنیادوں پر دور کیا جائے تاکہ اہم آبپاشی کے انفراسٹرکچر کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ جاوید رانا نے کہا، ''ہمیں اپنے اہم آبی وسائل کے بنیادی ڈھانچے کے تحفظ کے لئے فوری اقدام کرنا ہوگا۔ فیلڈ عملہ مستعد اور چوکنا رہے تاکہ زمینی سطح پر درپیش مسائل کو بروقت حل کیا جا سکے۔ کسی بھی صورت میں چوکسی میں کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔'' انہوں نے بحالی کے کاموں کی تفصیلی رپورٹس طلب کیں اور افسران کو ہدایت دی کہ مسائل کا حل موقعہ پر ہی یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے حفاظتی اقدامات کے موثر عمل آوری کے لئے بین المحکمانہ کوآرڈی نیشن کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ وزیر نے مکمل سرکاری تعاون کی یقین دہانی کرتے ہوئے کہا کہ تمام ضروری کاموں کی بروقت تکمیل کے لئے مناسب وسائل اور افرادی قوت فراہم کی جائے گی۔

## جمو صوبے میں

سے پہلے مقامی انتظامیہ سے مشورہ کرنا چاہیے۔ والدین اور طلباء سے کہا گیا ہے کہ وہ مزید اپ ڈیٹس کے لیے آفیشل کمیونیکیشن چینلز سے رابطے میں رہیں۔

## حضرت خواجہ نقشبند

ایمان و خدمت کی روایت سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے میرواعظ نے یاد دلایا کہ آزمائش کے وقت اخلاص کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع اور مصیبت زدگان کی امداد ہی حقیقی روحانی طاقت ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سیلاب، بڑے پیمانے پر پسیوں کا گرنا اور بادل پھٹنے کے بڑھتے ہوئے واقعات دراصل انسانی لالچ اور فطرت میں بیجا مداخلت کا نتیجہ ہیں۔ بے ہنگم تعمیرات، نازک علاقوں میں ہوٹلوں اور ریزورٹس کی کثرت، پہاڑوں کو کاٹ کر سڑکیں بنانا اور درختوں کی بے دریغ کٹائی براہِ راست ماحول کو تباہ کر رہی ہیں اور انسانی جانوں کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ عوام اور حکام دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ہمالیائی خطے کے نازک ماحولیاتی توازن کو محفوظ رکھنے کے لیے دور اندیشی اختیار کریں، پائیدار طریقے اپنائیں اور فطرت کے توازن کا احترام کریں۔ یہی ہماری برادریوں اور آنے والی نسلوں کے تحفظ کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے اہلِ ایمان سے تلقین کی کہ وہ دعا، ہمدردی، اتحاد اور ماحولیاتی ذمہ داری پر قائم رہیں اور یاد رکھیں کہ آزمائشوں کا مقابلہ اجتماعی استقامت، ایمان اور اس دنیا کی شعوری دیکھ بھال کے ذریعے ہی ممکن ہے جسے اللہ نے ہمارے حوالے کیا ہے۔

## ابتر موسمی صورتحال

ٹرین کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یہ ٹرین کہاں تک منسوخ رہے گی۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق 27 اگست کو گوہاٹی سے چلنے والی 15653 گوہاٹی، جموں توی ایکسپریس اپنا سفر رڑکی اسٹیشن پر ختم کرے گی۔ یہ ٹرین روڑکی اور جموتوی کے درمیان منسوخ رہے گی۔ یہ فیصلہ ریلوے نے مسافروں کی سہولت کے لیے کیا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق مندرجہ ذیل ٹرین تبدیل شدہ روٹ پر چلے گی۔ 29 اگست کو جموں توی سے روانہ ہونے والی 15654 جموں توی۔ گوہاٹی ایکسپریس جموں توی کے بجائے روڑکی سے چلائی جائے گی۔ یہ ٹرین جموں توی اور رڑکی کے درمیان منسوخ رہے گی۔ اس سلسلے میں ریلوے کی جانب سے حکم نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ جہلم ایکسپریس سمیت 3 ٹرینیں منسوخ کر دی گئی ہیں جبکہ 5 ہزار مسافروں کی پیشگی ریزرویشنز کو منسوخ کیا گیا ہے۔ ریلوے نے بدھ کو آگرہ سے پنجاب اور جموں وکشمیر جانے والی تین ٹرینوں کو منسوخ کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی 6 ٹرینوں کو مختصر کر دیا گیا ہے۔ زیادہ تر ٹرینوں میں 5 ہزار سے زائد مسافروں نے اپنی بکنگ منسوخ کر دی تھی۔ ان ٹرینوں کو مختصر کر دیا گیا تھا: نارتھ سنٹرل ریلوے کے آگرہ ریلوے ڈویژن کے پی آر او پرشستی شریواستو نے کہا کہ جموں میں شدید بارش کی وجہ سے، ریلوے نے ترونیلی جنکشن۔ شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا ایکسپریس کو دہلی جنکشن اسٹیشن پر، پونے۔ جموتوی جہلم ایکسپریس کو

امبالہ جنکشن اسٹیشن پر، ماتا داو سنٹرل چنئی ایکسپریس کو امبالا جنکشن اسٹیشن پر بند کر دیا ہے۔ نظام الدین، درگ۔ شہید کیپٹن تشار مہاجن ادھم پور ایکسپریس حضرت نظام الدین پر، ڈاکٹر امبیڈکر نگر۔ شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا ایکسپریس نئی دہلی اسٹیشن پر۔ اس کے ساتھ ہی نئی دہلی ریلوے اسٹیشن سے جام نگر۔ شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا ایکسپریس چلائی گئی۔ ریلوے نے حادثات کے خدشے کے پیش نظر کئی ٹرینوں کا آپریشن روک دیا ہے۔ اس کی وجہ سے بدھ کو ریلوے نے پونے۔ جموں توی جہلم ایکسپریس، کوٹا جنکشن۔ ادھم پور ایکسپریس، چنئی۔ شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا ایکسپریس کو منسوخ کر دیا۔ ایک طرف ریلوے نے ٹرینوں کو منسوخ کیا تو دوسری طرف موسلا دھار بارش کی وجہ سے کسی حادثے سے بچنے کے لیے منگل سے بدھ کی درمیانی شب جموں کی طرف جانے والی ٹرینوں میں پانچ ہزار سے زائد ریزرویشن منسوخ کر دیے گئے۔

## جموں وکشمیر میں سیلاب

انٹرا سرکل رومنگ سسٹم کے تحت جیو نیٹ ورک سے جڑے رہے اور اپنے اہل خانہ سے رابطہ برقرار رکھنے میں کامیاب رہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ صورتحال ایک سوچی سمجھی حکمت عملی کا حصہ تھی۔ جیو نے پہلے ہی اضافی انتظامات، مضبوط انفراسٹرکچر اور مستقل بیک بون کوریڈور پر کام کیا ہے۔ اس کی وجہ سے بحران کے وقت اس کا نیٹ ورک معمول کے مطابق چلتا رہا اور ہزاروں خاندانوں کے لیے زندگی کا ذریعہ بن گیا۔ ریاست میں جیو ٹیم کے عہدیداروں کو اس کامیابی کا سہرا دیا جا رہا ہے۔ ان کی دور اندیشی، تکنیکی منصوبہ بندی اور فعال قیادت نے اس بات کو یقینی بنایا کہ بحران کے دوران خدمات میں خلل نہ پڑے۔ تباہی کی اس گھڑی نے ایک بار پھر ثابت کیا کہ دور اندیشی اور مضبوط تکنیکی انفراسٹرکچر نہ صرف سہولت بلکہ بقا کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

## آرمی گڈول

والدین نے بھی تقریب میں شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز پرنسپل اے جی ایس خواجہ آفتاب کی خیر مقدمی تقریر سے ہوا، جنہوں نے معزز مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے اسکول کی سالہا سال کی کامیابیوں اور تعلیمی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اساتذہ، طلباء اور والدین کی محنت کو سراہا جس نے اسکول کو سرحدی علاقے میں علم و ہنر کا مرکز بنایا۔ تقریب میں تقریباً 500 طلباء نے حصہ لیا اور ثقافتی پروگراموں، روایتی و جدید رقص و نغموں اور اسکٹس کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ پروگرام کی نظامت اور ترتیب جاوید احمد میر نے انجام دی۔ تقریب کی خاص کشش ہر جماعت کے نمایاں طلباء کو انعامات اور اسناد سے نوازنا تھا، جن میں ایل کے جی سے لیکر 12ویں جماعت تک کے طلباء شامل تھے۔ اپنے خطاب میں کمانڈر ایس کے پردھان نے اسکول کی تعلیمی خدمات اور طلباء کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ تعلیم ہی سب سے مضبوط ہتھیار ہے جو نئی نسل کو بااختیار بناتی ہے۔ ڈپٹی کمانڈر سدیپ بوس نے بھی طلباء کی تخلیقی صلاحیت، ڈسپلن اور شاندار مظاہروں پر خوشی کا اظہار کیا۔ تقریب کا اختتام سول سوسائٹی کے اراکین کے ساتھ ایک پُر لطف نشست پر ہوا جس نے فوج اور مقامی آبادی کے درمیان مضبوط رشتے کی عکاسی کی۔

## آج کشمیر وادی میں

جمعرات کو کہا کہ 29 اور 30 اگست کو کشمیر میں زیادہ تر خشک موسم متوقع ہے۔ تاہم چند مقامات پر مختصر مدت کیلئے بارش ہوسکتی ہے۔ مرکز نے کہا کہ جموں کے علاقے میں، خاص طور پر اس کے میدانی علاقوں میں، مون سون کی بارشیں ممکن ہیں تاہم بارش کا دورانیہ مختصر ہوگا۔ موسمیاتی مرکز کے مطابق اگست کی صبح سے 2 ستمبر کی صبح تک جموں خطے کے چند اضلاع میں ہلکی سے اعتدال پسند بارش اور کافی وسیع مقامات پر ہلکی سے تیز بارش متوقع ہے۔ موسمیاتی مرکز نے مزید کہا کہ 31 اگست سے یکم ستمبر کے دوران جموں وکشمیر کے کئی علاقوں میں بارش کی توقع ہے۔ چند مقامات پر مختصر دورانیے کی شدید بارشیں بھی ہوسکتی ہیں۔ تاہم مسلسل بارشوں کی توقع نہیں ہے۔ بارشوں کے درمیان بھی بڑے وقفے ہوں گے۔ 2 سے 6 ستمبر کے دوران جموں وکشمیر میں چند مقامات پر گرج چمک کے ساتھ بارش کا مختصر وقفہ ہوگا۔ اس دوران موسمیاتی مرکز سری نگر نے جمعرات کو سہ پہر 3 بجے جاری کردہ اپنی تازہ موسم کاری میں بتایا کہ اگلے ایک سے تین گھنٹوں کے دوران گاندربل، پونچھ، شوپیان کے چند پہاڑی علاقوں اور ضلع اننت ناگ اور کولگام کے کچھ حصوں، ادھم پور اور سانبا کے کچھ حصوں میں گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش کا امکان ہے، جسکے بعد موسم میں بہتری آئے گی۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے خبردار کیا کہ چند خطرناک جگہوں پر زمین کھسکنے، مٹی کے تودے اور پتھر گرآنے کا امکان ہے۔ لوگوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ آبی ذخائر، ندی نالوں، دریا کے پشتوں اور ڈھیلے ڈھانچے وغیرہ سے دور رہیں۔ دریں اثناء موسمیاتی تغیر وتبدل سے متعلق جانکاری فراہم کرنے والے ایک نجی موسمیاتی گروپ کشمیر ویدر نے کہا کہ اس بار سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں ہے، کیونکہ آنے والی بارشوں کی شدت بہت کم ہوگی، ممکنہ طور پر پچھلے اسپیل کی طاقت کے ایک تہائی تک بھی نہیں پہنچ پائے گی۔ کشمیر ویدر کے مطابق لوگ پرسکون رہ سکتے ہیں، اپنے روزمرہ کے معمولات پر چل سکتے ہیں، اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف معمول کے مشورے ہی برقرار ہیں کیونکہ قدرتی طور پر سیلاب اور بادل پھٹنے کے صحیح مقام اور وقت کی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی۔

## پٹن اور سنگھ پورہ

جائے گی۔ اس اقدام کے بارے میں بات کرتے ہوئے، عہدیداروں نے اس بات پر زور دیا کہ اس مہم کا مقصد محض تعزیری نہیں بلکہ روک تھام بھی ہے۔ ایک اہلکار نے کہا، "ہمارا مقصد لوگوں میں یہ بیداری پیدا کرنا ہے کہ ہر بچے کو تعلیم اور محفوظ بچپن کا حق حاصل ہے۔ بچوں کو مشقت میں شامل کرنے سے وہ ان بنیادی حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں،" ایک اہلکار نے کہا۔ مقامی لوگوں نے بھی اس اقدام کا خیر مقدم کیا، یہ کہتے ہوئے کہ اس طرح کی مہمات چائلڈ لیبر کے رواج کی حوصلہ شکنی کے لیے ضروری ہیں، جو کہ وادی کے کئی حصوں میں ایک سماجی چیلنج بنی ہوئی ہے۔ چائلڈ ویلفیئر کمیٹی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ چائلڈ لیبر کے کسی بھی واقعے کی اطلاع متعلقہ حکام کو دیں تاکہ بروقت کارروائی کی جا سکے۔ عہدیداروں نے کہا کہ یہ مہم آنے والے دنوں میں ضلع کے دیگر علاقوں میں بھی جاری رہے گی تاکہ بارہمولہ ضلع سے چائلڈ لیبر کو ختم کرنے کی ایک بڑی مہم کے حصے کے طور پر انجام دی گئی۔

# آرسی بی نے تین ماہ بعد خاموشی توڑی، آرسی بی کیئرز کے نام سے ایک نئی پہل کا اعلان

بنگلورو، 28 اگست (یو این آئی) رائل چیلنجرز بنگلور (آرسی بی) نے جمعرات کو آرسی بی کیئرز کے نام سے ایک نئی پہل کا اعلان کیا، جس کا مقصد 4 جون کو ایم چناسوامی اسٹیڈیم میں بھگدڑ کے بعد اپنے مداحوں کو تسلی دینا، عزت دینا اور ان کے ساتھ کھڑا ہونا ہے جس میں 11 لوگوں کی جانیں گئیں اور 30 سے زیادہ زخمی ہوئے تھے۔ فرنچائز نے کہا کہ یہ پہل اس سانحے کے بعد خاموشی اور غور وفکر کے بعد کی گئی ہے۔ اپنے حامیوں یعنی 12ویں مین آرمی، کے لیے ایک جذباتی پیغام میں RCB نے وضاحت کی کہ تین ماہ کا مواصلاتی وقفہ تنہائی کا دور نہیں تھا، بلکہ سوگ کا دور تھا۔ اس نوٹ میں لکھا تھا، اس دن ہمارے دل ٹوٹ گئے، اور تب سے یہ خاموشی ہمارے لیے جگہ بنانے کا ایک طریقہ بن گئی ہے۔ اس خاموشی میں، ہم غمزدہ تھے، سنتے، سیکھتے رہے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ، ہم نے صرف ردعمل کے علاوہ کچھ اور بنانا شروع کر دیا ہے - جس پر ہم واقعی یقین رکھتے ہیں۔ "ہمدردی کے ساتھ آگے بڑھنے کا وعدہ کرتے ہوئے فرنچائز نے کہا کہ وہ اپنے پلیٹ فارمز پر واپس آرہی ہے جشن کے ساتھ نہیں، بلکہ احتیاط کے ساتھ - اشتراک کرنے کے لیے، آپ کے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے، ایک ساتھ بڑھنے کے لیے اور کرناٹک کا فخر بننے کے لیے۔ یہ بھگدڑ اسٹیڈیم میں آرسی بی کی پروقار تقریب کے دوران ہوئی، ٹیم کے اپنا پہلا آئی پی ایل ٹائٹل جیتنے کے ایک دن بعد۔ ایونٹ کو عوام کے لیے کھلا رکھنے کے لیے کہا گیا تھا، جس میں ویرات کوہلی سمیت اسٹار کھلاڑیوں نے شائقین سے شرکت کی اپیل کی تھی۔ پولیس نے ابتدائی طور پر سیکیورٹی خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے اجازت دینے سے انکار کرنے کے باوجود، 200,000 سے زیادہ شائقین اسٹیڈیم کے ارد گرد جمع ہوئے۔ جب ہجوم تنگ دروازوں سے داخل ہوا تو بھگدڑ مچ گئی، جس میں 11 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ متاثرین میں سے اکثر خواتین اور نوجوان شائقین تھے جو تقریب کو دیکھنے کے لیے لمبا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ مرنے والوں کے اہل خانہ نے تب سے منتظمین سے جوابدہی کا مطالبہ کیا ہے، بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ مناسب انتظام اس حادثہ کو روک سکتا تھا۔ کرناٹک حکومت نے فوری طور پر مرنے والوں کے لواحقین کو 10 لاکھ روپے کی ایکس گریشیا اور زخمیوں کو مفت طبی امداد دینے کا اعلان کیا۔ چیف منسٹر سدارمیا نے اس سانحہ کو "ماس ہسٹیریا" قرار دیا اور جانوں کے ضیاع پر گہرے افسوس کا اظہار کیا، حالانکہ انہوں نے رسمی معافی نہیں مانگی - جس سے سیاسی بحث چھڑ گئی۔

## بابراعظم نے 2 کاؤنٹی ٹیموں کی پیشکش ٹھکرادی

لاہور، 28 اگست (یو این آئی) کاؤنٹی چیمپئن شپ کے لیے 2 کاؤنٹیز نے پاکستانی کرکٹر بابر اعظم سے رابطہ کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق بابر اعظم کو کاؤنٹی چیمپئن شپ کے بقیہ میچز کھیلنے کی پیشکش کی گئی ہے، کرکٹر بابر اعظم نے چند وجوہات کے باعث پیشکش قبول نہیں کی۔ ذرائع کے مطابق چند میچز کے عوض بابر اعظم کا سالانہ 2 لیگز کے لیے این او سی کوٹہ مکمل ہو جائے گا، اس لیے بابر نے پیشکش قبول نہیں، بابر اعظم بگ بیش کے ساتھ کسی اور لیگ کے مکمل میچز کھیلنے کے خواہشمند ہیں، بابر اعظم کا دیگر لیگز سے بھی رابطہ ہو رہا ہے۔ خیال رہے کہ تین ملکی ٹی 20 سیریز اور ایشیا کپ کے لیے اعلان کردہ پاکستانی سکواڈ میں بابر اعظم، محمد رضوان اور نسیم شاہ شامل نہیں ہیں

## سندھو اور دھرو کپیلا-تنیشا کرسٹو کوارٹر فائنل میں

پیرس، 28 اگست (یو این آئی) سنگلز میں دو بار کی اولمپک تمغہ جیتنے والی پی وی سندھو اور مکسڈ ڈبلز میں دھرو کپیلا اور تنیشا کرسٹو نے بی ڈبلیو ایف ورلڈ چیمپئن شپ 2025 کے کوارٹر فائنل میں اپنی جگہ یقینی کر لی ہے۔ اپنی شاندار کارکردگی کو جاری رکھتے ہوئے سندھو نے جمعرات کو عالمی نمبر دو چین کی وانگ ژی کو شکست دے کر کوارٹر فائنل میں قدم رکھا۔ 2019 کی عالمی چیمپئن سندھو نے پہلے گیم میں جیت کے ساتھ اپنی گرفت مضبوط کر لی اور پھر دوسرے گیم میں اپنے حریف کو مکمل طور پر مات دے کر صرف 48 منٹ میں 21-19، 21-15 سے کامیابی حاصل کی۔ سندھو نے پہلے میچ میں بلغاریہ کی کالویان علیانتووا اور دوسرے میچ میں ملائیشیا کی کروپاتھیون لیٹشنا کو شکست دی تھی، سیمی فائنل میں جگہ کے لیے جمعہ کو انڈونیشیا کی شلطر پوتری کوسوماوردانی کا مقابلہ کریں گی۔ اس سے قبل ہندوستانی جوڑی نے ہانگ کانگ چین کے پانچویں سیڈ تانگ چون مان اور تسے ینگ سویٹ کو ایک گھنٹہ 3 منٹ تک جاری رہنے والے سخت مقابلے میں 21-19، 12-21، 21-15 سے شکست دی۔ ابتدائی گیم میں کم فرق سے ہارنے کے بعد، دھرو اور تنیشا نے اعتماد کے ساتھ واپسی کی اور دوسرے گیم پر غلبہ حاصل کیا اور فیصلہ کن گیم تک اپنی لئے برقرار رکھی۔ اس جیت کے بعد اب ان کا مقابلہ کوارٹر فائنل میں چوتھی سیڈ ملائیشین جوڑی چن تانگ جی اور توہ ای وی سے ہوگا، جہاں ہندوستانی جوڑی اپنی شاندار کارکردگی کو جاری رکھنا چاہے گی۔

## دلیپ ٹرافی: گل، جورل اور ایشورن پہلا میچ نہیں کھیل سکے، شامی کی واپسی

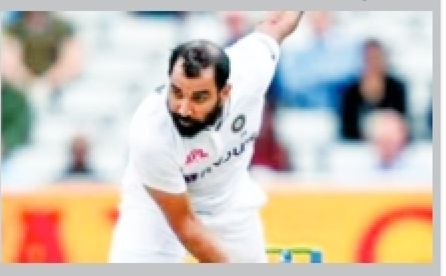

بنگلورو، 28 اگست (یو این آئی) شبھمن گل ہندوستانی ڈومیسٹک کرکٹ کے پہلے دلیپ ٹرافی میچ میں ایسٹ زون کے خلاف نہیں کھیل سکے، گل کی طبیعت ناساز بتائی جارہی ہے۔ دلیپ ٹرافی کے کوارٹر فائنل میچ جمعرات کو بنگلورو میں بی سی سی آئی کے سینٹر آف ایکسی لینس میں شروع ہو گئے ہیں۔ گل کو نارتھ زون کی ٹیم کا کپتان بنایا گیا تھا تاہم خرابی صحت کے باعث وہ پہلا میچ نہیں کھیل سکے۔ بی سی سی آئی نے ابھی تک باضابطہ طور پر یہ معلومات شیئر نہیں کی ہیں کہ گل کو کون سی بیماری ہے۔ تاہم توقع ہے کہ وہ 9 ستمبر سے ابوظہبی میں شروع ہونے والے ایشیا کپ کے لیے روانہ ہونے سے قبل فٹ ہو جائیں گے۔ دلیپ ٹرافی کے پہلے میچ میں ان کی غیر موجودگی میں ہریانہ کے ٹاپ آرڈر بلے باز انکت کمار نارتھ زون کی ٹیم کی کپتانی کر رہے ہیں، جب کہ سروسز کے بلے باز شبھم روہیلا نے گل کی جگہ ٹیم میں جگہ بنائی ہے۔ گل کے علاوہ نارتھ زون کے پاس ایشیا کپ کے لیے منتخب دو کھلاڑی ہرشیت رانا اور ارشدیپ سنگھ اس میچ کے دوران ایکشن میں ہوں گے۔ ایسٹ زون میں ہندوستانی تیز گیند باز محمد شامی انجری کے بعد واپسی کر رہے ہیں۔ مشرقی زون کو بھی دھچکا لگا ہیان کے کپتان ابھیمنیو ایشورن بخار کی وجہ سے باہر ہو گئے ہیں۔ آل راؤنڈر ریان پراگ دلیپ ٹرافی کے پہلے میچ میں ایسٹ زون کی کپتانی کر رہے ہیں۔ وکٹ کیپر بلے باز دھرو جریل جنہیں نارتھ ایسٹ زون کے خلاف کوارٹر فائنل میں سینٹرل زون کا کپتان نامزد کیا گیا تھا وہ بھی چوٹ کی وجہ سے باہر ہو گئے ہیں۔ جورل کی جگہ رجت پاٹیدار نے لی ہے۔ خلیل احمد، دیپک چاہر اور کلدیپ یادو نارتھ ایسٹ کے خلاف سینٹرل زون کا حصہ ہیں۔ دونوں سیمی فائنل میچ 25 ستمبر سے بی سی سی آئی سینٹر آف ایکسی لینس گراؤنڈ میں کھیلے جائیں گے جبکہ فائنل میچ 11 ستمبر سے اسی گراؤنڈ میں کھیلا جائے گا۔

## تین ملکی ٹورنامنٹ کل سے شارجہ میں شروع ہوگا

شارجہ،28 اگست (یو این آئی) تین ملکی ٹورنامنٹ کل سے شارجہ میں شروع ہوگا۔ شیڈول کے مطابق ٹرائی نیشن سیریز 29 اگست سے 7 ستمبر تک شارجہ میں کھیلی جائے گی۔ پہلا میچ پاکستان اور افغانستان کے درمیان کھیلا جائے گا۔ پاکستان نے پلیئنگ الیون فائنل کر لی۔ صائم ایوب اور صاحبزادہ فرحان اوپننگ کریں گے۔ محمد حارث ون ڈاؤن اور فخر زمان چوتھے نمبر پر بیٹنگ کریں گے۔ ٹیم میں دو اسپیشلسٹ اسپنرز صفیان مقیم اور ابرار احمد کی شمولیت متوقع ہے۔ قبل ازیں افغانستان کرکٹ بورڈ (اے سی بی) نے پاکستان اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے خلاف ٹی ٹوئنٹی ٹرائی نیشن سیریز کے لیے 17 رکنی اسکواڈ کا اعلان کر دیا۔ اسٹار آل راؤنڈر اور اسپنر راشد خان ٹیم کی قیادت کریں گے جبکہ اعلان کردہ اسکواڈ میں صرف ایک تبدیلی کی گئی ہے اور فاسٹ بولر نوین الحق کی جگہ ابھرتے ہوئے پیسر عبداللہ احمد زئی کو شامل کیا گیا ہے۔ راشد خان (کپتان)، رحمان اللہ گرباز، ابراہیم زدران، صدیق اللہ اٹل، درویش رسولی، عظمت اللہ عمرزئی، محمد اسحاق، گلبدین نائب، محمد نبی، کریم جنت، شرف الدین اشرف، نور احمد، مجیب الرحمٰن، اے ایم غضنفر، عبداللہ احمد زئی، فرید احمد ملک اور فضل الحق فاروقی شامل ہیں۔

## کرکٹر عثمان خواجہ کی غزہ کے معاملے پر وزیراعظم آسٹریلیا سے اہم ملاقات

کینبرا، 28 اگست (یو این آئی) آسٹریلیائی کرکٹر عثمان خواجہ کی آج صبح وزیراعظم انتھونی البانیز سے ملاقات ہوئی جس میں انہوں نے غزہ میں جاری انسانی بحران پر بات چیت کی۔ اس اہم ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عثمان خواجہ نے بتایا کہ بات چیت کے دوران کئی حساس معاملات زیر بحث آئے ہیں۔ عثمان خواجہ نے کہا کہ آسٹریلیا کے پاس یہ موقع ہے کہ وہ قیادت کا کردار ادا کرے اور اپنے اتحادیوں و شراکت داروں کے ساتھ مل کر غزہ کی صورتحال میں مثبت تبدیلی لانے کی کوشش کرے۔ ان کا مزید بتانا تھا کہ میں نے وزیراعظم سے کہا کہ میرا خیال ہے آسٹریلیا کے پاس قیادت کرنے کا موقع ہے، ہم طویل عرصے سے اس سوچ کے پیچھے چھپتے آئے ہیں کہ ہم صرف 27 ملین ہیں۔ اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے عثمان خواجہ نے کہا کہ ہماری بات کوئی نہیں سنتا اور ہمارے پاس طاقت نہیں ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ چھوٹی باتوں سے بڑی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ عثمان خواجہ کا ماننا ہے کہ آسٹریلیا عالمی سطح پر اپنی سیاسی و اخلاقی حیثیت کو استعمال کر کے قیام امن کے لیے اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس ملاقات سے قبل عثمان خواجہ نے کہا تھا کہ وہ وزیراعظم کی جانب سے ملاقات منسوخ کیے جانے پر مایوس ہیں تاہم بعدازاں وزیراعظم نے اُن سے ملاقات پر آمادگی ظاہر کی۔

## دلیپ ٹرافی: ملیوار ڈبل سنچری کے قریب، پاٹیدار نے سنچری لگائی

بنگلورو 28 اگست (یو این آئی) دانش مالیور (ناٹ آؤٹ 198) اور رجت پاٹیدار (125) کی سنچریوں اور ان کی 343 رنز کی زبردست شراکت کی بدولت سنٹرل زون نے جمعرات کو دلیپ ٹرافی کے کوارٹر فائنل میں نارتھ ایسٹ زون کے خلاف کھیلتے ہوئے 77 اوور میں دو وکٹ پر 432 رن کا بڑا اسکور بنالیا ہے۔ نارتھ ایسٹ زون نے آج یہاں ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کے لیے آتے ہوئے سنٹرل زون کی شروعات اچھی نہیں تھی اور وہ صرف چار رنز کے اسکور پر اوپنر آیوش پانڈے کی وکٹ گنوا بیٹھے۔ انہیں آکاش چودھری نے آؤٹ کیا۔ اس کے بعد بیٹنگ کے لیے آئے کپتان رجت پاٹیدار نے دانش مالیور کے ساتھ مل کر اننگز کو سنبھالا۔ دونوں بلے بازوں کے درمیان دوسری وکٹ کے لیے 343 رنز کی شراکت ہوئی۔ اس دوران دونوں بلے بازوں نے اپنی سنچریاں مکمل کیں۔ 66ویں اوور میں فیروزم سنگھ نے رجت پاٹیدار کو انکور ملک کے ہاتھوں کیچ کروا کر نارتھ ایسٹ زون کو دوسری کامیابی دلائی۔ رجت پاٹیدار نے 96 گیندوں میں 21 چوکوں اور تین چھکوں کی مدد سے 125 رنز کی اننگز کھیلی۔ دن کا کھیل ختم ہونے پر سنٹرل زون نے 77 اوورز میں دو وکٹوں پر 432 رنز بنالیے ہیں اور دانش ملیور 198 اور لیش راٹھور ناٹ آؤٹ 32 رنز کے ساتھ کریز پر موجود ہیں۔ دانش نے اپنی اننگز میں 219 گیندوں کا سامنا کیا اور اس دوران 35 چوکے اور ایک چھکا لگایا۔ نارتھ ایسٹ زون کی جانب سے آکاش چودھری اور فیروزم سنگھ نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ ایک اور کوارٹر فائنل میں نارتھ زون نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے آیوش بدونی (63) اور کنہیا وادھوان (ناٹ آؤٹ 42) کی اننگز کی مدد سے چھ وکٹوں پر 308 رنز بنائے۔ ایسٹ زون نے ٹاس جیت کر پہلے باؤلنگ کا فیصلہ کیا۔ نارتھ زون کی اوپننگ جوڑی شبھم کھجوریا اور کپتان انکت کمار نے پہلی وکٹ کے لیے 49 رنز جوڑے۔ 15ویں اوور میں منیشی نے انکت کمار (30) کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ کر کے ایسٹ زون کو پہلی کامیابی دلائی۔ اس کے بعد انہوں نے شوبھم کھجوریا (26) کو بھی ایل بی ڈبلیو آؤٹ کیا۔ منیشی کا تیسرا شکار یش ڈھول (39) تھے۔ یش ڈھول اور آیوش بدونی نے تیسری وکٹ کے لیے 67 رنز کی شراکت داری کی۔ 43ویں اوور میں مختار حسین نے آیوش بدونی (60 گیندوں پر 63 رنز) کو آؤٹ کر کے بڑی کامیابی دلائی۔ آیوش بدونی نے اپنی اننگز میں سات چوکے لگائے۔ نشانت سندھو (47) اور ساحل لوترا 19 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے۔ بارش کی وجہ سے جب دن کا کھیل جلد ختم ہوا تو نارتھ زون نے 75.2 اوورز میں چھ وکٹوں پر 308 رنز بنائے تھے اور کنہیا وادھاون (42) ناٹ آؤٹ) اور مینک ڈاگر (28) ناٹ آؤٹ) کریز پر تھے۔

## وجے شنکر نے آئندہ گھریلو سیزن سے پہلے تمل ناڈو کو ایک جھٹکا دیا

چنئی، 28 اگست (یو این آئی) آل راؤنڈر وجے شنکر نے آئندہ گھریلو سیزن 2025-26 کے لیے اپنی آبائی ریاست تمل ناڈو چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 34 سالہ وجے کو اس سلسلے میں تمل ناڈو کرکٹ ایسوسی ایشن (TNCA) سے این او سی بھی مل گیا ہے۔ بوچی بابو ٹورنامنٹ میں شنکر نے چنئی میں ہماچل پردیش کے خلاف ٹی این سی اے الیون کی طرف سے کھیلا لیکن ای ایس پی این کرک انفو کو معلوم ہوا ہے کہ جب انہیں مہاراشٹر کے خلاف دوسرے میچ میں ڈراپ کیا گیا تو انہوں نے ریاست کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا، شنکر نے مسلسل مواقع کی تلاش میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ 2024-25 کے گھریلو سیزن میں شنکر کو رنجی ٹرافی میں پہلے دو میچ کھیلنے کے مواقع ملے اور وہ سید مشتاق علی ٹرافی کے زیادہ تر میچوں میں پلیئنگ الیون سے باہر رہے۔ اس فیصلے سے تمل ناڈو کے ساتھ شنکر کا 11 سالہ دور ختم ہو گیا، جس کے دوران انہوں نے اپنی ریاست کو وجے ہزارے، دیودھر اور سید مشتاق علی میں خطاب دلانے میں مدد کی تھی۔ دسمبر 2012 میں اپنے رنجی ٹرافی ڈیبیو کے بعد، انہوں نے مڈل آرڈر میں ایس بدری ناتھ کی جگہ کو پر کرنے کی کوشش کی اور اس دوران انہیں بیٹنگ آرڈر میں بی اندراجیت کا بھی مکمل تعاون حاصل رہا۔ شنکر نے تمل ناڈو کے لیے رنجی ٹرافی کی 81 اننگز میں 44.25 کی اوسط سے 3142 رنز بنائے جس میں 11 سنچریاں اور 16 نصف سنچریاں شامل تھیں۔ انہوں نے رنجی ٹرافی میں 53.93 کی اوسط سے اپنی میڈیم تیز گیند بازی سے 43 وکٹیں بھی حاصل کیں۔ 2014-15 میں ان کا رنجی سیزن بہت اچھا رہا جب انہوں نے 11 اننگز میں 57.70 کی اوسط سے 577 رنز بنائے۔ اس کے بعد انہیں انڈیا اے میں شامل کیا گیا اور 2019 کے ون ڈے ورلڈ کپ اسکواڈ میں وائلڈ کارڈ انٹری بھی ملی۔ 2024-25 کے رنجی سیزن میں، انہوں نے چنڈی گڑھ کے خلاف سیلم میں 171 گیندوں پر 150 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی، جو ان کے رنجی کیریئر کی بہترین اننگز بھی ہے۔ شنکر حالیہ دنوں میں دوسرے سینئر کھلاڑی ہیں جنہوں نے تمل ناڈو چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شنکر سے پہلے، ان کے تمل ناڈو پریمیئر لیگ (ٹی این پی ایل) کے کپتان بی اپراجیت 2024-25 کے سیزن سے پہلے کیرالہ چلے گئے تھے۔ شنکر کی رخصتی نئے سیزن سے پہلے تمل ناڈو کے لیے ایک اور بڑا دھچکا ہے کیونکہ آر سائی کشور ہاتھ کی چوٹ سے ٹھیک ہو رہے ہیں جبکہ بائیں ہاتھ کے لیگ اسپنر ایس اجیت رام، 2023-24 رنجی ٹرافی میں تیسرے سب سے زیادہ وکٹ لینے والے بولر بھی زخمی ہیں۔

## ہندوستانی باکسروں کو چین میں بیلٹ اینڈ روڈ یوتھ باکسنگ گالا میں 26 تمغے

سنکیانگ (چین)، 28 اگست (یو این آئی) ہندوستان کے جونیئر لڑکوں اور لڑکیوں نے چین کے سنکیانگ میں منعقدہ تیسرے "بیلٹ اینڈ روڈ "انٹرنیشنل یوتھ باکسنگ گالا - انڈر/17-انڈر 23-19/23-بین الاقوامی تربیتی کیمپ اور ٹورنامنٹ میں لگاتار متاثر کن فتوحات کے ساتھ سرخیوں میں جگہ بنائی۔ 26 سیمی فائنلسٹ کے ساتھ ہندوستان نے 26 تمغے بھی پکے کر لئے ہیں۔ ہندوستان نے 58 رکنی دستہ بھیجا ہے جو 20 لڑکوں اور 20 لڑکیوں پر مشتمل ہے، جس میں 12 کوچز، 6 معاون عملہ اور 1 ریفری اور جج کی بھی حمایت شامل ہیں۔ اس ایڈیشن میں صرف انڈر 17 لڑکے اور لڑکیاں ہندوستان کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ٹیم کو 6ویں انڈر 17 جونیئر بوائز اینڈ گرلز انٹرنیشنل باکسنگ چیمپئن شپ 2025 سے منتخب کیا گیا ہے جس میں ایشین یوتھ گیمز اور نان ایشین یوتھ گیمز کے وزن کے زمرے میں میڈل جیتنے والے شامل تھے۔ سیمی فائنل میں دھرو کھرب (46 کلوگرام)، اودے سنگھ (46 کلوگرام)، فلک (48 کلوگرام)، پیوش (50 کلوگرام)، آدتیہ (52 کلوگرام)، ادھم سنگھ راگھو (54 کلوگرام)، آشیش (54 کلوگرام)، دیویندر چودھری (75 کلوگرام)، جئے دیپ سنگھ ہنجرا (80 کلوگرام)، اور لوین گلیا (80 کلوگرام) آخری چار میں داخل ہونے کے لیے چین، کوریا، ازبکستان اور کرغزستان کے حریفوں کو شکست سے چار کیا ہے۔ 27 اگست کو ہندوستانی جونیئر لڑکیوں نے شاندار جیت کے ساتھ رنگ میں غلبہ حاصل کیا۔ خوشی (46kg)، بھکتی (50kg)، رادھامنی (60kg)، ہرشیکا (60kg)، دیپا (66kg)، پریا (66kg)، لکشمی (46kg)، چاہت (60kg)، ہمانشی (66kg)، ہرنور (66kg) اور پراچی کھتری (80kg) نے چین اور کوریا کے اپنے مضبوط حریفوں کو ہرایا۔ جونیئر باکسرز نے بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا، فلک، پیوش، ادھم سنگھ راگھو، دیویندر چودھری اور لوین گلیا نے متاثر کن کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بعد کے مراحل میں ہندوستان کی مضبوط موجودگی درج کرائی ہے۔ ٹورنامنٹ کا مقابلہ مرحلہ اروکی اور بیلی میں 29 اگست تک جاری رہے گا، جہاں ہندوستان کے جونیئر باکسر اپنی رفتار اور پھرتی کو برقرار رکھنے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی ابھرتی ہوئی صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں گے۔

## سری لنکا کا چرت اسالنکا کی قیادت میں 17 رکنی ٹیم کا اعلان

کولمبو 28 اگست (یو این آئی) سری لنکا نے زمبابوے کے خلاف ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی سیریز کے لیے چرت اسالنکا کی قیادت میں 17 رکنی ٹیم کا اعلان کر دیا ہے۔ سلیکٹرز نے زخمی وینندو ہسرنگا کو دورہ زمبابوے کے لیے ٹیم میں شامل نہیں کیا ہے۔ ایسے میں متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں ہونے والے آٹھ ٹیموں کے ٹورنامنٹ میں ان کا کھیلنا مشکوک سمجھا جا رہا ہے۔ ٹیم میں پتھم نسنکا، کوسل مینڈس، کوسل پریرا، کمیندو مینڈس اور داسن شاناکا جیسے تجربہ کار کھلاڑی شامل ہیں۔ مہیش تھیکشانا اور دونتھ ویلالاج کو بھی جگہ دی گئی ہے۔ تجربہ کار آل راؤنڈر چرت اسالنکا دونوں محدود اوورز کی سیریز میں ٹیم کی قیادت کریں گے۔ سری لنکا اور زمبابوے کے درمیان ون ڈے سیریز کا آغاز 29 اگست سے ہوگا اور ٹی ٹوئنٹی سیریز کا آغاز 3 ستمبر سے ہرارے میں ہوگا۔ ون ڈے سیریز کا دوسرا میچ 31 اگست کو ہرارے میں کھیلا جائے گا، دوسرا ٹی ٹوئنٹی میچ 6 ستمبر اور تیسرا 7 ستمبر کو کھیلا جائے گا۔ ٹیم: زمبابوے کے دورے کے لیے ٹیم اس طرح ہے: چرت اسالنکا (کپتان)، پاتھم نسانکا، کوسل مینڈس، کوسل پریرا، نوانیدو فرنانڈو، کامندو مینڈس، کامل مشارا، وشن ہلمبگے، داسن شاناکا، دونیت ویلالاگے، چمیکا کرونارتنے، مہیش تھیکشانا، دوشان ہیمنتھا، دشمنتھا چمیرا، اسورا فرنینڈو، نووان تھشارا اور متھیشا پتھیرانا۔

## ایف آئی ایچ پرو لیگ میں ہند-پاک کی ہاکی ٹیموں کا ٹکرا

نئی دہلی، 28 اگست (یو این آئی) ہندوستان اور پاکستان کی ہاکی ٹیمیں ایف آئی ایچ پرو لیگ 2025-26 سیزن میں ٹکرائیں گی۔ انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن (ایف آئی ایچ) نے جمعرات کو کہا کہ پاکستان کی ہاکی ٹیم ایف آئی ایچ پرو لیگ 2025-26 کے سیزن میں نیوزی لینڈ کی جگہ کھیلے گی۔ ایف آئی ایچ نے کہا کہ پاکستان مردوں کی ہاکی ٹیم 2025-26 سیزن میں شرکت کی دعوت قبول کرنے کے بعد پہلی بار ایف آئی ایچ پرو لیگ میں شرکت کرے گی۔ ایف آئی ایچ پرو لیگ 2025-26 میں 2024-25 کے ایف آئی ایچ نیشنز کپ کے فاتح نیوزی لینڈ کے مقابلے سے باہر ہونے کے بعد پاکستان کو داخل کیا ہے۔ ملائیشیا میں منعقد ہونے والے ٹورنامنٹ میں رنرز اپ ہونے کی وجہ سے پاکستان پروموشن کے لیے اگلی ٹیم تھی۔ پاکستان ہاکی کی شرکت کے ساتھ، ٹورنامنٹ فارمیٹ کے تحت ہندوستان اور پاکستان ہاکی ٹیموں کے درمیان دو میچوں کو کنفرم سمجھا جاتا ہے۔ ایف آئی ایچ کے صدر طیب اکرام نے اس اقدام کو ایک تاریخی لمحہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو ٹاپ مقابلوں میں واپس دیکھنا بہت اچھا لگا۔ یہ عالمی ہاکی کے لیے واقعی ایک شاندار کامیابی ہے۔ اکرام نے کہا، "ان کی واپسی نہ صرف ایک بھرپور اور شاندار تاریخ والی ٹیم کی واپسی کی نشاندہی کرتی ہے، بلکہ ایف آئی ایچ ہاکی پرو لیگ کی مقبولیت اور رسائی کو بھی بڑھاتی ہے۔ ایف آئی ایچ ہاکی پرو لیگ، جس کا آغاز 2019 میں ہوا، مردوں اور خواتین دونوں کیٹیگریز میں دنیا کی نو بہترین قومی ٹیمیں شامل ہیں۔ ایف آئی ایچ پرو لیگ کا آئندہ سیزن لاس اینجلس اولمپکس 2028 کے لیے کوالیفائنگ ایونٹ بھی ہوگا۔ پاکستان ایف آئی ایچ ہاکی پرو لیگ کے آئندہ مردوں کے سیزن میں ارجنٹائن، آسٹریلیا، بیلجیئم، انگلینڈ، جرمنی، ہندوستان، ہالینڈ اور اسپین کے ساتھ شامل ہے۔ ہالینڈ نے اب تک منعقد ہونے والے چھ ایڈیشنز پر غلبہ حاصل کیا ہے۔ ڈچ خواتین کی ٹیم نے پانچ ٹائٹل جیتے ہیں جبکہ مردوں کی ٹیم نے تین ٹائٹل جیتے ہیں۔ دونوں اپنی اپنی کیٹیگریز میں دفاعی چیمپئن بھی ہیں۔

## انتظامیہ کا غیر ملکی طلبہ اور صحافیوں کے امریکہ میں قیام کی مدت پر سخت پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ

## غیر ملکی صحافیوں کو صرف 240 دن تک قیام کی اجازت ہوگی

واشنگٹن، 28 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے غیر ملکی طلبہ اور صحافیوں کے امریکہ میں قیام کی مدت پر سخت پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جو ملک میں قانونی امیگریشن کو مزید محدود کرنے کی

تازہ کوشش ہے۔ ڈان نیوز میں شائع فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق مجوزہ تبدیلی کے تحت غیر ملکی طلبہ کو امریکہ میں اسٹوڈنٹ ویزے پر 4 سال سے زیادہ قیام کی اجازت نہیں ہوگی۔ غیر ملکی صحافیوں کو صرف 240 دن تک قیام کی اجازت ہوگی، تاہم وہ مزید 240 دن کی توسیع کے لیے درخواست دے سکیں گے، لیکن چینی صحافیوں کے لیے یہ مدت صرف 90 دن ہوگی۔ اب تک امریکہ عام طور پر طلبہ کو اُن کے تعلیمی پروگرام کی مدت تک یا صحافیوں کو اُن کی اسائنمنٹ کی مدت تک ویزے جاری کرتا رہا ہے، اگرچہ کوئی بھی غیر تارک وطن ویزہ 10 سال سے زیادہ عرصے کے لیے قابل اعتبار نہیں ہوتا۔ یہ مجوزہ تبدیلیاں فیڈرل رجسٹر میں شائع کی گئیں، جس کے بعد عوامی رائے کے لیے مختصر مدت رکھی گئی ہے، جس کے بعد یہ نافذ العمل ہوسکیں گی۔ ٹرمپ کے محکمہ برائے ہوم لینڈ سیکیورٹی نے دعویٰ کیا کہ غیر ملکی طلبہ کی ایک غیر معینہ تعداد اپنی تعلیم کو بلاوجہ بڑھا رہی ہے، تاکہ وہ ملک میں ہمیشہ کے طلبہ کے طور پر رہ سکیں۔ محکمے نے بدھ کو اپنے بیان میں کہا کہ بہت عرصے سے سابق حکومتوں نے غیر ملکی طلبہ اور دیگر ویزا ہولڈرز کو تقریباً لامحدود مدت تک امریکہ میں رہنے دیا، جس سے سیکیورٹی کے خطرات پیدا ہوئے، ٹیکس دہندگان کے بے شمار ڈالر خرچ ہوئے اور امریکی شہریوں کو نقصان پہنچا۔ محکمے نے یہ وضاحت نہیں کی کہ امریکی شہریوں اور ٹیکس دہندگان کو بین الاقوامی طلبہ سے کس طرح نقصان پہنچا ہے؟، حالاں کہ امریکی محکمہ تجارت کے اعداد و شمار کے مطابق ان طلبہ نے 2023 میں امریکی معیشت میں 50 ارب ڈالر سے زیادہ کا حصہ ڈالا۔ امریکہ نے تعلیمی سال 2023-24 میں 11 لاکھ سے زائد بین الاقوامی طلبہ کا خیر مقدم کیا، جو دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک سے زیادہ ہے، یہ طلبہ امریکہ کی جامعات کے لیے آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہیں، کیوں کہ غیر ملکی طلبہ عموماً مکمل فیس ادا کرتے ہیں۔ امریکی کالجوں اور جامعات کے رہنماؤں کی نمائندہ تنظیم نے اس اقدام کو بے کار بیوروکریٹک رکاوٹ قرار دیا، جو تعلیمی فیصلوں میں مداخلت ہے اور ممکنہ طلبہ کو مزید دور کر سکتی ہے۔

## روس کا کیف پر رات گئے ڈرون اور میزائل حملہ، 10 ہلاک

### روس مذاکرات کی میز کے بجائے بیلسٹک میزائلوں کو چنتا ہے: یوکرینی صدر

کیف، 28 اگست (یو این آئی) روسی افواج نے یوکرینی دارالحکومت کیف پر راتوں رات بڑے پیمانے پر ڈرون اور میزائل حملہ کر دیا۔ روسی حملے میں اموات

کی تعداد 10 ہوگئی جبکہ درجنوں افراد زخمی ہیں۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق یوکرینی صدر زیلنسکی کا کہنا ہے کہ دارالحکومت کیف پر گزشتہ رات ہونے والے روسی حملے میں 2 بچوں سمیت 10 افراد ہلاک، 38 زخمی اور 7 اضلاع میں رہائشی اور دیگر عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کیف پر گزشتہ رات ہونے والے حملے سے ظاہر ہے روس کو حقیقی سفارتکاری میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ صدر زیلنسکی کا کہنا تھا کہ روس مذاکرات کی میز کے بجائے بیلسٹک میزائلوں کو چنتا ہے۔ روس جنگ ختم کرنے کے بجائے قتل و غارت گری جاری رکھے ہوئے ہے۔ ادھر یوکرین کے صدر زیلنسکی نے کہا ہے حملوں سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کو سفارت کاری میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ خبر ایجنسی کے مطابق یوکرینی صدر نے ایک بیان میں کہا کہ روسی دارالحکومت کیف پر گزشتہ رات روسی حملے میں 8 افراد ہلاک ہوئے

## ارجنٹینا کے صدر پر حملہ، بال بال بچ گئے

بیونس آئرس، 28 اگست (یو این آئی) ارجنٹینا کے صدر ہاویئر مائیلی پر انتخابی مہم کے دوران مظاہرین کی جانب سے پتھراؤ کیا گیا، خوش قسمتی سے وہ بال بال بچ گئے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق گزشتہ روز دارالحکومت بیونس آئرس کے قریب ارجنٹینا کے صدر پر انتخابی مہم کے دوران بدعنوانی کے اسکینڈل کے خلاف احتجاج کرنے والے مظاہرین کی جانب سے پتھراؤ کیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق صورتحال خراب ہونے کے بعد صدر ہاویئر مائیلی کو موقع سے روانہ کر دیا گیا جبکہ ان کے قافلے پر پتھراؤ کے نتیجے میں کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ رپورٹس کے مطابق ہاویئر مائیلی اکتوبر میں ہونے والے مڈٹرم الیکشن کے سلسلے میں انتخابی مہم چلا رہے تھے، اس موقع پر وہ ایک پک اپ ٹرک کے پیچھے گاڑی میں سوار تھے، اسی دوران مظاہرین نے ان کی گاڑی پر دھاوا بول دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس تمام صورتحال کے دوران صدر اور ان کی بہن سمیت دیگر اہلکاروں کو فوراً ہی گاڑی میں وہاں سے روانہ کر دیا گیا۔ اس صورتحال کے بعد صدر کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان ہاتھا پائی بھی ہوئی، اس دوران ایک خاتون زخمی ہوئی جسے طبی امداد کے لئے اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔

## مودی کا دورہ جاپان: یادگار اور نتائج سے بھرپور تعلقات کی نئی راہیں کھلیں گی

نئی دہلی، 28 اگست (عابد انور۔ یو این آئی) ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاملات میں نرم گرم رشتے اور چین سے بڑھتی نزدیکیوں کے درمیان وزیر اعظم نریندر مودی کا جاپانی وزیر اعظم کی دعوت پر جاپان کا دو روزہ دورہ کئی لحاظ سے تاریخی اور یادگار ثابت ہونے والا ہے۔ وزیر اعظم 29 اگست سے 30 اگست تک جاپان کا دورہ کریں گے جب کہ 31 اگست سے یکم ستمبر تک شنگھائی تعاون تنظیم کے اجلاس میں شرکت کے لئے چین کے دورے پر ہوں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی جاپان اور چین کے چار روزہ دورے میں 29 و 30 اگست کو جاپان میں 15 ویں ہندوستان-جاپان سالانہ چوٹی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ یہ وزیر اعظم مودی کا جاپان کا 8 واں دورہ ہوگا اور جاپان کے وزیر اعظم شیگرو ایشیبا کے ساتھ پہلی چوٹی کانفرنس ہوگی۔ مودی کے دورے کے دوران دونوں وزراء اعظم ہند۔جاپان کے درمیان دفاع، سکیورٹی، تجارت، معیشت، ٹکنالوجی و اختراع سمیت خصوصی کلیدی اور عالمی شراکت داری کے امور کا جائزہ لیں گے۔ دونوں رہنما علاقائی اور عالمی اہمیت کے معاملات پر بھی تبادلہ خیال کریں گے۔ یہ ایک شاندار دورہ ہوگا جو ہمارے تعلقات کے ہر پہلو کا احاطہ کرے گا اور آئندہ 10 برس کے لیے ہمارے تعلقات کو نئی رفتار دے گا۔ کئی اہم یادداشتوں پر دستخط ہوں گے اور اہم نتائج سامنے آئیں گے۔ ہندوستان اور جاپان کے درمیان ثقافتی اور روحانی تعلقات کی جڑوں کی ایک طویل تاریخ ہے، خاص طور پر چھٹی صدی عیسوی میں بدھ مت کے پھیلاؤ سے تعلقات کا آغاز ہوتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد 1952 میں باضابطہ سفارتی تعلقات قائم ہوئے جو ایک مضبوط اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری میں تبدیل ہو گئے۔

## چین کی فوجی پریڈ میں کم جونگ ان سمیت 26 عالمی رہنما مدعو

### امریکہ یا بڑے مغربی یورپی ممالک سے کسی رہنما کو فوجی پریڈ میں شرکت کیلیے مدعو نہیں کیا گیا

بیجنگ، 28 اگست (یو این آئی) چین میں دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کو 80 سال مکمل ہونے پر فوجی پریڈ کی تیاریاں جاری ہیں جس میں 26 عالمی رہنما ایک ساتھ نظر آئیں گے۔ خبر رساں ایجنسی اے پی کی رپورٹ کے مطابق شمالی کوریا کے سربراہ کم جونگ اُن اگلے ہفتے فوجی پریڈ میں شرکت کیلیے چھ سال بعد پہلی بار چین کا دورہ کریں گے۔ وہ 2011 میں اقتدار سنبھالنے کے بعد پہلی بار عالمی رہنماؤں کے درمیان نظر آئیں گے۔ چین کے دارالحکومت بیجنگ میں بدھ (3 ستمبر 2025) کو دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کی 80 ویں سالگرہ کے موقع پر خصوصی فوجی پریڈ کا انعقاد کیا جائے گا۔ روس کے صدر ولادیمیر پیوٹن بھی ان 26 غیر ملکی رہنماؤں میں شامل ہیں جو فوجی پریڈ میں شرکت کریں گے۔ شمالی کوریا کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے تصدیق کی کہ کم جونگ ان تقریب میں شرکت کیلیے چینی صدر شی جن پنگ کی دعوت پر چین کا دورہ کریں گے۔ کم جونگ ان کب تک چین میں رہیں گے اور شی جن پنگ سمیت کن عالمی رہنماؤں سے ملاقات کریں گے، اس بارے میں تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔ واضح رہے کہ امریکہ یا بڑے مغربی یورپی ممالک سے کسی رہنما کو فوجی پریڈ میں شرکت کیلیے مدعو نہیں کیا گیا۔ یہ شمالی کوریا کے سربراہ کا 2019 کے بعد چین کا پہلا سرکاری دورہ ہوگا۔ انہوں نے شی جی پنگ، ولادیمیر پیوٹن، ڈونلڈ ٹرمپ اور دیگر سے ملاقاتیں کی ہیں لیکن یہ تمام دو طرفہ ملاقاتیں، انہوں نے کسی بھی کثیر الجہتی سربراہی اجلاس یا غیر ملکی رہنماؤں کی تقریبات میں شرکت نہیں کی۔ چین طویل عرصے سے شمالی کوریا کا سب سے بڑا تجارتی پارٹنر رہا ہے۔

## غزہ میں بھوک کی شدت سے مزید 10 فلسطینی شہید،

### غذائی قلت سے اموات کی تعداد 313 ہوگئی، اسرائیلی بمباری، 24 گھنٹوں میں 71 فلسطینی ہلاک

غزہ، 28 اگست (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی حملے رکنے کا نام نہیں لے رہے، تازہ کارروائی میں مزید 50 سے زائد فلسطینی شہید ہوگئے۔ بدھ کو جنوبی غزہ کے علاقے خان یونس میں بے گھر افراد کے خیموں پر اسرائیلی فوج کے ڈرون حملے میں 3 فلسطینی شہید ہوئے، جن میں ایک عورت اور ایک بچہ بھی شامل ہیں جبکہ 21 افراد زخمی ہوگئے۔ رپورٹ کے مطابق غزہ شہر میں اسرائیلی فوج کے الگ الگ حملوں میں مزید 6 فلسطینی شہید ہوئے۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ میں امداد تقسیم کرنے کے مقامات کے قریب بھی حملے کیے گئے جن میں کم از کم 12 فلسطینی جان سے گئے۔ طبی عملے کے مطابق شمالی غزہ میں 4 افراد اس وقت شہید ہوئے جب وہ کھانا لینے کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ غزہ کی وزارت صحت نے اعلان کیا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں غزہ میں بھوک کی شدت سے مزید 10 فلسطینی انتقال کر گئے جس کے بعد اسرائیل کے مسلط کردہ قحط سے اموات 313 ہوگئیں جن میں

119 بچے بھی شامل ہیں۔ طبی ذرائع کے مطابق صرف بدھ کی صبح سے اسرائیلی افواج نے مجموعی طور پر 51 فلسطینیوں کو شہید کیا۔ دوسری جانب اقوام متحدہ سلامتی کونسل میں مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر اجلاس ہوا جس میں امریکا کے علاوہ تمام ارکان نے غزہ میں جاری قحط کو انسان کا بنایا ہوا بحران قرار دیا۔

## چین میں شدید بارشوں سے اربوں ڈالرز کا نقصان

بیجنگ، 28 اگست (یو این آئی) چین میں شدید بارشوں سے سڑکوں کو 2.2 ارب ڈالرز کا نقصان ہوا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق چین کی وزارت ٹرانسپورٹ کی جانب سے تصدیق کی گئی ہے کہ بارش اور سیلاب کے آغاز سے 23 صوبوں میں سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے۔ چین کے وزیر ٹرانسپورٹ کا کہنا ہے کہ وزارت خزانہ نے سڑکوں کی ہنگامی مرمت کی مد میں تقریباً 540 ملین یو آن مقامی حکام کو دینے کی منظوری دے دی ہے۔ چین کی وزارت آبی وسائل کے مطابق ملک میں شدید بارشوں اور سیلاب کا سلسلہ یکم جولائی کو شروع ہوا جس سے ملک کے شمال اور جنوب میں ریکارڈ بارشیں ہوئیں۔

## نتن یاہو سیاسی مفادات کے لیے 1915 کے واقعات کا سیاسی استعمال کر رہے ہیں: ترکیہ

### فلسطینی عوام کے خلاف نسل کشی میں ان کے کردار کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے

انقرہ، 28 اگست (یو این آئی) ترکیئے نے بدھ کے روز اسرائیلی وزیر اعظم کے 1915 کے واقعات کے بارے میں دیئے گئے بیانات کی مذمت کی اور انہیں مسترد کر دیا۔ ترک وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ 1915 کے واقعات پر نیتن یاہو کا بیان ماضی کے المناک واقعات کو سیاسی وجوہات کی بنا پر استعمال کرنے کی کوشش ہے۔ وزارت نے کہا کہ نیتن یاہو، جن پر فلسطینی عوام کے خلاف نسل کشی میں ان کے کردار کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے، ان جرائم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں جو انہوں نے اور ان کی حکومت نے کیے ہیں۔ ہم اس بیان کی مذمت کرتے ہیں اور اسے مسترد کرتے ہیں جو تاریخی اور قانونی حقائق سے مطابقت نہیں رکھتا۔ ترکیئے نے ان واقعات کو نسل کشی" کے طور پر پیش کرنے پر اعتراض کیا، انہیں ایک المیہ قرار دیا جس میں دونوں فریقوں کو جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ انقرہ نے بار بار اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے ترکیا اور آرمینیا کے مؤرخوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی ماہرین پر مشتمل ایک مشترکہ کمیشن تشکیل دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ اسرائیل نے اکتوبر 2023 سے اب تک غزہ میں تقریباً 63 ہزار فلسطینیوں کو شہید کیا ہے۔ فوجی کارروائی نے قحط کا سامنا کرنے والے انکلیو کو تباہ کر دیا ہے، جس سے یہ ناقابل رہائش ہو گیا ہے۔ گزشتہ سال نومبر میں بین الاقوامی فوجداری عدالت نے غزہ میں جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے الزام میں اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو اور ان کے سابق وزیر دفاع یوآو گیلنٹ کے وارنٹ گرفتاری جاری کیے تھے۔ اسرائیل کو انکلیو کے خلاف جنگ پر عالمی عدالت انصاف میں نسل کشی کے مقدمے کا بھی سامنا ہے۔

## اسرائیلی حملے ملکی خودمختاری کی خلاف ورزی ہیں: شام:

### یہ جارحانہ کارروائیاں خطے کی سلامتی واستحکام کو نقصان پہنچانے کے لیے کی جا رہی ہیں

دمشق، 28 اگست (یو این آئی) اسرائیلی فوج، شام کے جنوبی صوبے قنیطرہ کے دیہی علاقوں میں جارحانہ کارروائیاں کر کے ملکی خودمختاری کی خلاف ورزی جاری

رکھے ہوئے ہے۔ شام کے سرکاری ٹی وی 'الاخباریہ' کے مطابق اسرائیلی افواج نے بروز بدھ گولان پہاڑیوں میں، بفرزون کے اندر واقع، راسم الروادی کے علاقے اور قنیطرہ کے دیہی علاقے سمندانیہ الغربیہ' کی طرف پیش قدمی کی ہے۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے اس خبر پر کوئی فوری تبصرہ نہیں کیا گیا۔ ماہ اگست کے دوران اسرائیلی فوج نے شام کے جنوب مغربی صوبے قنیطرہ میں، بروز منگل کی گئی تازہ ترین کاروائی سمیت، پانچ بار جارحانہ کارروائیاں کی ہیں۔ اس جارحیت واشتعال انگیزی کے دوران ایک شخص ہلاک ہو گیا ہے۔ شام نے بدھ کے روز کئے گئے اور دمشق کے دیہی علاقے میں چھ فوجیوں کی ہلاکت کا سبب بننے والے، مہلک اسرائیلی ڈرون حملے کی مذمت کی ہے۔ شام وزارتِ خارجہ نے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ یہ جارحیت بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی بیخ کنی اور شام کی خودمختاری و علاقائی سالمیت کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

## پوپ لیو کا اسرائیل سے اجتماعی سزا اور فلسطینیوں کی جبری بے دخلی روکنے کا مطالبہ

ویٹی کن// (آفاق نیوز ڈیسک) پوپ لیو چہاردہم نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ میں فلسطینی عوام کے خلاف اجتماعی سزا اور جبری بے دخلی بند کرے اور غزہ میں فوری و مستقل جنگ بندی کی جائے۔ ویٹیکن میں عام خطاب کے دوران انہوں نے جنگ کے خاتمے، یرغمالیوں کی رہائی اور ہیومینیٹیرین امداد کی محفوظ فراہمی پر زور دیا۔ پوپ نے بین الاقوامی قوانین کی یاد دہانی کراتے ہوئے کہا کہ شہریوں کا تحفظ، اجتماعی سزا اور طاقت کے اندھا دھند استعمال کی ممانعت اور جبری نقل مکانی کے اقدامات کو روکنا عالمی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اسرائیل کے اعلان کردہ غزہ سٹی پر نئے حملے سے شہری آبادی مزید تباہی اور قحط کا شکار ہو گی۔ انہوں نے یروشلم کے کیتھولک اور آرتھوڈوکس مذہبی رہنماؤں کے اس اعلان کا بھی حوالہ دیا۔

## اسرائیل غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے، 50 فیصد امریکی ووٹرز کی رائے

واشنگٹن، 28 اگست (یو این آئی) امریکی ووٹرز کی نصف تعداد کا ماننا ہے کہ اسرائیل غزہ کے مکینوں کی نسل کشی کر رہا ہے جبکہ 60 فیصد نے اسرائیل کیلیے مزید امریکی فوجی امداد کی مخالفت کی۔ اے پی پی کی رپورٹ کے مطابق یہ انکشاف امریکہ کی Quinnipiac یونیورسٹی کی طرف سے کیے گئے حالیہ سروے کی رپورٹ میں ہوا۔ سروے رپورٹ کے مطابق امریکی ووٹرز جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسرائیل غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے ان میں 77 فیصد ڈیموکریٹس اور 51 فیصد آزاد ووٹرز شامل ہیں۔ سروے کے مطابق ریپبلکن ووٹرز کی ایک بڑی اکثریت یعنی 64 فیصد کے نزدیک اسرائیل غزہ میں نسل کشی نہیں کر رہا جبکہ اس کے برعکس رائے رکھنے والے ریپبلکن ووٹرز کا تناسب 20 فیصد ہے۔ سروے کے مطابق 37 فیصد امریکی ووٹرز نے کہا کہ وہ فلسطینیوں کیلیے زیادہ ہمدردی رکھتے ہیں جبکہ 36 فیصد نے کہا کہ وہ اسرائیلیوں کیلیے زیادہ ہمدردی محسوس کرتے ہیں۔ الجزیرہ کے مطابق سروے میں یہ بھی بتایا گیا کہ گزشتہ دو عشروں کے دوران فلسطینیوں سے ہمدردی رکھنے والے امریکی ووٹرز کی تعداد میں اضافہ اور اسرائیلیوں سے ہمدردی رکھنے والے امریکی ووٹرز کی تعداد میں کمی ہوئی ہے۔ اسی طرح اس عرصہ کے دوران اسرائیل کو امریکی فوجی امداد دینے کی حمایت کرنے والے امریکی ووٹرز کی تعداد میں بھی کمی آئی ہے۔ واضح رہے کہ انسانی حقوق کی تنظیموں بشمول ایمنسٹی انٹرنیشنل اور ہیومن رائٹس واچ نے اسرائیل پر غزہ میں نسل کشی کا الزام عائد کیا ہے۔ گزشتہ سال جنوری میں بین الاقوامی عدالت انصاف نے جنوبی افریقہ کی طرف سے اسرائیل پر نسل کشی کے الزام تسلیم کرتے ہوئے کہا تھا کہ فلسطینیوں کو نسل کشی سے تحفظ کا معقول حق حاصل ہے۔

## ہمیں، متاثرین کی معلومات افشاء ہونے پر افسوس: انگلینڈ چرچ

لندن، 28 اگست (یو این آئی) ٹرسٹ پروگرام سے ڈیٹا لیک کی وجہ سے تقریباً 200 متاثرین کی ذاتی معلومات افشا ہوگئی ہیں۔ یہ صورتحال، بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات پر قابو پانے میں ناکامی کے باعث گزشتہ ماہ نومبر میں کینٹربری کے آرچ بشپ جسٹن ویلبی کے استعفیٰ کے بعد چرچ کے لیے ایک نیا دھچکا ہے۔ دنیا بھر کے 85 ملین اینگلیکنز کے لیے مرکزی حیثیت کے حامل اس چرچ نے فروری میں اپنے انتظامی کمیٹی اجلاس میں متاثرین کے لیے ایک آزادانہ معاوضہ اسکیم کی منظوری دی تھی اپنے حفاظتی ڈھانچے میں وسیع پیمانے کی تبدیلیاں کی تھیں۔ متاثرین کلیسا کے قائم کردہ" دی ہاؤس آف سروائیورز" نامی گروپ نے کہا ہے کہ منگل کی رات دیر گئے، ہرجانے کے لئے رجسٹریشن کروانے والے افراد، قانونی فرموں اور کلیسا کے حکام کو ایک ای میل بھیجی گئی جس میں 194 متاثرین کی تفصیلات درج تھیں۔ گروپ نے کہا ہیکہ یہ ای میل، ہرجانہ معاملات کی منتظم قانونی فرم کینیڈیز لاء" کی جانب سے بھیجی گئی اور چند منٹ بعد اسے واپس لے لیا گیا تھا۔ دی ہاؤس آف سروائیورز نے مزید کہا ہیکہ معلومات کے افشاء نے تحفظ اور دیکھ بھال کے معاملے میں ان ناکامیوں کو مزید گہرا کر دیا ہے کہ جنہیں ہرجانہ اسکیم کے ذریعے حل کیا جانا تھا۔ چرچ نے کہا ہے کہ ہمیں ڈیٹا لیک کے اس انتہائی افسوسناک واقعے سے آگاہ کیا گیا ہے۔

## ترکیہ کی بڑی کامیابی، فضائی دفاعی نظام اسٹیل ڈوم تیار

انقرہ، 28 اگست (یو این آئی) دفاعی میدان میں اپنا پرچم بلند کرتیا ور ترکیہ نے اہم کامیابی حاصل کرتے ہوئے مقامی ساختہ فضائی دفاعی نظام اسٹیل ڈوم تیار کر لیا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق فضائی دفاعی نظام کی افتتاحی تقریب سے خطاب میں ترک صدر اردوان نے کہا کہ اسٹیل ڈوم ترکیے کی طاقت کا مظہر ہے۔ ترکیہ کے صدر اردوان کا کہنا تھا کہ اسٹیل ڈوم ترک مسلح افواج کی طاقت بڑھانے اور ملکی دفاعی صنعت کی بلندی کی طرف قدم ہے۔ ترک صدر کا کہنا تھا کہ جس ملک کے پاس اپنا ریڈار، فضائی دفاع اور الیکٹرانک وار فیئر سسٹم نہ ہو، وہ مستقبل میں اپنے وجود کو محفوظ نہیں رکھ پائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اس منصوبے کے پہلے مرحلے میں 47 گاڑیاں شامل ہیں جن کی مالیت 460 ملین ڈالر ہے، جو ترکیے کے دوستوں کے لیے اعتماد اور دشمنوں کے لیے خوف کا سبب ہیں۔ واضح رہے کہ ترک صدر اردوان کی حکومت نے گزشتہ سال اگست میں اسٹیل

ڈوم کے منصوبے کا اعلان کیا تھا، جس کا مقصد سمندری اور زمینی فضائی دفاعی پلیٹ فارمز اور سینسرز کو ایک نیٹ ورک میں ضم کر کے ترکیے کے فضائی حدود کا تحفظ کیا جاسکے۔ ترکیے نے روس سے 2019 میں ایس 400 میزائل سسٹم حاصل کیا تھا، جس کے نتیجے میں اسے امریکی ایف- 35 جیٹ پروگرام سے نکال دیا گیا تھا۔

## امریکہ کی طرف سے لاحق اقتصادی خطرے نے

### ہندوستان اور چین کی قربت میں اضافہ کیا: جانسن

واشنگٹن، 28 اگست (یو این آئی) سی آئی اے کے ریٹائرڈ اہلکار اور محکمہ خارجہ کے اہلکار لاری جانسن نے کہا ہے کہ امریکی دھمکیوں کے سامنے جھکنے اور روس سے تیل کی خریداری روکنے کے بجائے، ہندوستان نے اپنے قومی مفادات کے تحفظ اور وائٹ ہاؤس کی دھمکیوں کا ڈھٹائی سے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر جانسن نے سپوتنک کو بتایا کہ جہاں امریکہ کو ایک دھمکی" کے طور پر دیکھا جا رہا ہے اور غیر معقول مطالبات" کر رہا ہے، وہیں دوسری طرف ہندوستان، اپنے پرانے دشمن چین" کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ابھی تک بہت سے ہندوستانی کاروباری اور صنعت کار امریکہ کے ساتھ قریبی تعلقات کو برقرار رکھنے اور بنیادی طور پر امریکہ کو ایڈجسٹ کرنے کی کوشش" کے بارے میں کافی آواز اٹھا رہے تھے لیکن وائٹ ہاؤس کی طرف سے ہندوستان پر عائد اعلیٰ درآمداتی محصولات نے اس صورتحال کو بدل دیا ہے۔ مسٹر جانسن نے کہا کہ وہ ناراض ہیں۔ وہ ناراض ہیں اور اب وہ امریکہ سے نمٹنے کے لیے آپشنز تلاش کر رہے ہیں۔

## آزادی صحافت پر حملہ ناقابل قبول' اطالوی وزیر اعظم

### کی صحافیوں پر اسرائیلی حملے کی مذمت

روم، 28 اگست (یو این آئی) اٹلی کی وزیر اعظم نے غزہ میں انصر اسپتال پر اسرائیلی حملے کو آزادی صحافت پر ناقابل قبول حملہ قرار دیا ہے۔ اطالوی وزیر اعظم جارجیا میلونی انصر اسپتال پر اسرائیلی حملے کی مذمت کرنے والی تازہ ترین عالمی رہنما ہیں جس میں پانچ صحافیوں سمیت 21 افراد شہید ہوئے تھے۔ میلونی نے ریمنی کے ساحلی شہر میں ایک کانفرنس کے دوران کہا کہ یہ آزادی صحافت پر اور ان تمام لوگوں پر ناقابل قبول حملہ ہے جو جنگ کے سانحے کی رپورٹنگ کے لیے اپنی جانیں خطرے میں ڈالتے ہیں۔ اپنے ریمارکس کے دوران میلونی نے اسرائیل سے غزہ پر اپنا فوجی قبضہ ختم کرنے، فلسطینی انکلیو میں امداد کی اجازت دینے اور مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی بستیوں کی توسیع کو روکنے کا بھی مطالبہ کیا۔ انسانی حقوق کے گروپوں نے اسرائیلی فوج پر غزہ پر اندھا دھند بمباری میں جنگی جرائم کا ارتکاب کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ ایک حالیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جب سے اسرائیل نے انکلیو پر اپنی جنگ شروع کی ہے، شہید ہونے والوں میں سے 83 فیصد عام شہری ہیں۔ رپورٹس کے مطابق شہید ہونے والے 6 صحافیوں میں رائٹرز کا کیمرا مین حسام المصری، امریکی خبر ایجنسی اے پی اور برطانوی اخبار انڈیپینڈنٹ کی نامہ نگار مریم ابوقہ، امریکی ٹی وی این بی سی کا صحافی معاذ ابوطہٰ، الجزیرہ کا فوٹو جرنلسٹ محمد سلامہ اور قدس نیٹ ورک کا صحافی احمد ابوعزیز شہید ہونے والوں میں شامل ہیں۔

## یوکرین پر میزائل حملوں کے بعد روس کے خلاف نئی یورپی پابندیاں

برسلز/ (آفاق نیوز ڈیسک) یورپی کمیشن کی صدر ارزُلا فان ڈیر لاین نے اعلان کیا ہے کہ روسی میزائل حملوں کے بعد یورپی یونین جلد ہی روس پر سخت پابندیوں کا 19 واں پیکج نافذ کرے گی۔ ان حملوں میں دو میزائل کیف میں یورپی یونین کے سفارتی دفتر کے قریب گرے، جن سے عمارت کو نقصان پہنچا۔ لیکن اس حملے میں یورپی یونین کا سفارتی عملہ محفوظ رہا۔ یوکرینی فضائیہ کے مطابق بدھ کی شام سے روس کی جانب سے یوکرین میں 629 ڈرون اور میزائل داغے جا چکے ہیں۔ ان حملوں میں کم از کم 14 افراد ہلاک ہوئے۔ فان ڈیر لاین نے کہا کہ روسی منجمد اثاثے بھی یوکرین کے دفاع اور تعمیر نو کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حملے ظاہر کرتے ہیں کہ کریملن شہریوں کو دہشت زدہ کرنے اور یورپی یونین کو نشانہ بنانے سے بھی باز نہیں آرہا۔ یورپی وزرائے خارجہ نئی پابندیوں پر ہفتے کو کوپن ہیگن کے اجلاس میں غور کریں گے۔ علاوہ ازیں فان ڈیر لاین نے اعلان کیا کہ وہ جمعہ سے سات یورپی ممالک لٹویا، فن لینڈ، ایسٹونیا، پولینڈ، لتھوینیا، بلغاریہ اور رومانیہ کا دورہ کریں گی تاکہ روس اور بیلاروس کی سرحدوں سے متعلق مسائل پر بات کی جاسکے۔


Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com